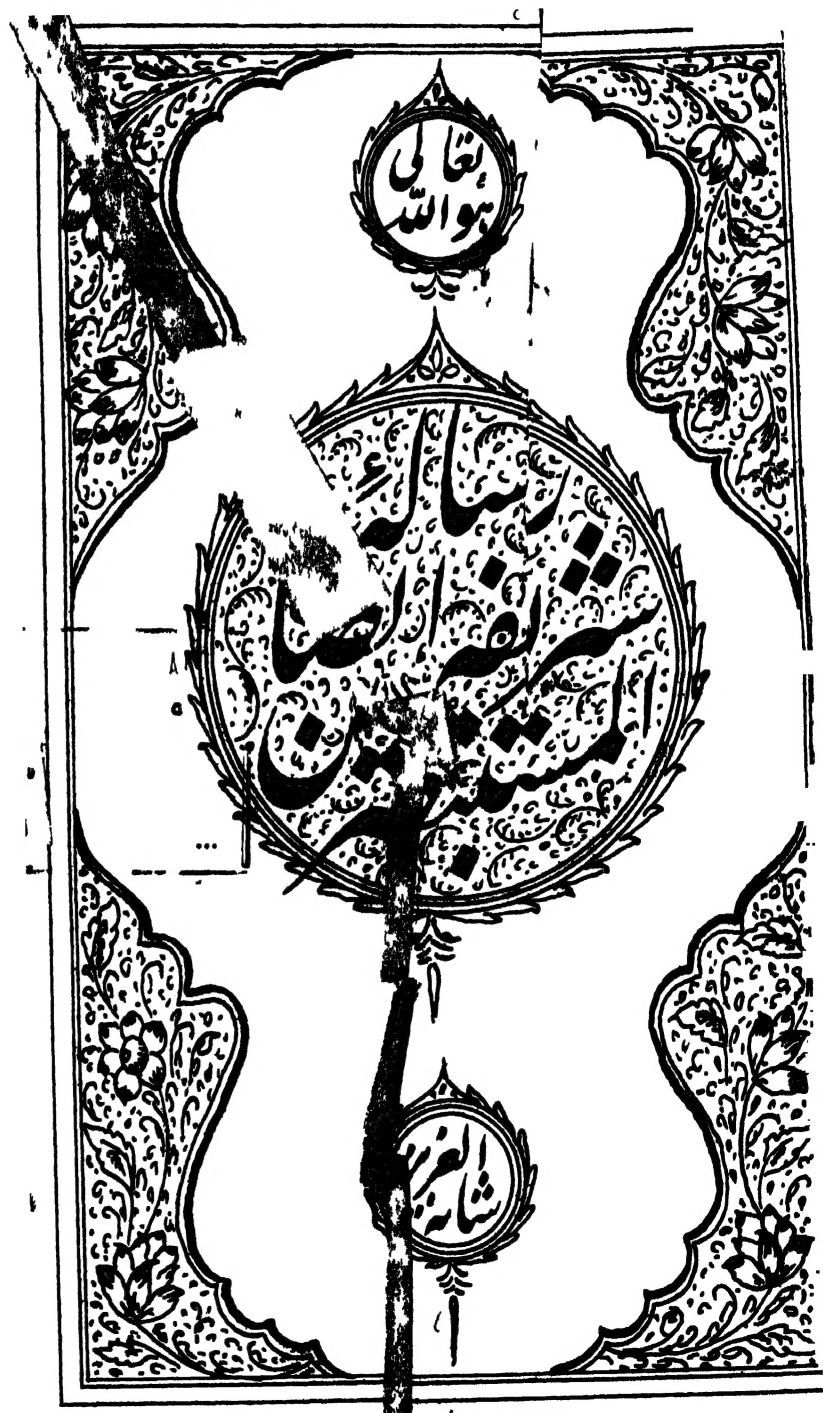


نمبر ۷۴

کتب خانہ میر یوسف علی

15060

,



نہی اور توفیق ہی سے
میں نے کمال حاصل کیا
اور اللہ تعالیٰ مالک اور ولی ہے توفیق دینے کا
مقصود علی کردار از دوزخ خلاص یعنی علی نے کیا ہجو دوزخ سے خلاص
کہ غیر از علی نیست مارا مناص یعنی جو سوا علی کے نہیں ہے اسطی ہماری نیاہ
علی بردار براہ صواب یعنی لیگیا اور علی نے بتلایا ہجو رستاسید ہا
بر آورد مارا از ضرب دواب یعنی علی نے نکالا اور بچا ہجو مار سے حیوانوں کے
علی بردار اسوی بہشت یعنی علی لیگیا ہجو بہشت کے طرف و لم خیر راہ علی
بہشت یعنی اسلئے میری دل نے خیر راہ علی کو چوڑ دیا چویر دان بہر ش گلم
سرشت یعنی جب سے کہ خدائی ساتھ محبت اوسکی کے میریکو پیدا کیا
مرا از غلامان محاش نوشت یعنی جھکوا اپنے خاص غلاموں میں لکھا علی
برو مارا براہ بجات یعنی علی لیگیا ہجو رستے بجات پر چٹانید مارا زلال
حیات یعنی چکھایا یعنی پلایا ہجو صاف پانی زندگی کا علی بردار براہ رشتہ
یعنی علی لیگیا ہجو راہ رشتہ پر بنور ولایت و لم راکش د یعنی ساتھ نور
ولایت کی میری دلو کو کہو لا یعنی نور محبت سے اپنی میری دلو روشن کیا
کنند از کرم بر سرم سایہ یعنی ڈالا کرم سے سر پر میری سایہ و لم یافت
زان سایہ سرمایہ یعنی میری دل نے پایا اوس سایہ سے سرمایہ یعنی پوچھی
سزد کر کند خود بصدد التماس یعنی لایق اور سزاوار ہے اگر کری آپ ساتھ
سوا التماس کے چومہ از دلم نوز حق اقتباس یعنی مانند چاند کے دل سے میر

نہی اور توفیق ہی سے
میں نے کمال حاصل کیا
اور اللہ تعالیٰ مالک اور ولی ہے توفیق دینے کا
مقصود علی کردار از دوزخ خلاص یعنی علی نے کیا ہجو دوزخ سے خلاص
کہ غیر از علی نیست مارا مناص یعنی جو سوا علی کے نہیں ہے اسطی ہماری نیاہ
علی بردار براہ صواب یعنی لیگیا اور علی نے بتلایا ہجو رستاسید ہا
بر آورد مارا از ضرب دواب یعنی علی نے نکالا اور بچا ہجو مار سے حیوانوں کے
علی بردار اسوی بہشت یعنی علی لیگیا ہجو بہشت کے طرف و لم خیر راہ علی
بہشت یعنی اسلئے میری دل نے خیر راہ علی کو چوڑ دیا چویر دان بہر ش گلم
سرشت یعنی جب سے کہ خدائی ساتھ محبت اوسکی کے میریکو پیدا کیا
مرا از غلامان محاش نوشت یعنی جھکوا اپنے خاص غلاموں میں لکھا علی
برو مارا براہ بجات یعنی علی لیگیا ہجو رستے بجات پر چٹانید مارا زلال
حیات یعنی چکھایا یعنی پلایا ہجو صاف پانی زندگی کا علی بردار براہ رشتہ
یعنی علی لیگیا ہجو راہ رشتہ پر بنور ولایت و لم راکش د یعنی ساتھ نور
ولایت کی میری دلو کو کہو لا یعنی نور محبت سے اپنی میری دلو روشن کیا
کنند از کرم بر سرم سایہ یعنی ڈالا کرم سے سر پر میری سایہ و لم یافت
زان سایہ سرمایہ یعنی میری دل نے پایا اوس سایہ سے سرمایہ یعنی پوچھی
سزد کر کند خود بصدد التماس یعنی لایق اور سزاوار ہے اگر کری آپ ساتھ
سوا التماس کے چومہ از دلم نوز حق اقتباس یعنی مانند چاند کے دل سے میر

اور اللہ تعالیٰ مالک اور ولی ہے توفیق دینے کا
مقصود علی کردار از دوزخ خلاص یعنی علی نے کیا ہجو دوزخ سے خلاص
کہ غیر از علی نیست مارا مناص یعنی جو سوا علی کے نہیں ہے اسطی ہماری نیاہ
علی بردار براہ صواب یعنی لیگیا اور علی نے بتلایا ہجو رستاسید ہا
بر آورد مارا از ضرب دواب یعنی علی نے نکالا اور بچا ہجو مار سے حیوانوں کے
علی بردار اسوی بہشت یعنی علی لیگیا ہجو بہشت کے طرف و لم خیر راہ علی
بہشت یعنی اسلئے میری دل نے خیر راہ علی کو چوڑ دیا چویر دان بہر ش گلم
سرشت یعنی جب سے کہ خدائی ساتھ محبت اوسکی کے میریکو پیدا کیا
مرا از غلامان محاش نوشت یعنی جھکوا اپنے خاص غلاموں میں لکھا علی
برو مارا براہ بجات یعنی علی لیگیا ہجو رستے بجات پر چٹانید مارا زلال
حیات یعنی چکھایا یعنی پلایا ہجو صاف پانی زندگی کا علی بردار براہ رشتہ
یعنی علی لیگیا ہجو راہ رشتہ پر بنور ولایت و لم راکش د یعنی ساتھ نور
ولایت کی میری دلو کو کہو لا یعنی نور محبت سے اپنی میری دلو روشن کیا
کنند از کرم بر سرم سایہ یعنی ڈالا کرم سے سر پر میری سایہ و لم یافت
زان سایہ سرمایہ یعنی میری دل نے پایا اوس سایہ سے سرمایہ یعنی پوچھی
سزد کر کند خود بصدد التماس یعنی لایق اور سزاوار ہے اگر کری آپ ساتھ
سوا التماس کے چومہ از دلم نوز حق اقتباس یعنی مانند چاند کے دل سے میر

و عرفان معین الاسلام والدین منہج الحاج والمتمہدین لہو تسلیم کل اللہ المبین لمختص
بغایت المملکت لولی خصۃ اللہ بلطفہ الخفی و بلجی مولانا عبدالحی شیرازی نور
مرقدہ و روح اللہ روحہ سے روشن ہوئی باوجود اسکے کہ ہمہ بندہ خاکسار
اوس ایام میں جہل مرکب اور نقصب اس درجہ رکھتا تھا کہ مہنہ دیکھنا بل
ایمان کا محضیت بلکہ کفر جانتا تھا جبکہ میں نے اوس بزرگوار کو اوس بزرگوار
میں ہراسیمہ اور حیران اور متردّد اور پریشان دیکھا سمجھا میں کہ ہمہ بندہ
اپنی گہر کارستا بھول گیا ہی تب پوچھا میں نے کہ آپ کیوں سرگرداں
ہو کہا میں اپنے مکان کی گلی بھول گیا ہوں میں کہا جناب کون سے محلہ میں
رہتے ہو کہا میں غریب اور مسافر ہوں نام محلہ کا نہیں جانتا میں نے کہا
اُس پاس قریب جو ار میں ہتھاری مکان کے کوئی مسجد یا اور نشانی دوسر
ہی جو اوس نشانی اور پتے سے لی چلوں کہا مسجد جامع عالی ہی لیکن
بنانے والا اوسکا کون ہی نہیں جانتا اس نشان اور پتے سے میں
نے اُنکو گہر ملک پہنچایا اور برکت سے اسوسیلہ جلیلہ کے خدمت دہی
رقت ہو فوراً مسرت طار زمان حاجی الحرمین الشریفین زائر رسول اللہین
حاجی علی رضا شیرازی خطہ اللہ سے سعادت حاصل کیے اور جبکہ اوس
بزرگوار نے دریافت کیا کہ میں دلیل راہ مجازی اٹکا ہوا یعنی طاہرین
میں نے اونی گہر کارستا بتلایا تب از روی ظرافت بلکہ کرامت سے

[illegible]

استبعاد کرتا ہے میں نے کہا اگر حقیقت میں چاروں مذہب برحق اور برابر
میں آتا ابو خنیفہ بزرگتر اور عظیم ائمہ اربعہ سے تھا اور اول اور افضل چاروں
مذہبوں میں تھا اس لئے دوسروں پر ترجیح اور رجحان اور زیادہ تھی رکھتا تھا
کہا جب کہ حقیقت میں چاروں مذہب برابر اور بالتساوی ہیں پھر یہ ترجیح بلا
مرجع اور بزرگے اور فضیلت بیکار اور بجا ہے میں نے کہا واسطی سبقت
اور پیشے دوسروں پر امتیاز اور فرق رکھتا ہے کہا کوئی نقی اور دلیل قرآن
اور حدیث کے واجب ہونے متابعت اور پیروی اس کی پر رکھتے ہو میں نے
کہا بہنیں کہا آیا اہل اسلام نے اجماع کیا تھا اور واجب ہونے اس کی
اطاعت کی میں نے کہا بہنیں کہا دلیل تمہاری اوپر لازم ہونے تعلیق
کے کیا ہے باوجود قایل ہونے چاروں مذہبوں کے حقیقت پر میں نے کہا
حیثیت اجتہاد و کوشش اس کی سے بنا براسکے کہ ہر مقلد پر لازم ہے کہ
تعلیق مجتہد کی کری کہا آیا تمام کا فہ اہل اسلام پر لازم ہے متابعت اور
پیروی ابو خنیفہ کے کرین یا جس مذہب کو جس کا دل چاہی اور خاطر جمع اور
مطمئن ہو اختیار کری اور اس پر چلی میں نے کہا سوای اس چار مذہب
کے جو مذہب ہومری اعتقاد سے بدعت اور ضلالت ہے کہا بغیر
دعویٰ حجت اور بتنیہ کے یہ بات معقول نہیں ہے اگر رہبان ساطعہ اور
دلیل روشن اور حقیقت چار مذہبوں کے رکھتے ہو تو ظاہر اور اعلام کرو جو

میں سے اس کا وجہ
مقبول ہو جاوے
ایمان اور اقرار
کرتی تھی اور ازل
کہ بارون اور
اور علی اور
نفر یا کہ
کے بغیر
رہ گئے تھے
میں شکمن اور
حسین نے کہا

جو ہماری واسطے حجت ہو کہا میں نے کہ ہماری نزدیک یہ مقرر ہوا ہے
کہا اس بات سے اطمینان حاصل نہیں ہوتا اور ہماری دل کی تسکین نہیں
ہوتی ہے اس واسطے کہ ایک مختلف طریقوں میں اختلاف بہت ہے باوجود
اسکے جو قرآن شریف میں متابعت سبیل غیر سبیل اللہ کے بھی صریح واقع
ہے قَوْلُهُ تَعَالٰی وَاِنْ هٰذَا اِصْرًا طٰیًّا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا
السَّبِيْلَ فَتَفْرَقَ بَیْكُمْ عَنْ سَبِيْلِیْہِ اور بدرستیکہ یہی میرا تسبیح
اور مضبوط پس پیروی کرو اس کی اور پیروی مت کر نہایت رستوں کی پیچھے اور
رستوں کی اور اگر پیروی کرو گی اور رستوں کی پس متفرق اور پراگندہ کر گی
تم کو وہ پیروی پیچھے وہ چلن اور بمصدق حدیث متواتر کے سَتَفْرُقُ اُمَّتَیْ
مِنْ بَعْدِیْ عَلٰی ثَلٰثَةِ وَسَبْعِیْنِ فِرْقَۃً کُلُّھُمْ فِی الْاِثَارِ الْاَوَّلِ وَاحِدَہ یعنی
نزدیک ہی کہ پراگندہ ہو جائی گی امت میری بعد میری تہتر فرقوں پر پیچھے
میری مٹنے سے امت میری جدی جدی اور پراگندہ ہوئی گی تہتر فرقوں
پر سب کے سب فرقہ آگ میں جائیں گے مگر ایک فرقہ نجات پاویگا جیسے بہشت
میں جائیگا جملہ ستر اور تین فرقوں میں سے ایک ناجی اور رستگار ہی
باعتماد اہل سنت و جماعت کے وہ کون فرقہ ہے میں نے کہا بلاشبہ اور
شبہہ فرقہ ناجیہ سنت جماعت کا ہی بولاسکتا میں قبول کیا سنت
جماعت کے چار فرقہ ہیں کون ناجی اور رستگار ہی میں نے کہا مناظر

۱۳

جو ہماری واسطے حجت ہو کہا میں نے کہ ہماری نزدیک اس مقرر ہو اہی
 کہا اس بات سے اطمینان حاصل نہیں ہوتا اور ہماری دل کی تسکین
 ہوتے ہی اس واسطے کہ ان مختلف طریقوں میں اختلاف بہت ہی باوجود
 اس کے جو قرآن شریف میں متابعت سبیل غیر سبیل اللہ کے ہنی صریح واقع
 ہے قَوْلَهُ تَعَالَى وَإِنْ هَذَا إِصْرًا لِّیْ مُتَّبِعًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا
 السُّبُلَ فَتَفْشَرُوا عَنْ سَبِيلِهِ اور بدرستیکہ یہی میرا راستہ ہے
 اور مضبوط پس پیروی کرو اس کی اور پیروی مت کر تبت رستوں کی یعنی اور
 رستوں کی اور اگر پیروی کرو گی اور رستوں کی پس مت فرق اور پرانگندہ کر گی
 تم کو وہ پیروی یعنی وہ چلن اور بمصدق حدیث متواتر کے سَتَفْشَرُوا أُمَّتِیْ
 مِنْ بَعْدِیْ عَلَی ثَلَاثَةِ وَتَسْبَعِیْنِ فِرْقَةٍ کُلُّهُمْ فِی الْإِثَارِ إِلَّا وَاحِدَهُ یعنی
 نزدیک ہی کہ پرانگندہ ہو جانی گی امت میری بعد میری تہتر فرقوں پر یعنی
 میری امت سے امت میری جدی جدی اور پرانگندہ ہوئی گی تہتر فرقوں
 پر سب کے سب فرقہ آگ میں جائیں گے کو ایک فرقہ نجات پاویگا جیسے بہت
 میں جائیگا جملہ ستر اور تین فرقوں میں سے ایک ناجی اور رستگار ہی
 باعقاد اہل سنت و جماعت کے وہ کون فرقہ ہی میں کہا بلا شک اور
 شبہ فرقہ تاجیہ سنت جماعت کا ہی بلاشبہ تا میں قبول کیا سنت
 جماعت کے چار فرقہ میں کون ناجی اور رستگار ہی میں کہا مناط

اور فرمایا کہ یہی علی بن ابی طالب
 ظاہر ہونے لگا اور پھر فرمایا کہ یہی علی بن ابی طالب
 دیکھو یہی علی بن ابی طالب ہے اور یہی علی بن ابی طالب
 دیکھو یہی علی بن ابی طالب ہے اور یہی علی بن ابی طالب
 دیکھو یہی علی بن ابی طالب ہے اور یہی علی بن ابی طالب

پکارنا اور فریاد کا کرنا کچھ فائدہ اور اثر نہیں کریگا بلکہ اس اجتہاد اور
 دعویٰ باطل پر سوار سوائی اور قضیت کے کوئی فائدہ حاصل نہوگا اور جو صاحب
 عقل اور دانائے کائنات اور ہدیان انکی پر عمل کریگا پس اس صورت
 میں ان تینوں کا حکم ہی حکم بہتر فرقہ کا ہوگا اور محض کمان اور اجتہاد ہر ایک
 حقیقہ العقل اور شعور ناقص کے بلور قدر اور قیمت میں ہموزن اور برابر
 ہیری کے نہیں ہو سکنے کا ادا اگر تصدیق کریں اور سچا جانے اس طرح کی
 ہذیانات اور فرخرفات کو لازم آتا ہی مقتضائے ظن بد اور چاہنے سے
 کمان فاسد ہر ایک کے جو سب سنگریزی ملا دینے سے ایکدانہ الماس
 ہو گیا ہو یعنی اگر کوئی مقتضائی ظن باطل کے کہی کہ تہتر فرقہ آپس میں بجا
 کے سب سے ایک فرقہ ناجید ہو گیا ہی یہ بات عقل سے دور ہی
 اس قیاس پر کہ اگر فرق مختلفہ کو بموجب عباد باطلہ اور ظنون عاقلہ کے
 سے ناجی اور رسگار جانے تکذیب حدیث پیغمبرؐ جو وحی محض ہی
 کہتے ہوں گے اور الا واحدہ جو تتمہ حدیث مذکور کا ہی لغو اور بیفائدہ
 ہوتا ہی اس صورت میں معارض یعنی حضم کو کس جواب سے دفع ہو
 سکتا ہی کریں کہا موافق اعتقاد اہل سنت و جماعت کے جواب
 دی میں کہا معارض کو کہی اس جواب سے کیا اور شکنیں ہو گی کہا جو
 شخص این جوابوں سے راضی اور خورسند نہو راضی ہوگا اور تبھکہ

یہ تینوں کا حکم ہی حکم بہتر فرقہ کا ہوگا اور محض کمان اور اجتہاد ہر ایک
 حقیقہ العقل اور شعور ناقص کے بلور قدر اور قیمت میں ہموزن اور برابر
 ہیری کے نہیں ہو سکنے کا ادا اگر تصدیق کریں اور سچا جانے اس طرح کی
 ہذیانات اور فرخرفات کو لازم آتا ہی مقتضائے ظن بد اور چاہنے سے
 کمان فاسد ہر ایک کے جو سب سنگریزی ملا دینے سے ایکدانہ الماس
 ہو گیا ہو یعنی اگر کوئی مقتضائی ظن باطل کے کہی کہ تہتر فرقہ آپس میں بجا
 کے سب سے ایک فرقہ ناجید ہو گیا ہی یہ بات عقل سے دور ہی
 اس قیاس پر کہ اگر فرق مختلفہ کو بموجب عباد باطلہ اور ظنون عاقلہ کے
 سے ناجی اور رسگار جانے تکذیب حدیث پیغمبرؐ جو وحی محض ہی
 کہتے ہوں گے اور الا واحدہ جو تتمہ حدیث مذکور کا ہی لغو اور بیفائدہ
 ہوتا ہی اس صورت میں معارض یعنی حضم کو کس جواب سے دفع ہو
 سکتا ہی کریں کہا موافق اعتقاد اہل سنت و جماعت کے جواب
 دی میں کہا معارض کو کہی اس جواب سے کیا اور شکنیں ہو گی کہا جو
 شخص این جوابوں سے راضی اور خورسند نہو راضی ہوگا اور تبھکہ

یہ تینوں کا حکم ہی حکم بہتر فرقہ کا ہوگا اور محض کمان اور اجتہاد ہر ایک
 حقیقہ العقل اور شعور ناقص کے بلور قدر اور قیمت میں ہموزن اور برابر
 ہیری کے نہیں ہو سکنے کا ادا اگر تصدیق کریں اور سچا جانے اس طرح کی
 ہذیانات اور فرخرفات کو لازم آتا ہی مقتضائے ظن بد اور چاہنے سے
 کمان فاسد ہر ایک کے جو سب سنگریزی ملا دینے سے ایکدانہ الماس
 ہو گیا ہو یعنی اگر کوئی مقتضائی ظن باطل کے کہی کہ تہتر فرقہ آپس میں بجا
 کے سب سے ایک فرقہ ناجید ہو گیا ہی یہ بات عقل سے دور ہی
 اس قیاس پر کہ اگر فرق مختلفہ کو بموجب عباد باطلہ اور ظنون عاقلہ کے
 سے ناجی اور رسگار جانے تکذیب حدیث پیغمبرؐ جو وحی محض ہی
 کہتے ہوں گے اور الا واحدہ جو تتمہ حدیث مذکور کا ہی لغو اور بیفائدہ
 ہوتا ہی اس صورت میں معارض یعنی حضم کو کس جواب سے دفع ہو
 سکتا ہی کریں کہا موافق اعتقاد اہل سنت و جماعت کے جواب
 دی میں کہا معارض کو کہی اس جواب سے کیا اور شکنیں ہو گی کہا جو
 شخص این جوابوں سے راضی اور خورسند نہو راضی ہوگا اور تبھکہ

بہارِ نبویؐ میں کوئی مذہب جدا اور علیحدہ نہیں رکھتا تھا بلکہ دعویٰ چارون کا اقدار کرنے پرستی اور رسمیں حضرت رسالت پناہ کا تھا یہ سب امر خلافت کا اعتقاد اہل سنت و جماعت سے حضرت امیر المومنین پر مقرر ہوا پس بالضرورة معلوم ہوا کہ طریقہ اس حضرت کا اور طریقہ حضرت رسالت پناہ کا بلاشبہ ایک ہی ہے اس عقیدے سے سب امت پر واجب ہے کہ ابتدا چوتھی حلیفہ سے کریں کہ امر خلافت کا اس پر تمام ہوا اور پروپی حضرت رسالت پناہ کے اسمین مختصر اور اگر چارون مذہبوں مشہور و کما اختراع باوجود اختلاف روایات کا ذہب اور افتراق احادیث موضوعہ کے کا اعتبار اور احتمال سچائی کا رکھتا ہوتا چار حلیفہ جو ہر کوئی اپنے زمانے میں خلافت کو بالاستقلال کہتے اور حدیثین لفظ محض صادق سے بلا واسطہ سنتے ہی بنانی اور پیدا کرنے میں چار مذہبوں کا احق اور اولیٰ ہی اور اجتہاد میں اسب اور الباقی جبکہ چارون خلیفوں میں سے کوئی بھی مرگے بزرگ کا ہوا اور جرات نگی تو لازم ہوتا ہی کہ دعویٰ چارون مذہب بالون کا باطل ہوگا اور ستر انکا غیر اور سوا شارع مقدس کے ہوگا اور صاحبان عقل پر پوشیدہ نہیں ہی کے صاحب شریعت بمصدق کریمہ فاتح مملکت ابراہیم خلیفہ پس پروپی کرت ابراہیم کی براست اور حق قابل ہی اسطر رواج دینے ایک ملت کے

بہارِ نبویؐ میں کوئی مذہب جدا اور علیحدہ نہیں رکھتا تھا بلکہ دعویٰ چارون کا اقدار کرنے پرستی اور رسمیں حضرت رسالت پناہ کا تھا یہ سب امر خلافت کا اعتقاد اہل سنت و جماعت سے حضرت امیر المومنین پر مقرر ہوا پس بالضرورة معلوم ہوا کہ طریقہ اس حضرت کا اور طریقہ حضرت رسالت پناہ کا بلاشبہ ایک ہی ہے اس عقیدے سے سب امت پر واجب ہے کہ ابتدا چوتھی حلیفہ سے کریں کہ امر خلافت کا اس پر تمام ہوا اور پروپی حضرت رسالت پناہ کے اسمین مختصر اور اگر چارون مذہبوں مشہور و کما اختراع باوجود اختلاف روایات کا ذہب اور افتراق احادیث موضوعہ کے کا اعتبار اور احتمال سچائی کا رکھتا ہوتا چار حلیفہ جو ہر کوئی اپنے زمانے میں خلافت کو بالاستقلال کہتے اور حدیثین لفظ محض صادق سے بلا واسطہ سنتے ہی بنانی اور پیدا کرنے میں چار مذہبوں کا احق اور اولیٰ ہی اور اجتہاد میں اسب اور الباقی جبکہ چارون خلیفوں میں سے کوئی بھی مرگے بزرگ کا ہوا اور جرات نگی تو لازم ہوتا ہی کہ دعویٰ چارون مذہب بالون کا باطل ہوگا اور ستر انکا غیر اور سوا شارع مقدس کے ہوگا اور صاحبان عقل پر پوشیدہ نہیں ہی کے صاحب شریعت بمصدق کریمہ فاتح مملکت ابراہیم خلیفہ پس پروپی کرت ابراہیم کی براست اور حق قابل ہی اسطر رواج دینے ایک ملت کے

بہارِ نبویؐ میں کوئی مذہب جدا اور علیحدہ نہیں رکھتا تھا بلکہ دعویٰ چارون کا اقدار کرنے پرستی اور رسمیں حضرت رسالت پناہ کا تھا یہ سب امر خلافت کا اعتقاد اہل سنت و جماعت سے حضرت امیر المومنین پر مقرر ہوا پس بالضرورة معلوم ہوا کہ طریقہ اس حضرت کا اور طریقہ حضرت رسالت پناہ کا بلاشبہ ایک ہی ہے اس عقیدے سے سب امت پر واجب ہے کہ ابتدا چوتھی حلیفہ سے کریں کہ امر خلافت کا اس پر تمام ہوا اور پروپی حضرت رسالت پناہ کے اسمین مختصر اور اگر چارون مذہبوں مشہور و کما اختراع باوجود اختلاف روایات کا ذہب اور افتراق احادیث موضوعہ کے کا اعتبار اور احتمال سچائی کا رکھتا ہوتا چار حلیفہ جو ہر کوئی اپنے زمانے میں خلافت کو بالاستقلال کہتے اور حدیثین لفظ محض صادق سے بلا واسطہ سنتے ہی بنانی اور پیدا کرنے میں چار مذہبوں کا احق اور اولیٰ ہی اور اجتہاد میں اسب اور الباقی جبکہ چارون خلیفوں میں سے کوئی بھی مرگے بزرگ کا ہوا اور جرات نگی تو لازم ہوتا ہی کہ دعویٰ چارون مذہب بالون کا باطل ہوگا اور ستر انکا غیر اور سوا شارع مقدس کے ہوگا اور صاحبان عقل پر پوشیدہ نہیں ہی کے صاحب شریعت بمصدق کریمہ فاتح مملکت ابراہیم خلیفہ پس پروپی کرت ابراہیم کی براست اور حق قابل ہی اسطر رواج دینے ایک ملت کے

عظیم کے ہیں اور اودھ کی اعانت بال
 کیونکہ شہرہ شہرہ کی اور ہونے میں
 اور اچانک اور اودھ میں جو بعض
 اور اچانک اور اودھ میں جو بعض
 اور اچانک اور اودھ میں جو بعض

ملت کے مامور تھا اور یہی بات مسلم البوث ہی کہ اپنے امت کو بھی اس
 ملت پر ارشاد فرمایا یہی جیسا کہ دوسری آیت سے ثابت ہے **مِلَّةُ اَبِيكُمْ**
اَبِي اِهِيْمَ هُوَ سَمِيْكَةُ السَّلِيْمِيْنَ ملت تمہاری باپ ابراہیم کی کہ اوسنے اپنے
 ابراہیم نے نام رکھا تمہارا مسلمین اور ظاہر ہے کہ وہ راہ صراط مستقیم جو پرو
 کرنا اوسکا واجب ہے بنا بر مقدمہ گذشتہ کے از روی جرم اور یقین کے
 اولاد امجا و حضرت علی مرتضیٰ کے جو موجب حدیث متفق علیہ کے **اَلْحَسَنُ**
وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی حضرت امام حسن اور امام حسین
 دو سید ہیں بزرگ جوانان بہشت کے ہیں جائی بہر دوسے کلی کی ہی
 اور جگہ فضل اور کرامت کے اور چشمہ بخشش اور سماعت کا اور وزارت
 ہیں انبیاء و انکی علم کے دین کے احکاموں کو اپنے لینا اور حاصل کرنا لازم
 بلکہ واجب ہے میں نے کہا تمنا و لیکن کہا نے ابو حنیفہ اور دوسرے
 نے پیروی مذہب حسین کے نہیں کی ہے بولاسبب بہت ہوئے اختلافوں
 کے بیچ اقوال اور زیادہ فرق ہونا افعالوں اور احکاموں میں باوجود
 اسکا جو باری تعالیٰ کلام مجید میں بہت جای پر اختلافوں کے مذمت اور
 بدی فرماتا ہے بلکہ **فَوَا مِی آیت شریفہ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اَوْثَقُوا الْکِتَابَ**
اَلَا مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْعِلْمُ بَعِیًّا بَنِيهِمْ یعنی اور اختلاف نہیں کیا
 انہوں نے جو کے دیئے گئے ہیں کتاب کو یعنی وہ لوگ کہ جن پر بھیج گئے ہیں

جی حضرت داود نے اشارت فرمائی
 بیان کر دیا کہ کیا اچانک اور اودھ
 دوسرے کے کہ کیا اچانک اور اودھ
 کہ بعد دہائی میرا ہی
 اور جتنے اسے اور اسے
 نوین دینی میں کو سفند
 میں ایک و بنا ہے
 میں اسے سونے
 میں اسے سونے
 میں اسے سونے

اور نہ تھوڑا بہت بات کے
 میں درمیان اس کے کہ بحث لاد
 میں ایسی کہ وہ دوسرے اور
 حضرت داود میں اس کے کہ بحث لاد
 کہ پر کون تھا اور اچانک اور اودھ
 کون ابراہیم نے کہا کہ جبریل اور
 میں اس کے کہ وہ دوسرے اور
 میں اس کے کہ وہ دوسرے اور
 میں اس کے کہ وہ دوسرے اور

اور اس کے کہ وہ دوسرے اور
 میں اس کے کہ وہ دوسرے اور
 میں اس کے کہ وہ دوسرے اور
 میں اس کے کہ وہ دوسرے اور
 میں اس کے کہ وہ دوسرے اور

۲۸

مگر بعد اسکا کہ آیا واسطے علم کیا خدا کی راہ سے پس میں اختلاف اور جو کچھ کہ اختلاف کیا اوہ ہونے جو دیشے گئے ہیں کتاب کو مگر بعد از انکہ جو کچھ آیا انکو علم خدا کی راہ سے اختلاف کو یعنی اور عدوان یاد فرمایا اور افراتق سے بنی کی اور اجتماع کو امر کیا کما قال جل شانہ وَاَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا یعنی اور پکڑو مصنوع پر رستی خدا کی بسکاب متفرق مت ہو اور بر تقدیر تسلیم کے اگر فرض محال جانکر کہیں ہم کہ ابو حنیفہ نے پیروی حسین کے کی اور ان تینوں نے مخالفت انکی کے پس اس تقدیر سے تینوں فقیہ واجب اللعن ہونگے اور بریاری اونسے لازم ہوگی باوجود اسکا حنفی لوگ چاروں کو برحق جانتے ہیں برعکس بعضہ شافعی مذہب الی فاضل جو واسطی ثابت کرنے کفر اب حنیفہ کے ایک کتاب مدلل موسوم بہ مکملہ تشریفہ فی رد ابی حنیفہ کے تصنیف کئے ہیں اور محمد غزالی جو محول انکے عالمون سے ہیں انہوں نے بھی ایک کتاب طبع بمحول ابی حنیفہ کی ہی موضوع محمول اسکا سب طعن ابی حنیفہ پر ہے اور اثبات اوسکے کفر کا ساتھ اولہ واضحہ کے جملہ عبارات محمول سے ہے کہ اِنَّ اَبَا حَنِيفَةَ يَعْابُرُ النَّاسَ فِي الْكُوفِيِّ فِي التَّوَمَذِيِّ كَانَ يَلِينُ فِي الْكَلَامِ وَلَا يَعْرِفُ اللَّفْظَ وَالْمَعْنَى وَالْهَوَ وَالْصُّوْرَ وَلَا يَعْرِفُ الْاَحَادِيثَ وَلَمْ يَكُنْ فَقِيْهَ الْفَنَنِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ اٰخَرٍ مِنْهُ اِنَّ اَبَا حَنِيفَةَ قَلْبُ الشَّرِيعَةِ وَاطْمَرُ الْبَطْنِ وَشَوْشُ مَسْلِكِهَا وَغَيْرَ نَظَائِ

اور جو کچھ کہ اختلاف کیا اوہ ہونے جو دیشے گئے ہیں کتاب کو مگر بعد از انکہ جو کچھ آیا انکو علم خدا کی راہ سے اختلاف کو یعنی اور عدوان یاد فرمایا اور افراتق سے بنی کی اور اجتماع کو امر کیا کما قال جل شانہ وَاَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا یعنی اور پکڑو مصنوع پر رستی خدا کی بسکاب متفرق مت ہو اور بر تقدیر تسلیم کے اگر فرض محال جانکر کہیں ہم کہ ابو حنیفہ نے پیروی حسین کے کی اور ان تینوں نے مخالفت انکی کے پس اس تقدیر سے تینوں فقیہ واجب اللعن ہونگے اور بریاری اونسے لازم ہوگی باوجود اسکا حنفی لوگ چاروں کو برحق جانتے ہیں برعکس بعضہ شافعی مذہب الی فاضل جو واسطی ثابت کرنے کفر اب حنیفہ کے ایک کتاب مدلل موسوم بہ مکملہ تشریفہ فی رد ابی حنیفہ کے تصنیف کئے ہیں اور محمد غزالی جو محول انکے عالمون سے ہیں انہوں نے بھی ایک کتاب طبع بمحول ابی حنیفہ کی ہی موضوع محمول اسکا سب طعن ابی حنیفہ پر ہے اور اثبات اوسکے کفر کا ساتھ اولہ واضحہ کے جملہ عبارات محمول سے ہے کہ اِنَّ اَبَا حَنِيفَةَ يَعْابُرُ النَّاسَ فِي الْكُوفِيِّ فِي التَّوَمَذِيِّ كَانَ يَلِينُ فِي الْكَلَامِ وَلَا يَعْرِفُ اللَّفْظَ وَالْمَعْنَى وَالْهَوَ وَالْصُّوْرَ وَلَا يَعْرِفُ الْاَحَادِيثَ وَلَمْ يَكُنْ فَقِيْهَ الْفَنَنِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ اٰخَرٍ مِنْهُ اِنَّ اَبَا حَنِيفَةَ قَلْبُ الشَّرِيعَةِ وَاطْمَرُ الْبَطْنِ وَشَوْشُ مَسْلِكِهَا وَغَيْرَ نَظَائِ

استحب العی علی المدی واشتغل جاگان علیہ من لرای تھمی یعنی
 بدستیکہ اوس حضرت نے رد کیا ابو حنیفہ پر بعضی مسائل میں اور سرورش
 کی اوس حضرت نے ۲
 عمل کرنے ساتھ راہ کی اور قیاس کے اور ہدایت کی اوسکو اوس حضرت نے
 اوپر جگہ حاصل کرنے اور نکالنے اور لینے کی اور چن لینا ساتھ قیاس کے
 اور جبکہ باہر گیا ابو حنیفہ اوس حضرت کی مجلس شریف سے دوست رکھا
 اندھی ہونے کو اوپر ہدایت پانی کے اور راہ راست سے یعنی اندھا
 ہونا اختیار کیا راہ راست پانے سے اور شمول با ساتھ اوس چیز کے جو ہوتا
 اوپر اوسکے یعنی اپنی راہ پر چلا پس موجب عبارت کے احتمال غالب یہ
 ہی کہ مذہب اوسکا باطل ہو گا بنا بر اسکے جو علم میزان میں مقرر ہوا
 کہ اذا قام الاحتمال بطل الاستدلال جبکہ راست اور سیدھا اور قیام
 ہوا احتمال غیے گمان باطل اور نابود ہوا استدلال یعنی طلب دلیل کرنا اگر
 سچا نہیں جانتے اور تصدیق نہیں کرتے ہو کتب مذکورہ کو منگو اگر تحقیق
 اور دریافت کرو جبکہ باتین محقول اور منقول بخر ساتھ کفر اوسکے ہوئیں
 متبعی مجملہ اوپر حقیقت حال ضلالت مآل اور فساد عقاید سنت کے میں
 اطلاع پائی اور جواب میں مہیوت مطلق ہو کر اور ہاتھ پیر ہو لکیر میرا
 مجلس سے اوٹھا اور شب دراز کو مانند شمع کے سوز اور کداز اور آندھا

اور اسکو اوپر

مردن عیسے اوس سند میں
 حریف کہ تھی اوس
 حاصل نہیں ہونا تھا اور اوس
 حریف یہ بھی کہ دلیلیں تھیں
 باب میں کیا کہی جیسا کہ
 ابو حنیفہ کے دوہا کے اسی
 اور ہر ایک باب میں
 جو کہیں مذکور
 صادر ہوئے ہیں صحابی اور
 مخالف اور کفران سے
 مخالف اور کفران سے
 بااقتناع کے طرف
 معاملے اور مظالم کے
 معاملے کے دیا جیسا کہ
 نقل کے مذہب کے
 اور مذہب کے مذہب کے
 غنا جانتا جس کے
 تبلیغ یعنی پیروان کے
 ہیں کہ بات کے
 والے کے لئے

اور اسکو اوپر

چار امام است تمام اور شافعی نے خلاف سب مذہبوں کے تقدیم نماز عصر کو
ظہر پر جایز رکھا ہی اور شافعی کے نزدیک اگر کوئے اپنی فرج کو ہاتھ لگائے
وضو باطل ہوتا ہی برخلاف مساس فرج سگ و خوک و غیرہ کے اور
ابی حنیفہ کے نزدیک اگر شخص جنب وضو کے ٹیکے ہاتھ کوئی میں بہر
ہوئی یا پانی کی ڈالی تمام باپنی اوس کوئے کا جس ہو جاتا ہی لیکن اگر قصد
وضو سے نہیں ہاتھ اوس میں ڈالے تو اپنے طہارت پر باقی رہتا ہے
ہر چند جس ہو اور ابو حنیفہ ہی ترشح غسالہ غسل مسلم کو جس جانتا ہی
برخلاف ترشح غسالہ غسل کافر کا مصنف حنفی عنہ کہتا ہی غالباً اس مسئلہ
میں حق بجانب اوسکی ہی بنا بر اس کے کہ اوس نے اپنی قوت
اجتہاد سے جانا کہ کفار برائے اوس کے پیروں سے پاکیزہ ہیں
رعایت ادب کی کی تکذیب امام اعظم کی سچائی کرنا بلکہ اس مسئلہ میں
تصویر سید ہارستا کرنا اوسکی لازم ہی اور شافعی نے ہی فتویٰ
دیا کہ اگر ایک شخص لغو یا تعدد زنا کری اور اوس وحلی سے ایک
لڑکی پیدا ہو اوس شخص کو جایز ہے کہ اوس لڑکے اپنے عقد میں
لاوی بنا بر اس کے جو ظاہر شریعت میں اوس سے میراث نلیگی پس
پھر اوس پر حکم اجنبی کا ہو گا اور سیطرح شافعی کے نزدیک اگر
ایک آدمی اپنے دودھ پلائی ہیں نیغے خواہر رضاعی خود کو مول

عَلَيْكُمْ فَاَعْتَدُوا عَلَيْهِمْ مِثْلًا مَّا اعْتَدَيْتُمْ عَلَيْهِمْ يَوْمَ فِجْرِ كَيْفَ لَكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْنَ اَعْدَاءَ لِلَّذِي هُوَ اَعَدَّ لَكُمْ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ ۚ وَتُكْفَرُ عَنْكُمْ وَتُنَافِقُ فِيْهَا اَنْفُسُكُمْ ۚ فَاُولَٰئِكَ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَّا يَشَاءُ ۚ وَلَٰكِنْ يَخْتَصِمُ بَيْنَهُمُ الرَّسُوْلُ فَاُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ اَلْفَاكُ وَهُمْ يَخْتَصِمُونَ ۚ

[illegible]

اللہ العالیٰ کی ہویے
میں خزانہ اور فزوان برادر خزانہ
کافر مطیع کہ خزانہ کفر واپس
کہ ہوتا اسلئے کہ کفر واپس
اوس میں پیدا کیا کہ وہ مطیع
اس طلب خزانہ ہو گیا کہ اس
پر اس طلب خزانہ ہوا کہ اس
ہووی پر ہر بی غاصی ہو گیا کہ
تقدیر اور انداز پر اس کے
کتاب اسے اسلئے کہ اس کے

ام اور علی کو تا اور کفر سے منع
کیا ہی اور ہین چاہتا ہے کہ ایمان
میں کا فریب دہی ہوئی ہو
ای اور ایمان اور علی کو تا اور کفر سے منع
کیا ہی اور ہین چاہتا ہے کہ ایمان
میں کا فریب دہی ہوئی ہو

[illegible]

قاطع رشتہ خلاف اور اختلاف امت کا ہو دی نہ یہ کہ جمعی مخصوص دین سے
بے مخصوص مفید یقین اپنی کو ساتھ امت کے موسوم کر کے ایک ملت کی
نیون یعنی جڑ کو اوپر چار شریعتوں کے بنا کرین یعنی ایک ملت کی چار
ملتیں بناوین اور اصول دین اور فروع دین میں ایک دوسری کے ساتھ
اختلاف کریں اور خدا کے حکمون میں ضد پر ایک دوسری کے فتویٰ
دیوین اور قاعدہ دین میں شریعت محمدیؐ کے متابعت ہو اسی نفوس فاضلہ
اور عقول فاسدہ اپنے کے کریں یعنی اپنے عقول پر علین اور سنگ
تقرقہ جو بحکم آیت کریمہ کے **وَلَا تَقْرَءُوا مَنعُوعًا** اور نامشروع ہی اوس
حضرت کے امت میں ڈالکر انکو سرگشتہ تیار ہی کا کر کی طریقہ مستقیمہ
اوس حضرت سے دور پنکین تا شایستہ امامت امت کے ہوں اور
جو کوئی کہ عقلمند ہی جانتا ہی کہ جبکہ ہر ایک کو چند موم اور مقتدی ہم
پہنچی تو سبب محاصرت اور منازعت کا ہوتا ہی اور بہت سے فساد پیدا
ہوئے بین بہر فائدہ امام کا کیا ہی اور ایک جماعت جو محض دعویٰ امامت
کے محتاج قایم کرنے حجت کے نہو کر ان کو امام اور مقتدا اپنا جائے برخلاف
آیتہ **وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ** متابعت ان کے مذہب ظاہر البطلان کے اپنے
اور لازم جائے یہ بات خالص حماقت اور غفلت سے نہو گے **اُولَئِكَ**
كَالْأَنعَامِ بَلَّغَهُمْ أَصْلًا وَاُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ یعنی وہ لوگ مثل

عیدِ میلادِ مبارک میں علماء اور حضرات
 مجلس اور سلطان کے احقرین کو
 کلمہ پڑھانے کو بہت دینا چاہیے
 کہ جو احقرین بہت دینا چاہیے
 بیان ملک بہت دینا چاہیے
 اور علماء، فقہ اور دین
 ان کے ایک بار سے
 فریاد کے اور علماء کے
 نوٹ کی کوئی تکلیف
 اور علماء میں طعن اور
 اہل اسلام کے طعن اور
 اور مذہب کے طعن اور
 حقیقت کی اور طعن اور
 اور طعن اور طعن اور
 اور طعن اور طعن اور

وہ کہتا ہے کہ اگر آپ کو کوئی اور شخص بھی دیکھتا ہے تو اسے بھی قتل کر دیں۔

مکتبہ بنہن کی ولیکن تحقیق مذہب جنسلی پرچھکو اطلاع نہتی مقدمات گذشتہ
میں میں نے تصدیق بنہن کی اور دوسری وقت پر موقوف رکھا اور میں
آتشکرا اپنے گہر کی طرف گیا سر کو مراقبہ تحیر میں لگیا یعنی اس بات کے فکر میں
گیا ناگاہ مصداق کلمہ اذا اراد الله شيئاً نحتسبنا له اسبابہ جبکہ ارادہ کیا خدا
ایک چیز کا میا کرتا ہی اسباب اسکا ایک طالب علم اس کتاب کو کلمہ
رہا تھا اور طلبوں پر قسم کرتا تھا آشنائی کی راہ سے کہنے پر ایک جزو کے مجھے
استعانت یغنی مدد چاہی جب میں نے کہنا شروع کیا اوکے حاشیہ میں
اس عبارت میں نے دیکھا ظاہراً اور سطرے مناسب مقام کے ایک تقریباً
کہا تھا کہ قال الامام فخر الدین الرازی فی رسالۃ المعجولۃ لتفضیل
مذہب الشافعی ان احمد بن حنبل قال فی نہایۃ النجۃ للشافعی
ادعت المشبهۃ اینه کان علی مذهبہما انتہی وقال صاحب الملل
والنحل بضرب عبد اللہ محمد بن کرام علی ان معبودہ علی العرش مستقر
وعلی اینه محبت فوق ذاتا واطلق علیہ اسم الجوہر لانہ من
اہل الطواہر الذین حملوا آیات التنبیہ علی طواہرہا وقالوا
ان اللہ یجوز علیہ المصاحف والمناقب وان المخلصین فی الدنیا
یغافقونہ وقال داود اعفونی عن الفرج والحیۃ واسئلونی عما ورا
ذات وقد صرح فی کتاب الملل والنحل ان المضر وکھمس واحمد بھی

اور اگر ملاقات ہو تو سلام ان پر مستی نہ کرو
مست کو روئے رخ صحابوں کے چہرے کا دیکھو
بدرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

وغيرهم من اهل السنة قال مبعودهم صورت ذات اعضا وابعاض
ثم قال واما المشقة الحثويه من اصحاب الحديث فحكي الاشعرى عن
محمد بن عيسى ان حكى مضر وكهسب احمد الحنفي انهم اجازوا على تمام
الملازمة والمعاينة والمصالحة في الدنيا والاخرة ويعلم من كلامه
في موضع اخر ان المناجاة مشتق من في التشبهات وقد نسب في
المواقف القول بالجسمية الى مقاتل بن سليمان واليكوامية و
غيرهم وقال صاحب المواقيف انهم قالوا انه تعالى مركب من اللحم ودم
انتهى جوقت كه من في اس عبارت كو ديكيها بوش ميرى سر سے جاتا
ر با بڑی خبر پاس ایک شخص غریز کے جو دنیا دیکھا مانند سعدی کے اپنے فطرت
عمر غریز کو صرف سیاحت کے کیا تھا اور ساتھ قبائل جن اور انس کے
انس کر کے ستر اور دو فرقہ کے معاشرت کیا تھا یعنی ہر ایک ہند
اور ملت اور طایفہ سے واقف تھا اور سب سے ہر ایک شہر کے رہنے
والوں کے کیفیت اور زمانہ کے لوگوں کے چال اور چلن اور چار طرف
عالم کا احوال میں نے پوچھا اور ہر ایک راہ سے بات کر نے شروع
کی اور سخن کو طویل دیا یعنی بات کی اتنی بڑائی کہ یہاں پر تمام ہوئی کہ
روم اور شام کے شہروں میں باوجود اسکے کہ لوگ وہاں کے سببت
وجہ امت میں چھوٹی اور بڑی انس کے عمل بد و اعلیٰ میں مشغول ہیں یعنی

بعضیوں کو یہ بھی معلوم ہے کہ اگر انسان کو کبھی ایسا نہ ہو تو اسے کبھی ایسا نہ ہو گا۔
 اور اگر انسان کو کبھی ایسا نہ ہو تو اسے کبھی ایسا نہ ہو گا۔
 اور اگر انسان کو کبھی ایسا نہ ہو تو اسے کبھی ایسا نہ ہو گا۔

یعنی ان تین قسم کے عالموں کو کیسے اختیار کرنا اور پہچاننا بولا ہو جو حد
 صیح و صحیح یا ظاہر کے بغیر ہم حکم کرتے ہیں ساتھ ظاہر کے اقوال اور فعل
 سے ہر ایک کے ہو سکتا دریافت کرنا میں نے کہا عقل کے نزدیک بہت مشکل
 ہی کسو اسے کہ تمہیں بغیر تیز کرنا لا اور عاقل اب ایک آدمی چاہئے کہ
 چاروں فقیہوں اور عالموں سے علم دین اور فقیہ میں بڑھکر ہو وی تاکہ
 فرق کر سکے بولا آیا چاروں عالم اعتقاد اہل سنت جماعت سے جائز
 الخطا یعنی گناہ کا رہتی یا معصوم یعنی گناہوں سے پاک ہوتی بولا ایک
 شخص جو جائز الخطا ہو وی اوہمیں احتمال سببات کا ہوتا ہی کہ وہ ظالم
 لنفسہ ہو وی میں نے کہا اگر حقیقت میں ایسی ہی ولیکن یہ اہل اجتہاد
 ہتی راہی انکی ہی معتبر ہی اور بر تقدیر اس کے کہ مجتہد اجتہاد میں خطا کری
 تو بھی ایک ثواب واسطے اس کے ہی بولا اجتہاد فائدہ دینا لاگمان کا
 نہیں ہی میں نے کہا بان سچ ہی بولا پر وہ اجتہاد ہو جو آیتہ
 اِنَّ الظَّنَّ لَا یَغْنِیْ فِیْ الْحَقِّ شَیْئًا حق اور راستہ سے مستغنی اور پناہ
 نہیں کرتا ہی کمان کوئی شے اور کسو چیز کو اور بھی حق تعالیٰ نے بنا کر کریم
 اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اَیْئُ بَعْضُ ظُنُونِ کواشم یاد فرتا ہی یعنی بعض گمان گناہ
 میں پس تم کو بغیر گناہ کا رکھو صیغہ صواب کا جاننا خلاف قرآن کے
 ہی و حال انکہ حق تعالیٰ نے مذمت علماء و جائز الخطا کی قرآن شریف میں

اور اگر انسان کو کبھی ایسا نہ ہو تو اسے کبھی ایسا نہ ہو گا۔
 اور اگر انسان کو کبھی ایسا نہ ہو تو اسے کبھی ایسا نہ ہو گا۔
 اور اگر انسان کو کبھی ایسا نہ ہو تو اسے کبھی ایسا نہ ہو گا۔

اور اگر انسان کو کبھی ایسا نہ ہو تو اسے کبھی ایسا نہ ہو گا۔
 اور اگر انسان کو کبھی ایسا نہ ہو تو اسے کبھی ایسا نہ ہو گا۔
 اور اگر انسان کو کبھی ایسا نہ ہو تو اسے کبھی ایسا نہ ہو گا۔

[illegible]

نہیں اور باہر نہیں کو
 نوح اگر مسلمان بنی
 نہ ہونے دعا کی تاوی
 خطیب
 دعا کی تا عالم کے
 خوار مسلمان اور مخلوق
 ملک جوین اور اگر
 کا فوجی

آمین کو سنت جانتا ہی اور تعجب بھی یہ کہ اب حنیفہ کہنے سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے نماز پھر میں سورہ فاتحہ میں جائز اور ترک کرنا اوسکا دوسری سورہ میں جو اتفاق اور اجماع علما کے بسم اللہ الرحمن الرحیم خدا کی پس سے ساتھ قرآن کے اثر ہی ہے یعنی بسم اللہ ہر سورہ کے ساتھ نازل ہوئی ہی عدول کر کے یعنی اس حکم سے جو بسم اللہ جزو ہر سورہ کی ہی ہے پھر کر التا اوسکو مکروہ جانتا اسلئے وہ بسم اللہ کو جزو سورہ کا نہیں جانتا ہی اور کہنے کو لفظ آمین کے نماز میں جو بالاتفاق اور اجماع کے خارج قرآن کے ہی یعنی لفظ آمین قرآن میں نہیں ہے تجویز کیا ہی بلکہ سنت جانتا ہی اس جگہ میں بھی وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ظاہر ہوئی یعنی اور جو کوئی کہ حکم نہ کری ساتھ اوس چیز کے جو بھیجا اوسکو خدا کی پس و لوگ ہیں یہ کافر یعنی وی لوگ کافر سے ہیں انتہی اور ایسا شافعی نے تسبیحات رکوع اور سجدہ اور رفع الیدین یعنی اُٹھانا دونوں ہاتھوں کا اور قنوت اور استراحت کرنا بعد دو سجدوں کے ابو حنیفہ سے زیادہ تجویز کیا ہی اور جائز کہا اور احمد بن حنبل نے بخلاف رای تنیون فیمہون کے فرمایا ہی کہ امام کو بیعتہ کرنا زہر پڑھنا جائز نہیں ہی ہر چند کہ عذر رکھتا ہو اور ماموم کو بی عذر شرعی کے جائز ہی میں نے کہا شاید چاروں کے چاروں کو ان مروون میں اجابہ مختلف اور جدی جدی پہنچ ہوئے کہ بولا کہ حمید ہی جو اکابر اور

نہایت عجیب و غریب کہ حنیفہ کہنے سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے نماز پھر میں سورہ فاتحہ میں جائز اور ترک کرنا اوسکا دوسری سورہ میں جو اتفاق اور اجماع علما کے بسم اللہ الرحمن الرحیم خدا کی پس سے ساتھ قرآن کے اثر ہی ہے یعنی بسم اللہ ہر سورہ کے ساتھ نازل ہوئی ہی عدول کر کے یعنی اس حکم سے جو بسم اللہ جزو ہر سورہ کی ہی ہے پھر کر التا اوسکو مکروہ جانتا اسلئے وہ بسم اللہ کو جزو سورہ کا نہیں جانتا ہی اور کہنے کو لفظ آمین کے نماز میں جو بالاتفاق اور اجماع کے خارج قرآن کے ہی یعنی لفظ آمین قرآن میں نہیں ہے تجویز کیا ہی بلکہ سنت جانتا ہی اس جگہ میں بھی وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ظاہر ہوئی یعنی اور جو کوئی کہ حکم نہ کری ساتھ اوس چیز کے جو بھیجا اوسکو خدا کی پس و لوگ ہیں یہ کافر یعنی وی لوگ کافر سے ہیں انتہی اور ایسا شافعی نے تسبیحات رکوع اور سجدہ اور رفع الیدین یعنی اُٹھانا دونوں ہاتھوں کا اور قنوت اور استراحت کرنا بعد دو سجدوں کے ابو حنیفہ سے زیادہ تجویز کیا ہی اور جائز کہا اور احمد بن حنبل نے بخلاف رای تنیون فیمہون کے فرمایا ہی کہ امام کو بیعتہ کرنا زہر پڑھنا جائز نہیں ہی ہر چند کہ عذر رکھتا ہو اور ماموم کو بی عذر شرعی کے جائز ہی میں نے کہا شاید چاروں کے چاروں کو ان مروون میں اجابہ مختلف اور جدی جدی پہنچ ہوئے کہ بولا کہ حمید ہی جو اکابر اور

اور تمام اینیادوں کو
 کو مضموم اور مضمومین ہر ایک
 کے ساتھ ایک ہیصفت کے ہتم
 نسبت اور ذلت اور خطا کے
 پر عمل کرنے اور غلامی و
 صحت کے قیود و وضع کو اور
 اور عقل کو پیران عقل میں
 یہ کہ تمام آیات
 قرآنی کو بار بار دیکھ کر
 کہ تاویل کرنے سے اسنادی دفع
 کو محارت ہے اسنادی دفع
 کہ شہید کی بی بی کے ہمتیں
 کہ در ہدایت نہیں کرتے ہیں
 علم اور ہدایت علم اور ہدایت
 نواہن کے طلب علم اور ہدایت
 کہ کہ کہ اور ہدایت

[illegible]

قول کریں حکم خدا اور رسول کو انتہی بر خلاف اس معنی کے دلائل میری رکھتے ہیں
میں نے کہا یہ مسئلہ بھی محتاج تفتیش اور محسوس کیے ہیں میری خبر سے سفید فرماؤ بولا
عمر و حج متع کہ بعجائی کریمہ فاذا اامنتم فمن تنفع بالعمرة الى الحج فاستنفس
مِنَ الصَّدَى یعنی ہر جبکہ امن اور امان میں ہونے خوئے دشمن کے پس جس فائدہ
پایا عمری سے ساتھ حج کے پہر او پر اس کا ای جو میر ہو قربانی سے انتہی
او پر عہدہ اور ذمہ حاجیوں کے واجب اور ثابت اور لازم ہی تھاری بعض
امام کو نے دلیل جسے گمانتے ہیں اور اس طرح حسن آل محمد کو جو حکم آ کر یہ کہ
وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلسَّيِّئَةِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ
الْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ یعنی اور جانو تم ای مومنان یہ کہ جو کچھ
لوت لو کافروں سے ساتھ قہر کے کسی شئی سے پس تحقیق کہ واسطے قرابتوں
رسول کے جوہنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ہیں اور واسطے یتیموں اور مسکینوں اور
مسافروں کے انتہی او پر ذمہ ہمت آنحضرت کے ہوا واجب مذاہب اربعہ
میں کیوں قط اور ممنوع ہی میں نے کہا سبب سے منع کر سکا نہیں جانتا ہوں کہ
کیا ہی تحقیق کر کے کہوں گا اس وقت نزدیک ایک فیتہ کے جو معنی اس کے وہ
پرستو کا تھا میں گیا اور تفسا رقصات گذشتہ کا کیا چند جواب جسے کہ گذشتہ
اس کے قابل گارش کے نہیں ہیں چونکہ تشریح اور بیان کرنا ان کا مورث اور جواب
طال کے تھا لہذا جواب و قلم کو اس کے وادی بیان میں قدم فرما کر کے کہا میں

اس مسئلہ کی طرف سے خارجیت کے ساتھ کہ جس کے خلاف اس معنی کے دلائل میری رکھتے ہیں
میں نے کہا یہ مسئلہ بھی محتاج تفتیش اور محسوس کیے ہیں میری خبر سے سفید فرماؤ بولا
عمر و حج متع کہ بعجائی کریمہ فاذا اامنتم فمن تنفع بالعمرة الى الحج فاستنفس
مِنَ الصَّدَى یعنی ہر جبکہ امن اور امان میں ہونے خوئے دشمن کے پس جس فائدہ
پایا عمری سے ساتھ حج کے پہر او پر اس کا ای جو میر ہو قربانی سے انتہی
او پر عہدہ اور ذمہ حاجیوں کے واجب اور ثابت اور لازم ہی تھاری بعض
امام کو نے دلیل جسے گمانتے ہیں اور اس طرح حسن آل محمد کو جو حکم آ کر یہ کہ
وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلسَّيِّئَةِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ
الْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ یعنی اور جانو تم ای مومنان یہ کہ جو کچھ
لوت لو کافروں سے ساتھ قہر کے کسی شئی سے پس تحقیق کہ واسطے قرابتوں
رسول کے جوہنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ہیں اور واسطے یتیموں اور مسکینوں اور
مسافروں کے انتہی او پر ذمہ ہمت آنحضرت کے ہوا واجب مذاہب اربعہ
میں کیوں قط اور ممنوع ہی میں نے کہا سبب سے منع کر سکا نہیں جانتا ہوں کہ
کیا ہی تحقیق کر کے کہوں گا اس وقت نزدیک ایک فیتہ کے جو معنی اس کے وہ
پرستو کا تھا میں گیا اور تفسا رقصات گذشتہ کا کیا چند جواب جسے کہ گذشتہ
اس کے قابل گارش کے نہیں ہیں چونکہ تشریح اور بیان کرنا ان کا مورث اور جواب
طال کے تھا لہذا جواب و قلم کو اس کے وادی بیان میں قدم فرما کر کے کہا میں

58

دوسری اور تیسری اور چوتھی اور پانچویں اور چھٹی اور ساتویں اور آٹھویں اور نو
 فی کہانہ اور چھتین ہزار غلام اور
 زور اور دروغ توئی میں کہ زبان
 اور شمار کے عاجز اور قائم ہے
 اس سبب کے اصحاب اور عجب
 اور شیعان اور نابھان اور
 مخصوصان اہلیت رسول خدا
 جو کہ سادہ صفت ایمان
 کی جو صفت ہے
 کہ ملامت کرتے ہیں
 ان کو طعن کرتے ہیں
 نامہ اور بہت سے
 محال قعید اور خوف
 دین کے سختی اور رسول
 دلائل پنج اور خیال آخر ہے
 اور عذاب اور سلسلے دفع
 اور پنجہ ہی اور بیاض
 دلائل صحابہ کے
 کہ ملامت کرتے ہیں
 اور پیکر کرنے
 زحال اور

کرنے والا چاہے صاحبِ کلمہ
کلمہ اور پاک کرنے
افعال اور کردار ایک
اور باقی بنائیت کے
سطح عن اہل علم کے اور
افعال نسیبہ اور کفر اور
میں اور بہت سے
میں

[illegible][illegible]

میں ایک چیز کی ساتھ دلیل قطعی کے ثابت ہوا ہی اور فروغ میں واسطے ہمارے
ایک فقہہ کی وہ منسوب ہے۔ ساتھ اہلبیت علیہم السلام کے میں نے کہا اس لئے
کو کون سے دلیل سے اختیار کیا ہے میں نے بولنا بار اسکا کہ مذہب اہلبیت رسول ۷۲
ہی اور جو کوئی کہ مذہب اہلبیت رسولؐ کو اختیار کری کہ مودت اور دوستی
اہلبیتؑ کی جمیع کانیات کی ذمہ پر مقتضاء آیہ شریفہ کے کہ قُلْ لَا اسْتِغْنٰ
عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰی یعنی کہہ ای محمدؐ بہنیں مانگتا ہوں میں تم
اور پر اس پیغمبر کی مراد مودت اور دوستی قرابتوں میں جو فرض میں
ہی نتیجہ البتہ خواہ مخواہ اور یقین ہی کہ وہ شخص ناجی اور رستگاری اور
مغنی مودت اور محبت کے بغیر ای کریمہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِی
يُحِبِّبْكُمْ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ یعنی کہہ ای محمدؐ اگر ہو تم کہ دوست رکھو
خدا کو پس پر دی کرو میری تو دوست رکھی گا خدا تمکو اور بخشے گا واسطے ہمارے
گناہوں کو تمہاری انتہی پر سوا متابعت محبت کے اور بغیر طاعت اور پیروی
جیب خدا محمد مصطفیٰؐ کے متحقق اور صورت پر بہنیں ہی اور دوسری
مذہبوں میں نجات اور رستگاری ساتھ یقین کے حاصل نہیں ہوتی اس لئے کہ
ابو حنیفہ اور اسکے بھائی جو ہر ایک کہتا ہے کہ مذہب میرا حقیقت رکھتا ہے
پس بالضرورہ معلوم ہوا کہ متابعت میں انکی نجات حاصل نہیں ہے مگر ساتھ
ظن اور قیاس اور گمان کے اور جو کہ قائل ہے اور لاف عقل کے مارتا ہی متابعت

کون جہا اور ادھار کی تھی یہی
ایز کو نا دیتی کہ ہر حال میں ہو
کہ میں انکو دفع کرنے کے لئے
اور جو وہم و گمان ہے

فی القُرْبٰی ذُوی القُرْبٰی عبارت اور مراد اقربائی حضرت رسولؐ سے یہ
میں نے کہا کہ اس سے معلوم ہو دی کہ ایام یعنی یتیم اور مساکین اور ابنِ اسیر
سے مراد بنی ہاشم سے ہے اور کیا تخصیص اور خصوصیت اس آیت سے ظاہر
ہوتی ہے بلکہ آیت مذکورہ دلالت کرتی ہے اور پر عموم مسلمین کے کہا اس علت
اور سبب سے کہ فقرات ثلثہ لاحقہ معطوف ہیں اور فقرہ سابقہ کے جو
ذوئی القربئی ہی لا جرم اور اہل بیت حکم سابق میں داخل ہے اور بر تقدیر
تسلیم کہ جبکہ یتیم یعنی عموم لفظ اس آیت مسطورہ کا معنی اوس امر کا ہی
کہ یہ حکم مشرک اور مسلم اور غیر ہما کے جاری ہو اور یہ امر مستلزم خرق
اجماع اہل اسلام کے ہے جبکہ ساتھ اتفاق جمہور انا م طوائف اسلام
سے مساکین اور ایام مشرکین خارج اس حکم سے ہیں مساکین اور ایام
مسلمین بنا بر شرف اسلام کے ساتھ اس کے مخصوص میں پس اگر اشرف
قبائل اسلام یعنی اولاد اور ذریعہ حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام
جو سایر اور تمام مخلوق سے ممتاز ہیں ساتھ اس عطیہ عظمیٰ اور درجۂ
کبریٰ کے اختصاص رکھتے ہوں تو منافات کچھ ساتھ آیت مذکورہ کے نہیں
رکھتا ہے بلکہ اگر انہیں تحقق پائی دی تو ان سبب اور الیق ہونے کے دوسروں
سے میں نے کہا حضرت رسالت پناہ ص اپنے زمانی میں غنائم کو کس طرح
پر قسمت کرتے تھے بولا آنحضرت ص بعد فیصل معرکہ کا رزار اور استحباب

حضرت علیؓ کی اس بات پر جو عداوت اور دشمنی کہ حال صیانت حضرت رسولؐ کی خیریت کے لیے بہت ضروری اور نفع مند ہے اور دشمنی اور عداوت اور دشمنی کے لیے بہت ضروری اور نفع مند ہے

ہنہیں ہی میں نے کہا جبکہ عبارت دُخشری سے چندان واضح ہنہیں ہو کہ تعین
صلوات علیہ وآلہ میں حصے اخیر کو ایام اور مساکین اور انہا بسبیل بنیے مطلب
اور بنی ہاشم پر قسمت کرتے ہتی یا دوسروں پر پس یقیناً ساتھ اس معنی کے
کہان سے حاصل ہو بولار دُخشری کے کلام سے اس مقام میں ہوئے اغماض
آتی ہتی یہ کہ اس مقدمہ کو برخلاف دوسروں کے کیا ساتھ اس
دلیل کے کہ صاحب صحیح بخاری جبیر مطعم سے روایت کرتا ہی کہ میں اور
عثمان بن عفان گئے حضرت رسول خدا کے پاس اور عرض کے کہ یا رسول
بنی عبدالمطلب کو آپنیہ تمس دیا اور ہمارے کو ترک اور موقوف کیا باوجود
اسکے کہ ہم اور بنی عبدالمطلب ہمزہ واحد کی ہیں یعنی ہم دونوں ایک
ہیں حضرت رسول نے فرمایا کہ اِنَّمَا اَبْنُوْا الْمَطْلَبَ وَبَنُوْا الْهَاشِمِیْنَ
واحد یعنی یہی ہی اور سو اسکے ہنہیں ہی کہ بنی عبدالمطلب اور بنی ہاشم
ایک شے واحد ہی یعنی یہ دونوں ہر تہ اور نہرت واحد اور ایک
کے ہیں تم کو ان سے کچھ نسبت ہنہیں ہی اور یہی حدیث دلالت کرنوالی
اوپر ان کے فضیلت کے ہی اس واسطے کہ کلمہ انہما کا فائدہ دنیوالا نص
اور حصر کا ہی پس ساتھ نص اس حدیث کے بنی عبدالمطلب اور بنی ہاشم
ساتھ شرافت اور کرامت کے سیر قریش اور صحابوں سے متما
ہوئے اور مددگار اور مؤید اس امر کا ہی جو کچھ کہ کتاب سبیلہ المتعبین

[illegible]

مین آید تفسیر مین آید
مین آید تفسیر مین آید

مؤمنین کے مخصوص ساتھ اہلبیت کے قبیح اور بد معلوم ہوتا ہے لیکن بموجب حدیث ظَنُّ الْمُؤْمِنِينَ جَوَّالَ الْبُكَوْمِ نہیں ہے چنانچہ اور سنو اور یہ کہ اسکو انم اور گناہ کا کہیں اور جانیش یاد اس نے کچھ مصلحت دین کے دیکھی اور جانی ہو ہر چند ستر اس معنی کا ہم پر منکشف نہیں ہے یعنی ہر چند بہید اس بات کا ہم نہیں کہلا ولیکن فعل اسکا ہماری واسطے سند ہے عیندی نے ساتھ الہام الہی کے اس عبارت سے اس قوم پر قوم کی کمال سفاہت اور بلاہت اور حماقت اور نادانی پر استدلال کر کے دل میں آئندہ کیا کہ اگر اس قوم یعنی گروہ کو عقل اور شعور ہوتا تو فعل حضرت رسول سے جو عدل محض ہے دل کر کے یعنی پھر کر ساتھ فعل ایک شخص کے جو بتنا جہل اور نادانی سے مخالفت ساتھ فعل حضرت کے کری اور اولاد امجاد آنحضرت سے جو مطابق کریمہ و يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوَصَّلَ رَاهِ عِلَافٍ اور زراح کا چلا اور بجائے گل محبت کے ساتھ ان کی خارج محنت کے پہنچائے اور چٹائی اور مودت کی جائے پر عداوت میں کوشش کری اور اٹھیل الفت یعنی تاج محبت کی جگہ کلمہ کلفت یعنی کلمہ کی پہنائی اور متمسک ساتھ عروۃ الوثقی کے نہیں ہونے اور باوجود کے یہ آیت مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ اس آیت کا پہلے ترجمہ ہو چکا ہے انتہی

[illegible]

آج رات کو تھپن کی نغمہ چاچی نے آج رات کو کوئی ایک نمبر لکھا ہے۔
 میں اسے اور فضا میں لے کر آج رات کو کوئی ایک نمبر لکھا ہے۔
 آج رات کو کوئی ایک نمبر لکھا ہے۔

اپنی مطلب کو پنچکرو فایز ہو وی میں نے کہا مذہب طہیبت عین سہ جنس اور اوکی
تقسیم میں سطر حسہ تنفیج اور تقسیم ہوئی ہے یعنی جنس کے دینے کی کیفیت کس طرح سے
ہی اوسنے کہا ایک مذہب جو اہلبیت اور امامت سے منسوب ہے یعنی
وہ مذہب طہیبت اور امامت کا کہلاتا ہی اس مذہب میں جنس خاص حق
ہی ہے یا شتم کا یعنی خاص واسطے بنی ہاشم کے ہی عیض میں زکوٰۃ اور صدقہ
کے مطابق حدیث صحیح کے اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا خَرَّمْ عَلَيْنَا الصَّدَقَةَ اَنْزَلَ الْخُمْسَ
فَالصَّدَقَةُ عَلَيْنَا حَرَامٌ وَالْخُمْسُ لَنَا حَلَالٌ یعنی تحقیق جبکہ خدا نے حرام
کیا ہم پر صدقہ کو اور بھی جنس کو پس صدقہ ہماری اور پر حرام ہی اور جنس
واسطے ہماری حلال ہی آیت اس آہ سے کہ حضرت عت جل شانہ نے
واسطے عت اور حرمت خباہ ختمی آیت کی عت طاہرہ اور ذریعہ
پاکیزہ آنحضرت کو تمام بدیوں اور بُرائیوں اور آلائشوں اور
آدناس اور ار جاس اور انجاس اور اساخ یعنی وسخ جو چرک
اور میل ہی لوگوں کے ہاتھوں کا اوس سے پاک اور پاکیزہ کیا ہی اوس
حضرت کی اولاد اور عت اور ذریعہ کو ان سب بُرائیوں اور بدیوں
سے جو مذکور ہوئیں اور نکالنا جنس کا سات چیزوں سے واجب اور
ضروری اول غنیمت دار الحرب سے یعنی کافروں کے لڑائی لوٹ سے
یا منقولات سے ہوں یا غیر منقولات سے یعنی خواہ قابل و تہانی کے

[illegible]

کے جو میں نے بیان کیے ہیں ان کے سبب ضرورت ہے کہ آپ بھی اس سے متاثر ہو کر اپنی زندگی بگاڑیں۔

او کے ایک دنیا شرعی طلا سے ہو اور غنہ اگر کی راہ سے یعنی بہاری
 ہونے سے ساتھ غواصی سے نکلی ہو جو حکم جو امر کار کہتا ہی اور اگر غنہ
 خفیف یعنی ہلکے کو جو ردی دریا سے لیون تو وہ حکم معادن کا کہتا
 یا کچھین ارباح تجارت و صنعت یعنی پانچوان فائدہ اور نفع بیا
 کرنے اور کوئی کام کر سکا بعد نکالنے خرچ ایک برس کی وجہ معاشر
 او سکا مالک ہو گا چھپتے ایک زمین جو ایک مرد ذمی سے ایک شخص
 مسلمان نے مول لی ہو دی واجب ہی کہ اصل زمین یا حاصل او کے سے
 خمس نکالین اور اسی لینے ہر سالہ حاصل کا خمس دینا چاہئے او کو
 سا تو ان مال حلال جو مال حرام میں مخرج اور مخلوط ہو گیا ہو یعنی مال
 حلال حرام میں مل گیا ہو اور مقدار او سکا غیر معلوم اور متعذر الا قیاز
 ہو او اس مال سے ہی خمس نکالنا واجب ہی ان امور ات میں سے
 کسی میں جو لینے برس اور نصاب قدر اور حریت یعنی آزادی اور
 بلوغ یعنی رشد اور اسلام شرط نہیں ہی مگر ارباح یعنی نفع تجارت
 کا کہ جائزی تاخیر خمس او کے کی آخر سال تک و لیکن تقدیم افضل ہی
 اور ساتھ اجماع امامیہ کے قسمت کرنا خمس کا ساتھ اس طریق کے
 واجب ہی کہ خمس کے مال کو چھ حصے چاہئے کرنا دن سب میں سے
 میں حصے کہ ایک حصہ سہم اللہ اور ایک سہم الرسول اور ایک سہم

میں اور بہو باشت
کے لیے یہ شہنشاہ
تھا۔ پنجہ بیوت
مصر صاحب کی اور
سکھ صاحب کی کیف
پر چار مین بہو کی کیف
کو اس کے کیا حاصل
ہوا ہو گا کہ دل بہرا
ہوا اتفاق

وَقَدْ كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا
وَقَدْ كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا
وَقَدْ كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا
وَقَدْ كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا
وَقَدْ كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا
وَقَدْ كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا
وَقَدْ كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا
وَقَدْ كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا
وَقَدْ كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا
وَقَدْ كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

اب تہلاؤ کہ معترض یعنی اعتراض کر نیوالے اور ایراد پکڑ نیوالے کو ہوتا
کس جواب کے دفع ہو سکتا ہی کریں اور اس دفعہ کو لکھ کر حوالہ دیجئے
باب موی کو کیا اور وہ نہایت عصبیت اور غلو حمیت جاہلیت
رکھتا تھا ساتھ ایک افاضل کا برادرس شہر کے جو جملہ اجدہ مدرسین ملی
سے تھا اظہار کیا اور کہا کہ میرا بیٹا اغوا کرنے بعضے رافضیوں کے طرف
اہل سنت جماعت سے منحرف ہوا اور پھر گیا ہی سبب کتنے شبہوں کے
جو اسکو تلقین کیئے اور سکھلائے ہیں کہ میں عہدہ جوابانے کے سے
باہر نہیں آسکتا ہوں یعنی اسکا جواب دینے سے عاجز ہوں اہل
اور استدعا یہی کہ اِتِّعَاءَ لِرِضَاۃِ اللہ یعنی چاہنا واسطے رضاء
خدا کے اسکو بیچ ایک مجلس کے بلا کر اس کے شبہوں کو ساتھ جو ہا
شخی کے دفع اور دور کرو اور اسکو زجر اور ملامت اور توبیخ
اور سرزنش بلیغ اور بہت کرو کہ اگر ساتھ حسن سعی یعنی اچھی کوشش
متہاری سے کیش اور مذہب باطل سے پھر کر اپنے اصلی مذہب
میں رجوع کری یعنی آوی اور نیٹے سرے مسلمان ہو وی تو میں نے
نذر کی ہے کہ بعد عشرہ مبشرہ کے دس روپیئے خدمت میں حاضر
کرو گا اس کیلئے احمق خون گرفتہ نے کچھ پن اور خام طبعی سے مستفہد
ہو کر فیہ سہات کو اپنے ذمہ پر لیا حضرت ابوی نے میری مایوسی

اب تہلاؤ کہ معترض یعنی اعتراض کر نیوالے اور ایراد پکڑ نیوالے کو ہوتا
کس جواب کے دفع ہو سکتا ہی کریں اور اس دفعہ کو لکھ کر حوالہ دیجئے
باب موی کو کیا اور وہ نہایت عصبیت اور غلو حمیت جاہلیت
رکھتا تھا ساتھ ایک افاضل کا برادرس شہر کے جو جملہ اجدہ مدرسین ملی
سے تھا اظہار کیا اور کہا کہ میرا بیٹا اغوا کرنے بعضے رافضیوں کے طرف
اہل سنت جماعت سے منحرف ہوا اور پھر گیا ہی سبب کتنے شبہوں کے
جو اسکو تلقین کیئے اور سکھلائے ہیں کہ میں عہدہ جوابانے کے سے
باہر نہیں آسکتا ہوں یعنی اسکا جواب دینے سے عاجز ہوں اہل
اور استدعا یہی کہ اِتِّعَاءَ لِرِضَاۃِ اللہ یعنی چاہنا واسطے رضاء
خدا کے اسکو بیچ ایک مجلس کے بلا کر اس کے شبہوں کو ساتھ جو ہا
شخی کے دفع اور دور کرو اور اسکو زجر اور ملامت اور توبیخ
اور سرزنش بلیغ اور بہت کرو کہ اگر ساتھ حسن سعی یعنی اچھی کوشش
متہاری سے کیش اور مذہب باطل سے پھر کر اپنے اصلی مذہب
میں رجوع کری یعنی آوی اور نیٹے سرے مسلمان ہو وی تو میں نے
نذر کی ہے کہ بعد عشرہ مبشرہ کے دس روپیئے خدمت میں حاضر
کرو گا اس کیلئے احمق خون گرفتہ نے کچھ پن اور خام طبعی سے مستفہد
ہو کر فیہ سہات کو اپنے ذمہ پر لیا حضرت ابوی نے میری مایوسی

اب تہلاؤ کہ معترض یعنی اعتراض کر نیوالے اور ایراد پکڑ نیوالے کو ہوتا
کس جواب کے دفع ہو سکتا ہی کریں اور اس دفعہ کو لکھ کر حوالہ دیجئے
باب موی کو کیا اور وہ نہایت عصبیت اور غلو حمیت جاہلیت
رکھتا تھا ساتھ ایک افاضل کا برادرس شہر کے جو جملہ اجدہ مدرسین ملی
سے تھا اظہار کیا اور کہا کہ میرا بیٹا اغوا کرنے بعضے رافضیوں کے طرف
اہل سنت جماعت سے منحرف ہوا اور پھر گیا ہی سبب کتنے شبہوں کے
جو اسکو تلقین کیئے اور سکھلائے ہیں کہ میں عہدہ جوابانے کے سے
باہر نہیں آسکتا ہوں یعنی اسکا جواب دینے سے عاجز ہوں اہل
اور استدعا یہی کہ اِتِّعَاءَ لِرِضَاۃِ اللہ یعنی چاہنا واسطے رضاء
خدا کے اسکو بیچ ایک مجلس کے بلا کر اس کے شبہوں کو ساتھ جو ہا
شخی کے دفع اور دور کرو اور اسکو زجر اور ملامت اور توبیخ
اور سرزنش بلیغ اور بہت کرو کہ اگر ساتھ حسن سعی یعنی اچھی کوشش
متہاری سے کیش اور مذہب باطل سے پھر کر اپنے اصلی مذہب
میں رجوع کری یعنی آوی اور نیٹے سرے مسلمان ہو وی تو میں نے
نذر کی ہے کہ بعد عشرہ مبشرہ کے دس روپیئے خدمت میں حاضر
کرو گا اس کیلئے احمق خون گرفتہ نے کچھ پن اور خام طبعی سے مستفہد
ہو کر فیہ سہات کو اپنے ذمہ پر لیا حضرت ابوی نے میری مایوسی

اور اوس کے مرید اوس کی تصدیق کرتے تھے اور سان لاف اور زبان گزرا
 کو ساتھ پہنچا ہوا وہ بکنے کے دراز کھٹے کہ اگر اوس کی شرح کروں تو مطلب سے
 دور جا پڑتا ہوں خلاصہ جبکہ اوس نے دیکھا کہ کوئی عنان مرکب کچھ روشن
 اوس کے کی بہن پر نہا ہی کر اکیلے قاضی کے پاس جانا اور راضی ہو کر آنا
 اس فیضیاحت کو میدان وقاحت میں دوڑاتا ہی اور ادعا کرتا ہی
 اور کہتا ہی کہ اگر کسی کو اس مجلس میں شبہ ہو پیچ خاطر کے پے خلف
 کہے تا اوس کے دل سے زایل کریں کہ وہ مطمئن ہو عرض اصیلی اور مرض کلی
 اس گفتگو سے یہہ تھی کہ شاید مذہب ماربعہ کے باب میں ایک سخن
 اس فقیر کے شہنی اور بندی نے جب دیکھا کہ ظاہر اس مجلس کا محض
 واسطے جدل اور مناظرہ کے منعقد ہوا ہی خوف سے التہاب اور
 اشتغال زمانہ فتنہ کے تیغ زبان کلم کو زیان جا کر نا کام کام بنام میں
 پہنچ کر اور زمام اختیار کو نہا تہ میں قائد اصطبار کے دیکر تو سن نفس خود
 آتش کو ساتھ لجام صبر اور لجام آرام کے رام اور آرام کیا اور عزیز
 حصین تفتہ کے کوئی مامن اور پناہ میں نے مذہب کے علاج ہو کر
 خاموشی اختیار کی و لیکن میں ایک رشتہ رکھتا تھا تفضیلی مشرب کا
 اوس نے بیاب ہو کر استکشاف اس مطلب کا کیا کہ حضرت موصی
 نے ساتھ امر ملک علام کے حضرت خضر سے ملاقات کی اور ارادہ

گو اہی کا گناہ کا رہی دل اس کا انتہی لو جہاں شہ کتمان حق کا نکر دیکے یغے
واسطے رضا خدا کے حق کو مت چھپانا بعد تا کید پیمان اور تو کید ایمان
یغے بعد قول اور اقرار اور قسم اور سو گند مضبوط کے اشارہ کیا ہے
پڑنے رقعہ کے اور میں نے کہا اقرأ کینا بک کفی انفسک الیوم حبیبیا
یغے پڑہہ اپنی کتاب کو تو بس اور کافی ہو اسطے تیری نفس کے یغے
ذات کے آج از روی حساب کے انتہی جس وقت کہ صحیفہ کو کہو لا اپنے
پیر کے نامہ اعمال کو دیکھا زہر خندہ کیا اسلئے کہ پانی سر سے گذر
چکا تھا تفتیہ کرنا عبت ہو انبار اسکے ہاتھ منہ پر سے اٹھا کر میں نے
کہا ای میری ملا فیغے جائے پناہ میری تم نے عاقبت اندیشی کو ہاتھ
سے مڈینا روئے کو نظر میں رکھتا جو کہ اس منسی کے پچھپی ہی بولا
کہ میں جو سببت بعلماء سابق کے پے بصاعت ہوں میں جواب اس
حدیث کے اوپر کہیں میں میں نے کہا مگر کب جواب کا کوئی اوس وقت
ہوتا ہیجہ قابل ساتھ اس حدیث کے ہو آیا تم صحت پر اس حدیث
کے قابل ہو بولا بان قابل ہیں ولیکن جواب بہت رکھتے ہیں میں نے
کہا جواب اس حدیث کا پہلے مطالعہ کرنے سہی افادہ فرمایا تھا تم
نکرار کی بہنیں حاضران مجلس سب ہا میں بولا عاشکا کہ میں مادہ عمر
میں عقیدہ فاسد رکھتا ہوں اسلئے لازم ہی کہ کلام حضرت سیدنا

۱۰۸
 ہر شخص کو اپنے لیے ہر روز ایک بار دعا پڑھنی چاہیے کہ
 اے اللہ! میں نے اپنے لیے ہر روز ایک بار دعا پڑھنی چاہیے کہ
 اے اللہ! میں نے اپنے لیے ہر روز ایک بار دعا پڑھنی چاہیے کہ
 اے اللہ! میں نے اپنے لیے ہر روز ایک بار دعا پڑھنی چاہیے کہ

مرض موت میں بھی ہنزلہ وحی تھا فیض کلام حضرت پیغمبر کا ہمارے میں
 کی بھی مثل وحی کے ہو گا میں نے کہا کہ ان سے معلوم کہ وحی نہ تھا سہتہ
 تمہاری اعتقاد کے حضرت رسولؐ اوس حالت مرض میں واجب
 الاطاعت اور مرجع صہیر منوی وَمَا يَطْلِقُ مِنْ بَنِي بَادٍ وَهُوَ
 کہ حق تعالیٰ نے اپنی حکم کتاب میں بنی فرمائی ہی اس سے کہ کلام
 حضرت کو سہتہ کلام غیر اوس کے کہ برابر مت جانو اور پڑھتے غیر اوس کے
 کے تصور مت کرو اور مخالفت امر سے اوس سرور کے تحذیر اور
 تحویف اور تہدید سہتہ عذاب الیم کے کی جیسا کہ فرمایا ہے
 لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ
 الَّذِينَ يَسْتَلُونَ مِنْكُمْ لَوَ اِذَا اَطْلَعْنَا الَّذِي يَحْتَاجُ الْفُؤْنَ عَرَامِهِ
 اِنْ تَصْبَهُمْ فِتْنَةً اَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ فیض مت پکارو
 پیغمبر کو فیض مت بلا و پیغمبر کو درمیان میں تمہاری اپنے مثال پکارو
 اور بلائے بغیر تمہاری کیا ہی بعضوں کو فیض قیاس مت کرو پیغمبر کے بلائے
 کو آپس میں ایک دوسری کے بلائے پر تحقیق کہ جانتا ہی اللہ ان لوگوں کو
 جو کہ کراہت سے چھپ کر نکلتے ہیں تم میں سے نظر بجا کر پس چاہئے
 ورنہ وہ لوگ جو مخالفت کرتے ہیں امر اور حکم سے اوس کے ہیہ کہ پیغمبر
 انکو فتنہ یا پیغمبر کو عذاب دردناک انتہی میں نے اوس وقت اہل

کہتا اور بیان کیا ہے کہ
 اس سنا ہون حضرت رسولؐ
 حدیث غلطی نہ تھی کہ بہ
 قبول کرتے اور اگر وہ اوس
 ہی جانتا کہ وہ حدیث غلطی
 تو البتہ وہ ہی روایت غلطی
 ہوتا ہے ان میں سے
 شیعہ و سنی میں سے
 حدیث کی ایک شخص
 میں سے ایک شخص
 پیغمبر خدا سے اور بعد
 کی ہو ایک شخص ہو اور
 اوس کے اور وہ شخص
 کہ میں نے اور وہ شخص
 کہ میں نے اور وہ شخص
 کہ میں نے اور وہ شخص

ہر شخص کو اپنے لیے ہر روز ایک بار دعا پڑھنی چاہیے کہ
 اے اللہ! میں نے اپنے لیے ہر روز ایک بار دعا پڑھنی چاہیے کہ
 اے اللہ! میں نے اپنے لیے ہر روز ایک بار دعا پڑھنی چاہیے کہ
 اے اللہ! میں نے اپنے لیے ہر روز ایک بار دعا پڑھنی چاہیے کہ

اہل مجلس کو مخاطب کر کے کہا ای بارون سہنہ آئے کریمہ کے واقفوا
لشہادۃ اللہ یعنی اور دیو شہادت واسطے اللہ کے اب شہادۃ دنیا
تم پر واجب ہے کہ واسطے کلمہ حق کے کہنے سے خاموش ہوئے اور چپ
ہو اور مضمون کلام بحج نظام وحی الہام حضرت سیدنا م علیہ الصلوۃ
والسلام میں اور جواب ناصواب عمر خطاب میں تاتل اور فکر اور تدبر
غور کئے تمام حضار مجلس سے ایک نے پیش دیتے کر کے استفسار اور استجواب
اس مقدمہ کا کیا میں نے کہا میری بحث اس میں ہے کہ جب سہنہ
اعتراف جامع احادیث صحیح بخاری اور مسلم اور غیر ہما کے حضرت سید
الثقلینؑ نے نہایت شفقت اور کمال افت سے نسبت سہنہ امت
کے وقت رحلت کے دار محنت سے فرمایا اِنْتُوْنِیْ بِقِرْطَاسٍ وَ
ذَوَاتٍ اَکْتُبُ لَکُمْ کِتَابًا لَّا یُضِلُّوْا بَعْدِیْ اَبَدًا یعنی لاؤ میری
لئے کاغذ اور دوات تاکہ میں تمہارے واسطے تمہاری ایک کتاب کہ
ہر گز گمراہ نہ ہو تم بعد میری کہیں نہتی عمر خطاب کو یہ خطاب
اچھا ملے گا کیونکہ ملائم طبع ادیک کے نہ تھا اس سبب سے اس حضرت کو
سہنہ ہدیان اور ہجر کے منسوب کیا یعنی سہنہ دہا ہی کہنے اور بہبود
کے نسبت دی اور وصیت لکھنے اور کاغذ اور قلم اور دوات لایے
اور آلات کتابت لکھنے کے مانع ہوا اور نلایے دیا اس واسطے کہ میں

تفتیہ

پہنچا

وہ

۱۲۱

八



و

...



میری حقیقت میں سچ کہو کہ عمر کیوں منع کرنا والا اوس وصیت کا ہو اوجھ
نفس الامر اور حقیقت میں ہوا و سکو فادہ فرمائیے اور بیان کیجئے تاشعنی
خاطر کی حاصل ہو وی جواب دیا کہ چون حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بموجب آیہ
کرمیہ کے قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یعنی بول ای مجھے یہی ہے اور اسکی سوا
کچھ نہیں ہے کہ میں بشر اور آدمی ہوں مثل تمہاری انتہی وہ حضرت ہی
جملہ بشر سے ہے اور لازماً نفس بشر کا یہہ ہے کہ حالت احتضار اور مرض موت
میں تغیر مزاج میں اور تبدیل ارکان بدن اور جوارح اور حواس اور
قوی میں راہ پائی ہے یعنی ساری بدن میں خرابی اور خلل ہوتا ہے اور
ایک حال سے دوسری حال میں ہوتا ہے اسلئے خلیفہ ثانی دُرّ اک
مبادا اثنائے کتابت میں وصیت نامہ حضرت رسالت پناہ کو بھی
وہی حالت عارض ہوا اور کتنی چیزیں لکھیں کہ وہ مصلحت سے دور
ہوں اور بموجب فتنہ اور فساد امت کا ہو لہذا کہا بالفعل یعنی
اس وقت کتاب خدا یعنی قرآن کہ بمصدق کریمہ وَلَا دَطِیْبٌ وَلَا
فَافِیْسٌ لَا فِیْ کِتَابِ مُبِیْنٍ یعنی اور نہیں ہے اور نہیں ہے خشک
مگر کتاب میں میں یعنی قرآن شریف میں وہ سب بیان اور ذکر کیا
ہے اپنے تمام وہ چیزیں جو امت محتاج ہے اوسکی پہچان کے موجود ہے
اور واسطے ہماری پس ہی اور کافی ہے پس وصیت نامہ کے کہنے کو چاہیے

حضرت ریا کی غلوٹ میں ان
دو فٹ غلوٹ یا اس جادوی اور کلمہ
اور خوف پر میں کریم نے اپنی
یکایک جاں نثابت حضرت پیغمبر
منازل میں اپنے غلوٹ بعض
بے پرواہی سے غلوٹ کرنے
دین کو اور لڑوں کو اپنے نو
کار بہت ہی دور میں حضرت پیغمبر
الطہر

اور میں اس قدر توان کو پہنچا رہی تھی
 کہ میں اس قدر توان کو پہنچا رہی تھی

قوال اور افعال اور اعمال میں بلکہ نبوت میں حضرت رسول کی شک رکھنا تھا اور صاحب صحیح مسلم وغیرہ نے تصریح ساتھ اس معنی کے کی ہے کہ اوسکو نبوت میں حضرت رسول کی ہمیشہ شک رہتا تھا جس طرح کہ نقل کی ہے کہ قَالَ عُمَرُ مَا شَكَكْتُ فِي نَبْوَةِ مُحَمَّدٍ مِنْذُ أَشَلَّتْ كَشِيكِي يَوْمَ خُذَيْمٍ یعنی کہا عمر نے شک نہیں کیا میں نبوت محمدؐ میں جب دن سے کہ اسلام لایا میں جیسا کہ شک کیا میں نے روز حُذَیْمَیہ کے انتہی اور ظن بدبنت ساتھ حضرت رسولؐ کے مستلزم ظن فاسد کے ہی ساتھ نہ خدا کے اور وہ نفاق محض اور شرک محبت اور موجب غضب اور سخط اور لعن اور دعوہ بئیران یعنی دوزخ اور سوء خاتمہ اور وخامت عاقبت امر ہی بعد افاق قولہ تَعَالَى وَيُعَذِّبُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَالظَّالِمِينَ يَا لِلّٰهِ ظَنُّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا یعنی اور عذاب کریں نفاق والوں مردوں اور نفاق والی عورتوں کو اور شرک کرنے والے اور شرک کرنے والیوں کو گمان کرنے والی ساتھ اللہ کے گمان بُرا اور پران گمان کرنے والوں کے ہی گمراہی کی اور غصے ہوا اور اذیت اور دور کیا اپنے رحمت سے انکو اور تیار کیا ہیولے اور دوزخ اور بُری جگہ پر جانیکو انکے اور وہ دوزخ ہی تھے

۱۱۳
 قوال اور افعال اور اعمال میں بلکہ نبوت میں حضرت رسول کی شک رکھتا تھا
 اور صاحب صحیح مسلم وغیرہ نے تصریح ساتھ اس معنی کے کی ہے کہ اس کو نبوت
 میں حضرت رسول کی ہمیشہ شک رہتا تھا جس طرح کہ نقل کی ہے کہ
 قَالَ عُمَرُ مَا شَكَكْتُ فِي نَبِيِّ مُحَمَّدٍ مِّنْذُ أَشَلَّتْ كَشْكِي يَوْمَ حُدَيْبِيَا
 یعنی کہا عمر نے شک نہیں کیا میں نبوت محمد میں جس دن کہ اسلام
 لایا میں جیسا کہ شک کیا میں نے روز حُدیبیہ کے انتہی اور ظن بد نسبت
 ساتھ حضرت رسول کے مستلزم ظن فاسد کے ہی ساتھ نہ ہذا کے اور
 وہ نفاق محض اور شرک بحت اور موجب غضب اور سخط اور لعن اور دعو
 بنیران یعنی دوزخ اور سوء خاتمہ اور وخامت عاقبت امر ہی بعد ازاں
 قَوْلُهُ مَعَالِ وَيُعَذِّبُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ
 وَالظَّالِمِينَ يَا اللَّهُ ظَنُّ السُّوءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السُّوءِ وَغَضَبُ اللَّهِ
 عَلَيْهِمْ وَلَعْنُهُمْ وَاعْدَاءُ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا یعنی اور
 عذاب کریں نفاق والوں مردوں اور نفاق والی عورتوں کو اور شرک
 کرنیوالے اور شرک کرنیوالیوں کو گمان کرنیوالی ساتھ اللہ کے گمان
 برا اور پران گمان کرنیوالوں کے ہی گمراہی کی اور غصے ہوا اللہ
 اور پرانے اور دور کیا اپنے رحمت سے انکو اور تیار کیا ہی
 انکے دوزخ اور بُری جگہ پر جانیکے انکے اور وہ دوزخ ہی ہے

[illegible]

اور حاصل تقریر تہا یہ کہ ایسا ظاہر ہو کہ منہگام طلب قرطاس ہوتا ہے
اساس بیغہ کا غنمگوا اپنے وقت جو ہدایت کی جڑ ہتی ذات پے بدیل
حضرت رسول تب جلیل اور عنصر پے عدیل اوس دلیل جنہر سبیل اور
بناو دی ملت خلیل صاحب صبر جمیل کے صلی اللہ علیہ وآلہ استیلا اور غلبہ
اور زیادتی شدت مرض اور سختی بیماری سے مترا اور پاک ہتی بیغہ
ذات مطہر مقدس حضرت رسول کے شدت مرض سے اور سختی بیماری
سے مترا اور پاک ہتی بیغہ بیماری نے آنحضرت پر زور نہیں کیا تھا پھر اس
حالت میں اوس حضرت کے قول کو قبول کرنا اور موافقت امر اوس
سرور مبین وقوع فتنہ خفہ سے نڈرنا اور تصدیق آیہ تحذیر کا نکرنا تجذیر
بیغہ ڈرنا اور حضرت خیر البشر کو ماندا اور دوسری لوگوں کے تصور کرنا
اور جاننا اور اپنے تئیں مامور امر آنحضرت بنانا اور اوسکی امت کو
اپنے حکم کے محکوم کرنا اور خلائی کو فتنہ بین ڈالنا اور کلام اوس حضرت
کو میزان عقل اور ترازوئے دانائی میں نٹولنا اور تبلیغ احکام الہی سے
آزادہ اور رجحانہ تبلیغ بیغہ پہنچانا خدا کے احکام کا اور اپنے فہم
ناقص پر چل نکرنا بلکہ وحی کو ساہتہ سحر اور جادو اور بدیان کے نسبت
دنیا اور اعتماد اور بہرہ و ساقول اور فعل آنحضرت پر نکرنا اور ساتھ
اوامر اور نواہی اوس حضرت کے اعتبار نہ کرنا اور اپنے فطن

[illegible][illegible]

ظن مستحق کو یغیے گمان بد کو مستحسن جاننا اور آیہ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اَنَّهُ
کُوْیْغِیَ بِتَحْقِیْقِہِ کہ بعضے گمان گناہ میں انتہی نہ سنا ہو ا جاننا اور سود اور
زیان اور نفع اور نقصان میں فرق نہ کرنا اور سچی ہو ائے نفس ناقص اپنے
یکے جانا اور چلنا یہ سب دلیل اور علامت ہیں اور پرہیز ایمان کو
اور اوسکے اعوان اور انصار کے نعوذ بابتہ میں ذلک فاعْتَبِرُوا یا اُولِی
الْاَبْصَارِ قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ یَعْصِ اللہَ وَرَسُولَهُ وَتَعَدَّ حُدُودَ
یَدِّ خَلْقِہٖ نَادًا اِذَا فِیْہَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ یغیے پناہ لیجا تا ہوں
میں ساتھ خدا کے اوس سے پر عبرت اور پند لیوای صا جان بصیرت
اور بینائی کہا خدا نے بزرگ نے جو کوئی کہ نافرمانی کری یا کر گناہ خدا کی
اور اوسکے رسول کی اور زیادتی کر لگا اور سجا و زکر لگا اور چھوڑ دیگا اوجھا
حدود اور حد دن کو داخل ہو گا وہ یغیے جا دیگا وہ آگ میں یغیے جہنم میں
ہمیشہ سچ اوسکا اور واسطے اوسکے ہی عذاب خوار کرنوا لا انتہی دوسری
یہ کہ اس مقام میں سذلال متہار اس ہتہ آیت شریفہ قُلْ اِنَّمَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ
کہ یہ یغیے بولای محمد کہ سوا اسکے بہنیں ہی کے میں بشر مثل متہاری ہوں
توجیہ نامو جہی بنا براسکے کہ عمر بعد واقعہ بایہ ہوئے حضرت رسالت پناہ
کے تیرہویں برس تلک کہ عقد محسن ہی جیتا تھا کسواسطے اوس نے آپ
اسطر حکم توجہ میں اور تاویلین نکلیں جو تو کرتا ہی کیا ہر جتہ اوس نے اظہار

۱۱۵
ظن مستحق کو یغیے گمان بد کو مستحسن جاننا اور آیہ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اَنَّهُ
کُوْیْغِیَ بِتَحْقِیْقِہِ کہ بعضے گمان گناہ میں انتہی نہ سنا ہو ا جاننا اور سود اور
زیان اور نفع اور نقصان میں فرق نہ کرنا اور سچی ہو ائے نفس ناقص اپنے
یکے جانا اور چلنا یہ سب دلیل اور علامت ہیں اور پرہیز ایمان کو
اور اوسکے اعوان اور انصار کے نعوذ بابتہ میں ذلک فاعْتَبِرُوا یا اُولِی
الْاَبْصَارِ قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ یَعْصِ اللہَ وَرَسُولَهُ وَتَعَدَّ حُدُودَ
یَدِّ خَلْقِہٖ نَادًا اِذَا فِیْہَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ یغیے پناہ لیجا تا ہوں
میں ساتھ خدا کے اوس سے پر عبرت اور پند لیوای صا جان بصیرت
اور بینائی کہا خدا نے بزرگ نے جو کوئی کہ نافرمانی کری یا کر گناہ خدا کی
اور اوسکے رسول کی اور زیادتی کر لگا اور سجا و زکر لگا اور چھوڑ دیگا اوجھا
حدود اور حد دن کو داخل ہو گا وہ یغیے جا دیگا وہ آگ میں یغیے جہنم میں
ہمیشہ سچ اوسکا اور واسطے اوسکے ہی عذاب خوار کرنوا لا انتہی دوسری
یہ کہ اس مقام میں سذلال متہار اس ہتہ آیت شریفہ قُلْ اِنَّمَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ
کہ یہ یغیے بولای محمد کہ سوا اسکے بہنیں ہی کے میں بشر مثل متہاری ہوں
توجیہ نامو جہی بنا براسکے کہ عمر بعد واقعہ بایہ ہوئے حضرت رسالت پناہ
کے تیرہویں برس تلک کہ عقد محسن ہی جیتا تھا کسواسطے اوس نے آپ
اسطر حکم توجہ میں اور تاویلین نکلیں جو تو کرتا ہی کیا ہر جتہ اوس نے اظہار
ظن مستحق کو یغیے گمان بد کو مستحسن جاننا اور آیہ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اَنَّهُ
کُوْیْغِیَ بِتَحْقِیْقِہِ کہ بعضے گمان گناہ میں انتہی نہ سنا ہو ا جاننا اور سود اور
زیان اور نفع اور نقصان میں فرق نہ کرنا اور سچی ہو ائے نفس ناقص اپنے
یکے جانا اور چلنا یہ سب دلیل اور علامت ہیں اور پرہیز ایمان کو
اور اوسکے اعوان اور انصار کے نعوذ بابتہ میں ذلک فاعْتَبِرُوا یا اُولِی
الْاَبْصَارِ قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ یَعْصِ اللہَ وَرَسُولَهُ وَتَعَدَّ حُدُودَ
یَدِّ خَلْقِہٖ نَادًا اِذَا فِیْہَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ یغیے پناہ لیجا تا ہوں
میں ساتھ خدا کے اوس سے پر عبرت اور پند لیوای صا جان بصیرت
اور بینائی کہا خدا نے بزرگ نے جو کوئی کہ نافرمانی کری یا کر گناہ خدا کی
اور اوسکے رسول کی اور زیادتی کر لگا اور سجا و زکر لگا اور چھوڑ دیگا اوجھا
حدود اور حد دن کو داخل ہو گا وہ یغیے جا دیگا وہ آگ میں یغیے جہنم میں
ہمیشہ سچ اوسکا اور واسطے اوسکے ہی عذاب خوار کرنوا لا انتہی دوسری
یہ کہ اس مقام میں سذلال متہار اس ہتہ آیت شریفہ قُلْ اِنَّمَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ
کہ یہ یغیے بولای محمد کہ سوا اسکے بہنیں ہی کے میں بشر مثل متہاری ہوں
توجیہ نامو جہی بنا براسکے کہ عمر بعد واقعہ بایہ ہوئے حضرت رسالت پناہ
کے تیرہویں برس تلک کہ عقد محسن ہی جیتا تھا کسواسطے اوس نے آپ
اسطر حکم توجہ میں اور تاویلین نکلیں جو تو کرتا ہی کیا ہر جتہ اوس نے اظہار

کہ اتفاقاً دسے عبداللہ بن عباس کے یہہ تدبیر خالی مگر اور تر ویر نہتی بلکہ
 لکھنے اس وصیت کو ایک مصیبت عظیم اور اوتیت و خیم جانتا تھا اور
 سیاق کلام خبر اور باب اثر اور اصحاب سیر جہم اللہ کا مشعر اور
 اوسکے ہی کہ اول فتنہ جو اسلام میں حادث ہوا عمر کے محالفت ہی اور
 عبارت محمد شہرستانی کی جو صاحب کتاب مل و مغل ہی مؤید اور
 مدد دینے والی اس مقصد اور مقصود کی یہ پس سہتہ اتفاق جمہور
 اور تمام متقدمین اور متأخرین کی ثابت ہوا کہ عمر باعث اور سبب
 واقع ہوئے فتنہ عظیم کا ہوا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ
 مِنَ الْقَتْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الْفِتْنَةُ فَاثِمَةٌ لَعَنَ
 اللَّهُ مَنْ أَبْغَضَهَا يَفْعُهُ كَمَا خَدَّاهُ بَرْكَهُ فِي أَوْفَتْهُ سَخَتْ تَرَاوِشَتْ
 تَرْجِيَتْ قَتْلَ سَے اور کہا حضرت بنی ہاشم نے یغے فتنہ سوئیو الایا سوتو
 لعنت خدا کے اوس پر جو کہ جگہ وی اوسکو انتہی پس طبع سلیم فرماتی ہے
 کہ فتنہ سوئے ہوئے کو جگانا نہایت فعل تبیح ہے نہ محمود اور عقل
 اور فعل کی رو سے وَذَرَيْنِ ذَلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنًّا سَوْفَ
 وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُودًا یغے اور زہیت و گئی اوسکی بیج متہاری
 دلوں کے اور گمان کئے متینے گمان بد اور ہتی تم قوم ہلاک کئے
 کئے انتہی بولا مقصد و لکا معتبر ہی اور اس باب میں ارادہ عمر کا

اور اس کے بعد حضرت رسول صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس حدیث کو سنا وہ اس کی تعمیل کرے اور اس کی مخالفت نہ کرے

اور اس کے بعد حضرت رسول صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس حدیث کو سنا وہ اس کی تعمیل کرے اور اس کی مخالفت نہ کرے

اور اس کے بعد حضرت رسول صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس حدیث کو سنا وہ اس کی تعمیل کرے اور اس کی مخالفت نہ کرے

اور اس کے بعد حضرت رسول صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس حدیث کو سنا وہ اس کی تعمیل کرے اور اس کی مخالفت نہ کرے

اور از نو و از لایحه ای که بجا
آید و در وقت که بخواهد
رفت اور منزلت پی برک
اور حضرت عیسیٰ دس پد
سایه تنگ اور قوت ک
داری که اور حضرت داود
سایه سلطنت اور ملک
دو زمین اور حضرت
سایه ملک اور حضرت
۱۲۲

لَا اِنَّ ضَرْبَ الشَّيْطَانِ لَهُمْ الْخَاسِرُونَ یعنی اور وی گمان کرتے ہیں
تحقیق کہ وی کرتے ہیں اچھا اگاہ ہو بدستیکہ وی وی میں چھو
غالب ہوا اور انکی شیطان ہر پہول گئے دی ذکر خدا کو یعنی
یاد خدا کو وہ لوگ کروہ اور تو لا ہی شیطان کا جنہ دار اور اگاہ
ہو بدستیکہ تو لا اور کروہ شیطان کا وی میں غاسر اور زیان
یعنی تو تا کر نیوالے انتہی اسپن یعنی ہوائی اسکلام کی کہ الْغَرْقُ قَسِيْتُ
يَكْلُ حَتَّى يَفِيضَ دُوبُ نِوَالِ لَيْتَا هِيَ سَاهَتْ هِرَايَكِ گيا خشک
اسبات کو سنکر بولا نہایت عناد اور دشمنی جلی اور ذاتی راضی
لوگ جس سہنہ عمر کے رکھتے ہیں تمہ کلام اوسکے کو جو دلالت کرتا
اور نہایت حسن عقیدت اوسکی کے نہیں دیکھتے اور پڑھتے ہیں
اور وہ یہ ہے کہ عِنْدَ نَاكِاتِ اللّٰهِ حَسْبُنَا یعنی پس ہماري
قرآن خدا کا بس ہی ہیکو انتہی میں نے کہا ایک ضرر یعنی اندھا جو
ساتھ اعتراف خصم کے مسايل ضروری سے اگاہ ہو وی اور جو
میں ایک عجز وہ یعنی بڑھیا کے عاجز ہو وی اور مکر منبر پر علی
رؤس الاشہاد نزدیک ایک جماعت عام کے ساتھ آواز
بلند کی کہی النَّاسُ اَفْقَهُ مِنْ عُمْرِ حَتَّى الْخُدَّ دَايَتْ فِي الْحِجَالِ یعنی
سب لوگ دانا تر اور فقیہ تر ہیں عمر سے یہاں تلک کہ بی بیان

[illegible]

وہ صرف ائمہ کو نہیں بلکہ ساری امت کو مخاطب ہے۔
 اسی لیے اس میں کوئی خاص امت یا طبقہ نہیں ہے۔
 یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں۔
 اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔
 یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں۔

ایک اگر ختم کہی کہ دعویٰ بی بنیہ اور زبان کے مقبول نہیں ہے اس لئے کہ ہر
 ساتھ اعتقاد و تمہاریکے وہ دانشمند تھا ہر تم پر لازم ہے کہ موافق
 اپنے دعویٰ کے ایک دلیل لاؤ اور شتمہ یعنی تہوڑا سا بیان فرماؤ اور
 کوئے دعا اور مناجات جو کہ اوس سے سنے ہو اور منقول ہو ظاہر
 کرو تا لوگوں پر واضح اور ظاہر ہو ورنہ کی علوم اوس کے کس درجے
 پر تہی اور جو کہ کتب تو اسے معلوم اور مفہوم ہوتا ہی ہیں ہی
 کہ اپنی ساری عمر میں چاہتا تھا کہ سورۃ البقرہ کو حفظ اور یاد کری
 اس لئے کہ اوس کو قوت اور طاقت نہتی کہ یاد اور حفظ کرے نہ کر سکا
 پھر اوس کے وجود علم پر کون سی راہ سے استدلال ہو سکتا ہی کی جیکہ
 سلسلہ مذاکرہ کا بیان پر پہنچا مبہوت مطلق ہوا اور رنگ روکا
 جاتا رہا تب میں نے دیکھا کہ آثار افعال یعنی علامتیں شہد گئی
 اوس کے چہرہ سے ظاہر ہوئیں اپنے زبان کو ساتھ کلمہ سکوت
 کے جو موجب ضا کا ہی جاری کیا میں نے باز سخن پر جا کر مناظر
 کو نیچے سر سے شروع کیا اور کہا میں نے سچ کہا اور خدا ہنہ مت
 کرو یعنی جہوت مت ہو لو آیا حدیث صحیحہ اتونی یقرطائیں جو کہ پہلے
 گدڑ چکی ہے ساتھ تمہاری اعتقاد کے ہنر لہ وجہ ہی یا بغور یا بتابی گوا
 اور دلیل کے میرے چودادی خطرناک جوابیت کے رکھ کر عمر کے قول

یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں۔
 اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔
 یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں۔
 اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔
 یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں۔
 اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں۔
 اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔
 یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں۔
 اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔
 یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں۔
 اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

اعتقاد تمہارے رائے اور اسکی ساتھ دینی اور قرآن کے موافق ہے ہر کو
ساتھ اعتقاد تمہاری فضیلت اور علماؤن کے بہتر مرتبہ مسائل شرعی
میں چوک اور غلط کیا اور بعد اسکے برابر اور ہر دفعہ حضرت امیر
المؤمنین علیہ السلام اسکو آگاہ اور خبردار کرتے ہیں کہ تمہارا لُغَلُوعُ
لَهْلَاکَ عُمَرَیْنِے اگر نہ ہو تو حضرت علی علیہ السلام تو ہلاک ہو تا
عمر مگر یہ کہ قایل ہو بعضی دینی سے ساتھ غلطی کے بعض دینی اور
کو غلط جانو بولا لازم نہیں ہے کہ رائے مجتہد کی سبب جائے پر صائب
اور مضبوط ہو دینی اور مقرری کے اَلْجَهْدُ حَظٌّ وَيُصِيبُ یعنی
مجتہد خطا کرتا ہے اور صواب کرتا ہے ممکن ہے کہ حلیفہ ثانی نے نہ جان
فینہ میں خطا کی ہو میں نے کہا اجتہاد مفید ظن ہی کو واسطے کہ یا
اجتہاد کا یعنی انجام اجتہاد کا کہ ظن صرف اور گمان محض ہی ہوتا
ظن پر تا نہیں ہے یعنی گمان پر تا ہی طرف گمان کے اور حق تعالیٰ
قرآن مجید میں فرماتا ہے اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا یعنی
تحقیق کہ ظن اور گمان مستغنی اور بنی نیاز نہیں کرتا ہے حق سے
کچھ بھی بولا تفصیل صحابہ کرنا یعنی صحابہ کو گمراہ نہرانا اور ان کو سنا
خطا کے سنت دینا ضلالت محض ہے باوجود اسکے کہ اہل قبلہ
قاطبہ کو ساتھ خواہت کہ منسوب کرنا خواہت بخت اور

[illegible]

سنگیلا اور گالا
اور چھپری کا سلسلہ
جانبازی جنگ
ہووی لیکن آباد
سیان سین کو جنگ
رومی اور طغیان
قلعہ سین کی کڑوا
احیاء دین کی پوری

بولنا شروع فرمایا کہ میں نے ایک چھوٹے توپے کو سنا اور اور لائق نہیں ہے
 اور نہیں پہنچا ہے کہ تکفیر اور جہنم غفر اور طعن پہنچا یہ جمع کثیر طایفہ
 اہل سنت و جماعت کے جو طعنہ صیت اسلام انکے کا پہنچ کرہ ایسر
 کے پہنچا ہے بلکہ دبدبہ کو س عفتیت انکے کا چرخ دوار سے گذر
 گیا ہے کرتے ہو جو کفر ہی حال انکے نور بضیہ سلام اور نقد گوہر
 ایمان کا مانند صنیا، بضیہ کے شرق اور غرب میں ساتھ وجود
 انکے کے رونق اور رواج پایا ہی میں نے کہا حقیقت اور نفس
 الامر میں کافروہ شخص ہو سکتا ہی کہ تصدیق براہین باہرہ فرقانی
 کی جو محمدت اور منقبت میں قلت اور کمی کی اور مذمت اور منقصت
 میں کثیر کی نزول ہوئی ہیں مگر یہ جیسے قولہ تعالیٰ مثال قلت میں
 وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ وَمَا أَمْرُهُ
 إِلَّا فُتِيلٌ اور غیر ذلک اور مذمت کثیر میں قولہ تعالیٰ عز وجل
 وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَحْمِلُونَ
 وِلاَئِهِمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ وَيَتَابِعُونَ مَا يَدْعُوا إِلَىٰهِمْ وَلَا يُخِصُّ
 وَلَا يَمْنَعُونَ انکا دھائیضہ اور قلیل یعنی تھوڑی میری بندوں
 سے ہیں شکر توالیے اور قلیل میں جتنے وی ہیں اور ایمان نہیں
 لائے ساتھ اس کے مگر قلیل اور حقیقت کہ بہت لوگوں نے البتہ فاسق

میں اور ولیکن اکثر انکے جہالت کرتے ہیں اور بہنیں خیر کے بیج کثیر کے انکے
بجھوتے سے اور نظیر میں ان آیتوں کی ہیئت میں جو کہ گنتی اور پر حساب
باہر ہیں اور ممکن بہنیں کئی کوئے ایجا انکار کریں انتہی اور اقربا سس انوار
حقائق احادیث معانی اوسکی کا موافق مدعا نے سبحانی کے مشکوٰۃ ثبوت
کبریٰ سے بہنیں کیا محض تنویلات شیطانی اور تلبیسات نفسانی
اور تنویہات لغمانی کے معذور ہوئے بولا آیا اہل قبلہ کو پے دلیل
اور برہان کے ہو سکتا ہی سلک کفار میں گننا یعنی اہل قبلہ
کو کافر کہتے ہیں میں نے کہا معارض انکے کفر کو سہتہ دلیل
قرآن اور حدیث کے ثابت کرنا ہی انا قرآن سے یہ کہ تہدید اور
وعید یعنی ڈرانا اور وعدہ دینا داخل درک اسفل میں یعنی پائین
ترین اور پست ترین طبقہ جہنم میں اور وعدہ سہتہ قبول ہونی
معذرت اور عذر منافقین کا قیامت میں ظاہر اور مقرر ہی
اور کفر یہود اور فخرہ نصاریٰ یعنی یہودیوں کے سب کافر
اور نصاراؤں کے سب فاجر حکم آیہ کریمہ اَلَّذِیْنَ اِلَیَّ اَلْتَبْتُمْ
فَاَقْبُوا یَقُولُوْنَ لَا خِوَ اِیْھِمْ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا کے یعنی آیا نہیں
دیکھتا ہی طرف اونکے جو منافق ہوئے ہیں کہتے ہیں اپنے ہائیوں
کے لئے وی جو کافر ہوئے ہیں انتہی انکے چہوتے ہائی ہیں کوئی

[illegible]

فرقانی کو چاہئے خوب مسکینوں کی خدمت کرے اور گزشتہ اور آئندہ کی خبر دی جائے کہ وہ رسول کو دوست رکھتے ہو اور ان کی کئی آئینہ قرآن کی اور کئی حق میں نازل ہو ہوں اور

وفاق اور مخالفیوں کا نام
 اقلیوں کی آغوشی زبان پر
 جاری کیا ہو دینا
 اور اعتبار اور اعتراف
 خواجہ اور علم و ہوش
 اور اسد بن جعفر اور اسد بن
 بن سعد اور خالد بن ولید اور
 لجنی فاسق و سوسون بہار
 یقینہ بنی ساعد بن
 بیعت کی ہو اور اگر اوقات کی کام
 کیا ہو اور اگر اوقات کی کام
 بیعت کی ہو اور اگر اوقات کی کام
 بیعت کی ہو اور اگر اوقات کی کام

طریق کے منقول ہے مؤید اور مدد و بیوہالی اس مقصد اور مقصود
 کی ہے پھر حاصل کلام سے مفہوم اور معلوم ہوا کہ معنی کفر
 کے امتناع اور منع کرنے میں امر اور حکم واجب الاتباع پادشا
 مطاع کے یعنی صاحب شریعت اور اوصیاء گرام آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہے جبکہ سرشتہ مناسطہ کا یہاں
 ملک پہنچا کچھ تھوڑا لرزل اور لغزش کی اور کہا کہ عمر نے جو
 عمر عزیز اپنی خود تمکاری آنحضرت میں صرف کی ہوگی سہتہ
 اس ایک کلمہ کے استغفر اللہ اسکو کا فرجانیئے میں نے
 کہا مانع اس امر کا کیا ہے جبکہ ابلیس لعین باوجود اس
 تقرب بارگاہ احدیت کے اور وفور علم اور کثرت عبادت
 کے ساتھ ترک کرنے ایک امر الہی کے اور کہنے کلمہ انا خیر منہ
 کے یعنی میں اچھا ہوں اس سے مردود اور مطرود اور
 ملعون درگاہ حضرت الہ کے ہوئی پس اگر عمر نے بھی اوپر
 اس تقدیر کے کہ ساری عمر میں ایک بار ترک فرمان بردار
 کیے ہو اور مخالفت قول حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
 کی کی ہو اطاعت الہی ہے موافق قول خدا کے وَمَنْ يُطِيعِ
 الرَّسُولَ فَقَدْ اطاعَ اللہَ یعنی اور جس کسی نے کہ اطاعت

کے نام کا کیا ہے
 واسطے اپنے شیروں
 ماندہ انکا یعنی جو شہانہ
 دینیہ نبی اور زمان
 میں بھی خیا علی سر تا تباہ
 انکار اور مذمت اور کج
 کرتے تھے ایک شخص کو خدا
 روا ہے کسی سر زمین
 نبوت پر مقدم حضرت
 کرین اور اسکو بعض
 رسول کے تھے فاسقون
 اور عجم کے خلیفہ اور قائم نظام اور کثر
 اور عجم کے خلیفہ اور قائم نظام اور کثر
 اور عجم کے خلیفہ اور قائم نظام اور کثر

کے نام کا کیا ہے
 واسطے اپنے شیروں
 ماندہ انکا یعنی جو شہانہ
 دینیہ نبی اور زمان
 میں بھی خیا علی سر تا تباہ
 انکار اور مذمت اور کج
 کرتے تھے ایک شخص کو خدا
 روا ہے کسی سر زمین
 نبوت پر مقدم حضرت
 کرین اور اسکو بعض
 رسول کے تھے فاسقون
 اور عجم کے خلیفہ اور قائم نظام اور کثر
 اور عجم کے خلیفہ اور قائم نظام اور کثر

۱۳۴
 کوکون کو پہنچا بعد ازاں
 حضرت رسول غایب ہوئے
 لے کر یہ واقعہ یحییٰ اور
 منی الناس میں غایب ہوئے
 لکھنیا کے گلی کوکون کے
 انہی منازل ہوئے بعد ازاں
 عاتق کو کھڑا اور ہم پر جو
 شکر بنایا تھا شریف
 لکھنیا اور فاما میں
 فضل علی مولانا

دی ہو پھر جس شخص نے کہ ساتھ حضرت رسول کے کلام باطل اور سخن
لاطائل یعنی بائین بڑی اور بے فائدہ کہی ہوں شک رکھنا اور کسی
کفر میں کفر ہی اور یہہ مسلم البتہ ہی کہ اگر عمر نزار عمر شاکر
ابلیس کی کرتا تو ہی ہو سکتا ہی بولا تیری اعتقاد سے ان
میں احتمال گمراہی کا ہوتا ہی میں نے کہا حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ کے اعتقاد سے بولا ساتھ کوئی حجت کے میں نے
کہا اگر احتمال گمراہی اور کمال میرا ہی میں اپنے ہوتا تو حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نے انکی ساتھ مخاطب ہو کر کہوں فرمایا تھا اَبْتُوْنِیْ
بِقِرْطَاسٍ وَدَوَاتٍ اَکْتُبْ لَکُمْ کِتَابًا لَّنْ یُضَلُّوا بَعْدَیْ
اَبَدًا پس اگر قول حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کو معتبر جانتے ہو تو لازم بلکہ
واجب ہی کہ انکو گمراہ جانو جو مانع کہنے وصیت کے ہوئے
اسلئے کہ عدم ضلالت انکی کا منحصر کہنے اور معمول رکھنے میں
اوس وصیت نامہ کے ہتھ جو کہنے نہ یا جو اعتراض کہہ رہے
ہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ پر کروا کر کوئی مصنوع آیہ وافی ہدایہ
اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُلَّ اَنْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ کہے یعنی آیا پس اگر
مگیا یا مارا گیا تو پھر یہی جاؤ گے اور پرتھاری ایڑیوں کے انتہی
نصاف کی رو سے تھل اور غمہ کری اور دیکھی تو حقیقت حال

[illegible]

[illegible]

اتنا رنجیدہ اور آزرده ہوئے کہ فرمایا اٹھو جاؤ کہ میری پاس
نزع کرنا اور جھگڑنا سزاوار نہیں ہے اور سب کو اخراج کیا اور
کھال دیا مگر حضرت علی علیہ السلام اور فضل بن عباس کو اپنے
پاس رکھا میں نے کہا یہہ اور ینا گل کہلا اس تقریر سے ثابت
ہوا کہ یہی ایمان ساہتہ خدا کے رکھتے تھے اور اگر رکھتے تھے
تو جبکہ حقیقتاً نے اہل ایمان کو رفع اصوات سے یعنی بلند کرنے
اور آوازوں سے اوپر اقوال جہر کے یعنی باتیں پکار کر کرنے پر پاس اپنے
رسول کے بہت مباغی کے ساتھ تھے اور زجر فرمایا یہی کما قال جل
شَمْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ
النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ
أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ یعنی ای وہی لوگو جو ایمان لائے
ہو مت بلند کرو آوازوں کو اپنی اوپر آواز نبی کے اور مت
آواز بلند کرو واسطے اس کے پیچ بولنے کے یعنی آواز بلند سے
حضرت پیغمبر کو مت پکارو جب سے بلند آواز سے پکارتے ہیں بعض
متہاری واسطے بعض کے بلکہ آواز اپنی پست کرو کہ مقتضاء آواز
ہی تاکہ نہ ہوئے جاوین عمل متہاری بے ادبی کے سبب سے
اور تم سجانوں کہ عمل متہاری جانی رہی انتہی اور یہ ساتھ

[illegible]

او پھر کہیں اور پھر خدا کے پیغمبر کو بھیج دے
 اگر وہ اپنے اور اپنے پیغمبر کے درمیان
 میں مردوں اور عورتوں کے بغیر
 علی بن ابی طالب اور ابی اسحاق

خداوند تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا
 اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا
 اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا
 اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا

کہ فرمایا یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و
 اُولی الامر منکم ویا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاہ
 ویا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ ویا
 ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین اور سب
 ساتھ ایک گروہ کی فرماتا ہی یا ایہا الذین آمنوا لا تأکلوا
 الرِّبَا ضِعْفًا مَضَاعِفَةً ویا ایہا الذین آمنوا لا تحوُّوا اللہ
 والرسول ولا تحوُّوا اٰمَانَاتکم وَاَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اور مثل انکے بہت
 ہیں ترجمہ یعنی ای وی لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ
 کی اور اطاعت کرو اس کے رسول کی اور اطاعت کرو اولوالامر
 کی تم میں سے اور ای وی لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے
 جیسا کہ حق ہی ڈرنیکا اوس سے اور ای وی لوگو جو ایمان لائے
 ہو ڈرو اللہ سے اور چاہو وسیلہ طرف اس کے اور ای وی لوگو جو
 ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ہو ساتھ سچوں کے اور ای وی
 لوگو جو ایمان لائے ہو مت کہاؤ ربا و برابر اور مضاعف اور
 ای وی لوگو جو ایمان لائے ہو خیانت مت کرو اللہ اور
 رسول کو اور خیانت مت کرو امانتوں میں تم اور تم جانتے ہو
 انتہی اور ایک جمع نامہ نوص اسلام یعنی بہا گے ہوئے اسلام

اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا
 اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا
 اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا
 اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا

اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا
 اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا
 اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا

واصل ہونے اور جانے میں اس قوم کے بیچ درکات و فروع اور جہنم کے
 بہت ہیں تاکہ دوسری لوگ ساتھ وسیلہ ان تنبیہوں کے لیں
 تین جہلکات ہلکات سے یعنی ہلاک ہونے کی جگہوں سے بچا
 دیوں اور بچاویں ولیکن یہہ مقتضائے آیہ کریمہ کے قول تعالیٰ
 وَلَتَعْرِفَنَّهُ فِي تَحْنِ الْقَوْلِ یعنی اور البتہ پہچان لیوگا تو ان
 کوچ لحن قول کے یعنی بات کرنے کی آواز میں تو ان کو پہچان لیگا
 ساتھ اس قسم کی حرکات اور سکناات کے یعنی بلند کرنا آواز
 و کانزدیک حضرت سید کانیات علیہ فضل الصلوٰۃ واکمل
 التحیات کے اور سرکشی اور نافرمانی میں آنحضرت کی پیدا
 کی اور اپنے کو رسوائے اہل عالم کیا اور ساتھ اس علامت
 کے پہچانے گئے اور رسوا ہی ہوئے لغو ذباہد من ذلک یعنی
 نپاہ مانگتا ہوں ساتھ خدا کے اوس سے بہت کلیم بخت
 کسی را کہ بافتد سیاہ باب زمرم دو کوثر سفید تو ان کو رد
 یعنی کلی بخت اور ضعیب کی جگہ تین جوہی کالی ساتھ پانے
 زمرم اور کوثر کی ہوسکیگی سفید بعد سننے اس کلمہ کے
 بموجب اسکے بہت باسیہ دل جو دگفتن و غط برود
 پنج آہنی برسنگ یعنی ساتھ بخت دہل کے کیا فائدہ کہنا

۱۴۴۔

انصار یوں خطبہ کی کہ تم غلط ہو کر رہ گئے ہو۔

بہت مت کی ہمت اور کیا میں
پھر سے بیعت کروں لبتا کرنا
انی بکری کے گرد لاچار
لبتا کی عمر کے در سے ہمت
سے بیعت کی اور عزیزانی کو
عبیدہ نے بعد عمر کے ابو
بر ایک اصحاب کی بعد سے

اور زود سے ان کو ایجنٹر اور فخریہ بناتا ہوں۔ مگر یہ سب کچھ ایک ایک کی بعد از ان کے خطاب کے ہو گا۔ ان کے لئے ایک ایجنٹ اور ایک فخریہ بنانا ایک بڑا کام ہے۔

انتہی اور اگر یہ جملہ مؤمنین سے ہے تو حضرت خیر البشر ان کو
بمصدق آیہ کریمہ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَيَّ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَا
وَالْعَشِيِّ يُدْعُونَ وَجْهَهُ اور کریمہ فَطَرَدَهُمْ فَتَكُونُ مِنَ الْغَا
لِبِينَ یا اپنے پاس سے نہ نکالتے ترجمہ پہلے آیت کا بغیر اور امت
کمال اور دورست کر انکو جو پکارتے اور بلاتے ہیں اپنے پروردگار
کو صبح اور شام میں وہی چاہتے ہیں رضا خدا کی اور وجہ اسکی
کو دوسری آیت کے معنی پہ اگر نکالا تو انکو اپنی مجلس سے
پس ہو جائیگا تو ظالموں نے انتہی اور سہل نہ کہتے تَحْوُ اعْتَقِي
کے بغیر دور ہو میری پاس سے اپنی حضور پر نور ہے انکو
دور نہیں کرتے بلکہ بموجب آیہ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ
اون سے اعراض بھی نہ کرتے اسلئے کہ آیہ وَمَا آفَا بَطَارِدِ
الَّذِينَ آمَنُوا یعنی اور میں نہیں ہوں نکالینو الا انکا جو
ایمان لائے ہیں اور آیہ کریمہ وَمَا آفَا بَطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ
یعنی اور میں نہیں ہوں نکالینو الا مؤمنین کا انتہی اور
غیر اسکے جو دلالت کرنوالی آیتیں ہیں اور پر اس مضمون
کے جو زما نہائے جمیع انبیاء و ان میں یعنی سب پیغمبروں کے
وقت میں اہل ہدی یعنی ہدایت کرنوالے دین خدا کے ہمیشہ

[illegible]

اس عزت سے جُدی تھے اور کیونکر ایسا بنو دی کہ حضرت رُب العزت
نے شرف اور عزت اور تمکین فرمے مومنین صادق البقین کو بہ
مصدق آیہ کریمہ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ
کے یعنی اور واسطے اللہ کے ہی عزت اور واسطے اس کے
رسول کے اور واسطے مومنین کے انتہی پروردگار عالم نے
اپنے عزت بے قرین کے قرین اور حضرت سید المرسلین
و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ کے کیا ہی یعنی حدی
عزت مومنین کو ساتھ اپنے عزت اور اپنے رسول
کی عزت کے ساتھ بیان فرمایا اور آن حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ ہی ساتھ اقتدا کرنے سنن انبیاء علیہم السلام
کے حکم آیہ کے اُولَٰئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰیْهُمْ اللّٰهُ فَبَقِیْ
لَهُمْ اَقْدٰرٌ محکوم اور مأمور ہیں یعنی یہ گروہ انبیا
وہ لوگ ہیں جو ہدایت کی اللہ نے انکو پس ساتھ
انکی ہدایت کے پیروی کر تو انتہی اور مخالفت کلام اللہ
کے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے جو ساتھ ارجل
القدر کے فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ یعنی پس استقامت کر اور
مضبوط اور پایدار ہو جیسے کہ امر کیا گیا ہے تو انتہی

۱۵۰

پڑ گیا اور سوقت مخدوم الانام یعنی وہ ملا جو ادا کا کرتا تھا ادا
جھٹک کر اٹھ گیا اور بولا اوقات عزیز شریف اس سے
ہی کہ کوئی ساتھ اس قسم کے مہلات کے ضایع کریں
نماز کا وقت تنگ ہو اہی چاہیے ادا کرنا بند کیو شوحی
طبیعت کی دانگیر ہوئی پیچ اوس کے داہن کے لپٹا اور میں
نے کیا مخدوم اگرچہ نماز جمیع مکلفین کے ذمہ پر واجب
اور لازم ہی ولیکن صحیح اور مقبول مؤمن سے ہی
پہلے تم اپنے ایمان کو ثابت کرو بعد اوس کے نماز پڑھو
اسی اثنا میں ایک کے تین اوس کے شاگردان رشید
عرق حمیت جاہلیت اور رگ بدر گے پیچ حرکت کے آئی اور
زبان کو ساتھ ناسزا کہنے کے کہولی اور بولا کہ تشیع اور سر
زنش صحابہ کرام کی توفی کی بس بہین ہی جواب استخفا
علماؤن کا بھی کرتا ہی یعنی عالمون کو بھی ہلکا جانتا ہی
میں نے کہا تعریف اور بیان اس جوان کا کرو کہ کوئی
ہی جو صحابہ کرام کو ترفی معکوس دیتا ہی اور کرتا ہی
بولے کہ ہم طالب علم ہی اور ہم سید صحیح النسب ہی
میں نے کہا مخدوم میری مجھ کو معاف کر دو کہ میں تمہاری

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين أجمعين
اللهم صل على سيدنا محمد
وآله الطيبين الطاهرين
الذين هم خير خلقك
أجمعين

لا یجوز ان یثبت فی
 ذی الخلق من غیر
 ان یثبت فی ذی
 الخلق من غیر

بدستیکہ جو کوئی کہ داخل ہوا اور ہماری بغیر سب ظاہر کے
اور جو کوئی کہ باہر گیا بغیر سبب اور موجب کے پس وہ شخص
ملعون ہی خلاصہ اس حدیث شریف کا یہ ہے کہ جو شخص
کہ سید ہو اور سید کہلائے اور جو شخص کہ سید ہو اور کہی
میں سید نہیں ہوں پر وہ ملعون ہی انتہی اگر تم دعویٰ
سیادت میں صادق ہو اور اپنے تئیں اولاد سے انحصار
کی جانتے ہو پر یہ بات دو حال سے باہر نہیں ہی یا یہ ہے
کہ طریقہ آبا اور اجداد کا بطناً بعد بطن ٹکوں نہی ہے اور
تم نے دیدہ اور دانستہ اس صراطِ مستقیم اور منہجِ قوم کو
ترک کر کے مذہبِ معوجِ خفی کو ترجیح دیکر اختیار کیا ہے
اس تقدیر پر لازم آتا کہ استخفافِ دینِ سچمپر صلا اللہ علیہ
والہ اور استخفافِ مذہبِ خلفاءِ آن سرور اور استخفافِ
مسلمتِ آباءِ عظام اپنے کا کہ نزدیکِ کفر ہی بلکہ عین
کفر ہی کیا ہو گا اور یا یہ ہے کہ وہ مذہبِ خفیف اور
ملتِ بنیف پشت بہ پشت اور دست بدست اصلاً تم
کو نہیں نہی اور نہیں ملا اس تقدیر پر ہی ہم کہنے لگے کہ
دعویٰ پے شاہ اور گواہ کے مسموع نہیں ہی بسا باشد

[illegible]

جو جانی اور جسم
 نہ پریر ہو جاوے
 بچے پریر ہو جاوے
 زبیر پریر ہو جاوے
 بچی پریر ہو جاوے
 کہ داد اور جان
 جسم کو فدا کرے

بسا باشد کہ نطفہ ہی نہیں چاہو ورنہ ما قبل شعراً اِذَا اَلْعُلُوْبُ
 قَاتِلٌ نَاصِبًا مَذْهَبًا هُوَ مِنْ اَبِيهِ فَاِنَّ الْكَلْبَ اَكْرَمَ
 مِنْهُ طَبْعًا لِاَنَّ الْكَلْبَ طَعَّ اَبِيهِ فِيْهِ يَفْهَمُ ہر گاہ علوی تابع
 ناصبی کے ہوا دس کے مذہب میں پس نہیں وہ اپنے باپ سے
 پس تحقیق کہ کتا گرامی تر اور بزرگتر ہی دس سے از روی
 طبیعت کے اس واسطے بدرستیکہ کتے میں طبیعت او کے
 باپ کی دس میں ہی انتہی اس کلام سے متسید یعنی
 بنا ہوا سید رنجیدہ ہوا اور اہل مجلس نے اختیار رہنے اس
 اس اثنا میں دسترخوان بچھا اور کھانا چنا گیا اور ایک
 بڑی رکابی اس کے آگے لا کر رکھی اور چھوٹی رکابیاں اور لوگو
 کے آگے رکھیں اتفاقاً میری رکابی میں کھانا تھوڑا تھا جلدی
 تمام ہو گیا میں نے بطریق تہنّ اور تبرک کے ایک چمچہ ہر کر
 اس کی رکابی سے لیا تمام اہل مجلس نے اپنا فائدہ اس میں
 دیکھا ہر ایک آدمی نے ایک ایک لقمہ بطریق تبرک کے اٹھا
 لیا اس طرح سے کہ اس کے پاس ذرا بھی کھانا بچا سب لٹ گیا
 تب میں نے کہا کہ عجیب ایک حکایت عجیب مناسب
 حال خاطر میں آئی ہے اگر اجازت ہو تو نقل کروں سب نے

کہا بیان کرو ہم سنیے گئے مین نے کہا سنا ہی مین نے کہ حضرت
شیخ سعدی صاحب کا ایک قریہ پرینے ایک گاؤں پر
قریباً شہر شام سے اتفاق گزرنیکا اور عبور کرنیکا ہوا یعنی
جائیکا اوس گاؤں پر اتفاق ہوا وہاں پر ایک جمعیت کو
دیکھا کہ اس پاس ایک مُردی کے تابوت کے بیٹھے ہیں
شیخ سعدی نے پوچھا انتظار کیا ہی اور کسکا ہی انکے معلم
نے کہا کہ انتظار ایک کوسہ کا ہی اور کوسہ زبان فارسی
میں اوس شخص کو کہتے ہیں کہ جیسے داڑھی یعنی ریش بہت
کم ہوتے ہی خلاصہ شیخ سعدی کو تعجب زیادہ ہوا واسطے
دریافت کے الحاح اور عاجزی کی تب معلم نے جواب دیا کہ
کتاب فقہ میں لکھا کہ جنازی کو چاہئے کہ چار کوسہ اٹھاویں
اور اس مکان میں ہر چند جستجو کے مین کوسہ سے سوا نہیں
چوتھا خدا ہیحدی تب اوشاویں شیخ سعدی نے دریافت
کیا کہ انکی غلط فہمی ہی جنازی کے اٹھانیکو ترجیح سنت ہی
یعنی چار کوشہ جنازہ اٹھانا سنت ہی اٹھونے چار
کوشہ کو چار کوسہ سمجھی مین شیخ سعدی آگے آئے
اور کہا مین نے رات حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

و سلم کو خواب میں دکھا حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ جو کوئی ایک
 بال معلم کی یعنی آخوند کی داڑھی کا اپنے ساتھ قبر میں لیا جائے
 عذاب قبر سے نجات پاوے گا اس لئے اب آپ سے التماس
 یہ ہے کہ کچھ تھوڑے بال اپنے ریش مبارک کے غایت
 کرو کہ بطریق تبرک کے واسطے اپنے عزیزوں اور اقرباؤں
 کے لیاؤں آخوند میری التماس کو قبول کیا اور بے مضائقہ
 اپنی ریش کو شیخ کے ہاتھ میں دی شیخ نے تھوڑی سے
 بال اؤ کیٹر کر اوس خبازہ میں رکھی اور تھوڑی اؤ کیٹر کر
 اپنے ہمراہ لیئے حضار مجلس کیفیت واقفہ شیخ سے مطلع
 ہوئے طوعاً و کرہاً و جبراً و قہراً طرقہ العین میں ریش آخوند
 کو لیئے ملا کو مانند حشیش یعنی کھانسی کے اؤ کیٹر لیگئے اور
 برق کے صفت خرمین ریش آخوند سے کچھ اثر باقی نہ کہا اس
 امر کے بعد شیخ نے فرمایا کہ اب چار کو سے ہم پہنچ نفش
 کو دبر سے اوتھاؤ تب سننے سے اس حکایت کے
 پسند آسار وئے آتش سے اوتھی و بغیر ہاتھ دہونے
 اور قلی کر نیکی مانند نبات النفس کے ایک دوسرے جدا
 اور پراگندہ ہو گئے اور مثال جمال بوجل بے عقال اپنے

اس سبب سے کہ جب تک کہ امام حسینؑ کے ریش کا ایک بال نہ ہوگا جس سے قبر میں لیا جائے عذاب قبر سے نجات پاوے گا اس لئے اب آپ سے التماس یہ ہے کہ کچھ تھوڑے بال اپنے ریش مبارک کے غایت کرو کہ بطریق تبرک کے واسطے اپنے عزیزوں اور اقرباؤں کے لیاؤں آخوند میری التماس کو قبول کیا اور بے مضائقہ اپنی ریش کو شیخ کے ہاتھ میں دی شیخ نے تھوڑی سے بال اؤ کیٹر کر اوس خبازہ میں رکھی اور تھوڑی اؤ کیٹر کر اپنے ہمراہ لیئے حضار مجلس کیفیت واقفہ شیخ سے مطلع ہوئے طوعاً و کرہاً و جبراً و قہراً طرقہ العین میں ریش آخوند کو لیئے ملا کو مانند حشیش یعنی کھانسی کے اؤ کیٹر لیگئے اور برق کے صفت خرمین ریش آخوند سے کچھ اثر باقی نہ کہا اس امر کے بعد شیخ نے فرمایا کہ اب چار کو سے ہم پہنچ نفش کو دبر سے اوتھاؤ تب سننے سے اس حکایت کے پسند آسار وئے آتش سے اوتھی و بغیر ہاتھ دہونے اور قلی کر نیکی مانند نبات النفس کے ایک دوسرے جدا اور پراگندہ ہو گئے اور مثال جمال بوجل بے عقال اپنے

۱۵۷
 مضمون کو قلم کار اور اس کے طلبہ کا بیچ
 مضمون کے قلم کار اور اس کے طلبہ کا بیچ
 مضمون کے قلم کار اور اس کے طلبہ کا بیچ



در باب
 حقیقت مذہب
 شیخ بامولوی
 عبدالقوی صنفی
 ۱۲۸۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على محمد و
 آله الطيبين الطاهرين * أما بعد عرض کرتا ہوں
 الناس عباس سے خدمت سراپا افادت جناب صاحب
 القاب زہد و ورع افتاب جناب مولوی عبدالقوی
 مدی الی الصراط السوی کی کہ یہ چند کلمہ مختصر ہیں کہ بیت
 سے بہتر اور محض رضا جوئی الہی اور خالصتہ از روئے خیر خواہی
 کی گزاریں کی جاتی ہیں اس واسطے کہ حق اور جس جناب کی محبت

بہن کی بات غالب بن
 گو در میان نماز کا سب سے
 دس ہزار مومن کا قتل کی
 اور اسباب اور اموال
 لیا اور عورتیں اور لوط
 اور اولاد اور زمین اور

یہ کلام ہے اور اس کے قلم کار اور اس کے طلبہ کا بیچ
 یہ کلام ہے اور اس کے قلم کار اور اس کے طلبہ کا بیچ
 یہ کلام ہے اور اس کے قلم کار اور اس کے طلبہ کا بیچ

اِثَارِهِمْ مُهْتَدُونَ ترجمہ یعنی کفار کہتے ہیں بد رستیا
بننے اپنے آباؤن کو اور پر ایک امت کے اور تحقیق ہم اور پر انا
انکے کے ہدایت پائے گئے ہیں انہی اور یہہ کلام زبان کفار سے
نقل کیا گیا ہے اس راہ سے میں بھی شروع تحصیل میں تفتیح اور تحقیق
مذہب کی کرتا تھا اور شب و روز گناہائی سنت جماعت کی سیر
کرتا تھا یعنی دیکھتا تھا اور کتب معتبرہ انکے کو مثل صحیح بخاری
وسنن ابی داؤد و مشکوٰۃ شریف و صواعق محرقة کو ساتھ
خور و تامل کے دیکھا میں نے اور اسلئے کہ ساتھ دولت
اور محنت جناب سے قوۃ مطالعہ کی حاصل ہوئے اور طلب
کو بخوبی سمجھتا ہوں پس قسم ہے خدا نے عظیم کی کہ حقیقت اور
اہلبیت اور سچائی مذہب اہل شیعہ کی ان کتابوں سے
مجھ پر واضح اور لایح اور ظاہر ہوئے اور جناب جانتے
ہو کہ میری عادت جھوٹ بولنے کی نہیں ہے اور کوچہ
مکر اور فریب سے واقف نہیں ہوں اَشْهَدُ بِاللّٰهِ وَكُفِّ
بِاللّٰهِ شَهِيداً کہ دوستی اہلبیت علیہم السلام کی باعث صاف
یزدانی اور موجب دخول بہشت جاودانی ہے نہ دوستی
خلیفہ اول دشمنی حق تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے

رسولؐ نے یحییٰؑ کو کہ خدا اور
کیا اگر تم خطاب نہ ابی کرنا
خلیفہ کیا اور تم حال پر شری
اور بے ایمانی سے ابی کرنا
خلیفہ اللہ اور خلیفہ الرسول
کہتے ہو پس معلوم ہوا کہ تم
خطاب کو تم خدا اور رسول
جانتے ہو اس معنی سے
کہ خلیفہ عہد رسالت کے
نہ اس کے بعد

بہارِ دین و دنیا کے لیے جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سے ایک کتاب ہے جو کہ ایک شخص نے لکھی ہے جس کا نام ہے "معارف" اور اس کتاب میں جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان کو ماننا ضروری ہے۔

فرمایا ہوا جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کا بھی
 مع ان فیما من البصاحت ما هو بخبر صادق بان صاحبها
 هو القرآن الناطق پس جو شخص کہ دوستی علی کی رکھتا ہو
 او کو چاہئے اور سزاوار ہی کہ ساتھ خلفائے ثلاثہ کے
 میل اور رغبت اور دوستی نگرہی اور افعال اور اطوار
 انکے سے ہزار ہی صحیح بخاری میں جو بعد کتاب حضرت
 باریہ کوئے کتاب اور کو صحیفی کو صحیح تراویس سے
 نہیں جانتے ہیں منقول ہی کہ جب پیغمبر خدا پچھلے
 روز مرض موت میں ساتھ درو شدید کے مبتلا ہوئے
 تب کماخذ اور دوات طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ
 ایک وصیت واسطے تمہاری لکھتا ہوں کہ اگر اس
 پر عمل کرو گے تو ہرگز گمراہ نہو گے عمر نے کہا کہ یہ مرد ہدیان
 کہتا ہی در دینے او سپر شدت کے ہی پس قلم اور
 دوات لایے سے منع کیا بعض اصحابوں نے پیروی عمر
 کی کی اور بعض اصحاب برخلاف او سے گفتگو کرنے لگے
 شور اور غلغل اٹھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اذردہ ہوئے اور فرمایا کہ او ہتھ جاو میری پاس

بہارِ دین و دنیا کے لیے جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سے ایک کتاب ہے جو کہ ایک شخص نے لکھی ہے جس کا نام ہے "معارف" اور اس کتاب میں جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان کو ماننا ضروری ہے۔

بہارِ دین و دنیا کے لیے جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سے ایک کتاب ہے جو کہ ایک شخص نے لکھی ہے جس کا نام ہے "معارف" اور اس کتاب میں جو باتیں لکھی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ان کو ماننا ضروری ہے۔

ہرگز ہرگز جو کوئے کہ دوست خدا کا ہی او کو صنم سے یغے
 بت سے کیا ہی اور دوست پیغمبر کو ساتھ سیلہ نہ اب
 کے کیا علاقہ اور دوست علی کو ساتھ ابو بکر اور عمر اور عثمان کے
 کیا محبت اور محبت حسین کو کیا سرو کار ساتھ زید علیہ السلام کے زید
 کون ہی بتیا معویہ کا اور معویہ کون ہی کہ حدیث حریک
 حریک کو سنکر ساتھ حضرت علی کو دشمنی کی معویہ ساختہ و
 پرداختہ یغے بنایا ہوا عثمان کا ہی اور عثمان سرگروہ بنی
 امیہ کا اور بنی امیہ دشمنان پیغمبر کے اور شجرۃ ملعونہ بنی
 القرآن مراد ان سے ہی قسم ہی خدا ہی عظیم کی کہ ابن حجر نے
 صواعق محرقة میں لکھا ہی کہ قیامت کے دن جناب امیر
 مومنان علیہ الصلوٰۃ والسلام جہنم کے کنارے پر کھڑی ہونگے
 اور ساتھ دوزخ کے خطاب کریں گے کہ یہ شخص دوست میرا
 ہی اسکو چوڑ دی اور ظان شخص دشمن میرا ہی اسکو
 پکڑ لے اور لکھا ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی عَلِیٌّ مِثِّیْ مِثِّیْ
 مِنْ دِیْنِیْ یعنی علی کا مرتبہ میری زدیک ایسا ہی کہ میرا
 مرتبہ خدا کے زدیک ابو بکر ایک روز حضرت امیر علیہ السلام
 کے ہمراہ تھا حضرت نے اسکو کہا کہ آگے ہو یعنی آگے چل

کہا اہل بیت کے کلام ایسے ہیں کہ ان سے بولے کہین گھر پہنچا دیا جائے گا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں
 میں جانتے ہیں کہ ان سے بولے کہین گھر پہنچا دیا جائے گا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں

نشہ کام ہو میں ضعیف ہوں میں طاقت نہیں رکھتا ہوں اس
 آگ کی میں انتہی خداوند عالم انجام بخیر کرے اور اوپر کلمہ
 اسلام کی دنیا سے اوتھاوی حدیث شریف میں مشہور
 مِیْنِ الْفَرِیقِیْنِ ہِیْ کہ وَمَنْ لَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانٍ مَاتَ
 مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً یعنی اور جس شخص نے کہ نہ پہچانا یا شخص
 کہ نہ پہچانے اپنے امام وقت اور امام زمان کو وہ مرا مرنا
 جاہلیت کا یعنی وہ اوپر مرگ کفر اور جاہلیت کے مرا ہے
 انتہی اور علامہ رحشری نے کشف میں بیان کیا ہے اور
 میں نے اپنے آنکھ سے دیکھا ہے کہ آیہ اِلَّا الْمَوَدَّةُ فِی الْقُرْبٰی
 کے مخفی لکھا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اصحابوں نے کہا
 یا رسول اللہ کہہ : سے ہیں وہ اقربا متہاری کہ دوستی اور
 واجب ہے فرمایا علی و فاطمہ زہرا اور دو نو فرزند ان کے
 اور لکھا ہے کہ دلالت کرتے ہیں اوپر اس مطلب کے
 ایک روایت جو کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے
 منقول ہے کہ فرمایا میں نے حسد اور رشک لوگوں
 سے جو ساتھ میری رکھتے تھے پیغمبر خدا کے سامنی
 سکایت کی پس آنحضرت نے فرمایا کہ آیا تو ساتھ اس

۱۶۲

مرتبہ عظیم کے راضی نہیں ہوتا ہی کہ جملہ اُون چار شخصوں سے
ہو وی تو کہ وی روز قیامت کے سب سے پہلی داخل
بہشت ہونگی اَنَا وَاَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ؑ اور بھی سچمیر
خدا سے روایت کی ہے کہ فرمایا بہشت حرام ہے
اوپر اوسکے کہ جس نے ظلم کیا ہو گا میری اہلبیت پر اور
ایذا اور اذیت دی ہو گی مجھ کو میری عترت کے باب
میں اور جو کوئی کہ حضرت عبدالمطلب کی اولاد پر احسان
کریں اور وہ مکافات اوسکی نکرے پس میں قیامت
کے روز مکافات اوسکے احسان کی کر دوں گا اور سچمیر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ اِل
مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيدًا الْاَوْ مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ اِلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ
مَغْفُورًا اَعْلٰی وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ اِلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ ثَابِتًا الْاَوْ
مَاتَ عَلَى حُبِّ اِلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مُؤْمِنًا مُسْتَكِلًا الْاِیْمَانِ لَا وَمَنْ
مَاتَ عَلَى حُبِّ اِلِ مُحَمَّدٍ بَشَّرَهُ مَلٰکُ الْمَوْتِ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ مَنَكَرُوا
وَنَكَرُوا الْاَوْ مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ اِلِ مُحَمَّدٍ يَرْثُ اِلَ الْجَنَّةِ کَمَا
تُورَثُ الْعَرُوسُ اِلَ بَیْتِ زَوْجِهَا الْاَوْ مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ
اِلِ مُحَمَّدٍ فَجَّحَ لَهُ فِی مَقْبَرِهِ بِاَبَانٍ اِلَ الْجَنَّةِ ترجمہ یعنی جو مرا اوپر

بیت کو کون کے ساتھ کر دینا چاہیے
 اس کی تہ تیغ کر دینا چاہیے
 ایسا ہی کر دینا چاہیے
 اٹھا لینی کے لئے
 و کذب و ما یافیکون
 ایسا ہی کر دینا چاہیے
 ایسا ہی کر دینا چاہیے
 ایسا ہی کر دینا چاہیے

اوپر دوستی آل محمد کی مرآہ شہید آگاہ اور جہر دار ہو جو مر اوپر
 محبت آل محمد کی مرآت ب یعنی مرآتو بہ کر نیوالا آگاہ ہو جو مر اوپر
 مودت آل محمد کی مرآتو من کا مل ایمان آگاہ ہو اور جو مر اوپر
 محبت آل محمد کی بشارت دیگا اوسکو ملک موت یعنی حضرت
 عزرائیل ؑ ساتھ جنت کے بعد منکر و نکیر بشارت دینگے آگاہ
 ہو اور جو مر اوپر دوستی آل محمد کی لیجا بیگی اوسکو طرف
 بہشت کی جیسکے لیجاتے ہیں دہن کو دہی کے گھر کی طرف
 آگاہ ہو اور مر اوپر محبت آل محمد کی کہو لے جائینگے واسطے
 اوسکے قبر میں اوسکے دو دروازے جنت کی طرف انتہی
 اور یہ حدیث طولانی ہی ہے سقدر پر اختصار کیا گیا
 خلاصہ یہ ہے کہ اوپر دوستی آل محمد کی دینائے فانی سے
 سرائی باقی اور جاودانی میں انتقال کریں تا مرتبہ شہادت
 حاصل ہو اور گوشہ پر وحشت قبر میں دروازہ بہشت کا کہو لیں
 اور عمر کے محبت کچھ کام نہ آویگی کہ وہ بچار خود وسیلہ بجا
 کا تہہ میں نہیں رکھتا ہی دوسری کی کیا کام آویگا واللہ
 العظیم یعنی قسم ہی خدا ہی بزرگ کی کہ تفسیر و تفسور جو
 تصنیف ملا جلال الدین سیوطی کی ہیں میں نے دیکھا ہی

خبر شہادت انہوں نے قرآن
 اور جاری ایاتوں کو اور تفسیر
 اور جہر دار ہو جو مر اوپر
 مرآتو بہ کر نیوالا آگاہ ہو جو مر اوپر
 مرآتو من کا مل ایمان آگاہ ہو اور جو مر اوپر
 مرآتو بشارت دیگا اوسکو ملک موت یعنی حضرت
 عزرائیل ؑ ساتھ جنت کے بعد منکر و نکیر بشارت دینگے آگاہ
 ہو اور جو مر اوپر دوستی آل محمد کی لیجا بیگی اوسکو طرف
 بہشت کی جیسکے لیجاتے ہیں دہن کو دہی کے گھر کی طرف
 آگاہ ہو اور مر اوپر محبت آل محمد کی کہو لے جائینگے واسطے
 اوسکے قبر میں اوسکے دو دروازے جنت کی طرف انتہی
 اور یہ حدیث طولانی ہی ہے سقدر پر اختصار کیا گیا
 خلاصہ یہ ہے کہ اوپر دوستی آل محمد کی دینائے فانی سے
 سرائی باقی اور جاودانی میں انتقال کریں تا مرتبہ شہادت
 حاصل ہو اور گوشہ پر وحشت قبر میں دروازہ بہشت کا کہو لیں
 اور عمر کے محبت کچھ کام نہ آویگی کہ وہ بچار خود وسیلہ بجا
 کا تہہ میں نہیں رکھتا ہی دوسری کی کیا کام آویگا واللہ
 العظیم یعنی قسم ہی خدا ہی بزرگ کی کہ تفسیر و تفسور جو
 تصنیف ملا جلال الدین سیوطی کی ہیں میں نے دیکھا ہی

کہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نے فرمایا عمر بن خطاب کو کہ کیا حال ہو گا تیرا اسی عمر
اور سوقت میں کہ تجھ کو زمین میں سو پینے کے اور بقدر تین ہاتھ
اور ایک و جب بیچ ایک ہاتھ اور ایک و جب کے قبر ہو
ہوگی اور اس حال میں منکر و نکیر ساتھ صورت جہیب کے
یعنی ساتھ شکل ڈرائیو الی کے اور رنگ سیاہ کے اور بال
اپنے کھڑے ہونگے اس وضع سے تیری قبر میں داخل
ہونگی کَانَ أَصَوَاتُهُمَا التَّوَعْدُ الْقَاصِفُ وَكَانَ أَعْيُنُهُمَا
الْبَرْقُ اتَّخَذَ طِفْلٌ یَعْنِی کو یا کہ آواز اور صدا اونکی مانند
سخت غزدہ کی یعنی جیسے بادل کڑکڑا کر گرجا ہی اور زانو
ایسی ہوگی اور آنکھیں اونکی مثل برق رہا بندہ ہونگی یعنی مانند
بجلی کی چمکتی ہونگی اور ساتھ اونکی ایک تازیانہ یعنی چچی اور
چابک ہوگی کہ اگر میری تمام امت جمع ہو تو اس سے نہ اٹھا
سکے اور وہ تازیانہ اون فرشتوں کے ہاتھ میں سبکے اور
ہلکا ہوگا اس عصا سے جو میں ہاتھ میں رکھتا ہوں پس
تجھ کو امتحان کریں گی اور آزمائیں گے اور طاعت اور عتاب اور
غدا کریں گے صَوَّبَاكَ بِهَا صَوَّبَتْ تَصْوِيرُهَا مَادًّا یَعْنِی

ایک دوسرے کے بین جان یا نہ جان سہی کہی نہی کہ منوع ہے یا نہی کہ منوع ہے

125

[illegible]

عَجَبًا لِقَوْمٍ أَصْرَوْكَ وَكَعَبْتُكَ الْعَالِي وَجَدْتُ سِوَاكَ أَخَذْتُ
 أَسْفَلَ اور تمام مقصود آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا میری پاس
 موجود ہی اور خلاصہ مغنیہ شعر یہ ہیں تعجب ہی ایک قوم
 اور گروہ سے کہ تجھ کو موخر اور بھی کیا از خلافت میں اور حال
 یہ کہ مرتبہ اور پایہ سیرا بہت بلند ہی اور اجداد دوسروں
 کے اتر اور پست تر تھی انتہی ابن عساکر اور ابن نجار اور ابن
 جریر سے نقل کی ہے کہ جب آیا اِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ هَٰذِهِ
 نازل ہوئے حضرت یحییٰ علیہ السلام نے ہاتھ اپنے سینہ مبارک
 پر رکھا اور فرمایا کہ اَنَا الْمُنْذِرُ یعنی میں ہوں ڈرائیوالا اور
 اشارہ کیا حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اور
 فرمایا کہ أَنْتَ الْهَادِي يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ بِمَقْدَمِي الْمُهْتَدُونَ
 مِنْ بَعْدِي یعنی تو ہی ہدایت کریں گے ہدایت کرنے والے علی ساتھ میرے
 ہدایت پاننگے ہدایت پانیوالے بعد میری انتہی اور اس
 کلام سے حضرت کے مستفاد ہوتا ہے چنانچہ اِنَّكَ تَعْبُدُ
 میں خاصہ تو ہدایت کریں گے ہدایت کرنے والے اور خاص تیری سب سے
 ہدایت پانے جائینگے ہدایت پانیوالے بعد وفات میری
 اس صورت میں ثابت ہوتا ہے کہ خلافت بلا فضل

[illegible]

کتاب سائنس و تمدن

128

خلافت جناب حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی دلالت کرنے
بین قوم قریش نے جناب امیر علیہ السلام کو باوجود اس علم
اور اس حسب اور نسب اور اس شجاعت کے مؤخر کیا
اور کوئی سبب اس مؤخر کرینکا معلوم نہیں ہوتا ہی مگر
یہ کہ عمر کے منقول ہے کہ کہا اس نے کہ صفت مزاج
نے مجھ کو مؤخر کیا پہر تنکو خدا کے قسم ہے کہ آیا صفت مزاج
اس قدر محبوب اور ہدیہ کہ جس شخص کو کہ خدا اور رسول
نے خلیفہ برحق کیا ہو دی اور عذیر رحم اور مقامات کثیر
اور بہت جا میں فضایل اور مراتب اس کے علی روس الا
شہاد ساتھ آواز بلند کے خاص اور عام کو سنائے اور
پہنچائے ہوں اور وہ خود جامع کمالات اور صاحب معجزات
اور کرامات ہو اور ہادی اور رہنما ہو جو عرض اور مطلب خلافت
اور امامت کے وہی ہو اور اوسے میں منحصر ہو اوسے کو
ساتھ جرم اور گناہ مزاج اور خوش طبعی کے جو سنت پیغمبر
کی ہی اس منصب جلیل کے گردین اور کمال میں اور وہی
منصب جلیل کو ساتھ چند کس ناکس کے جو ہر اور بر نہ پہنچے
اور عورتوں کے الزام اوٹھاوین حوالے کریں اور دین صریح

[illegible]

اور یہاں بھی وہی کلمہ لکھا ہے کہ جو خدا اور رسول کے قول سے علی کریم کی تائید کے لئے لکھا گیا ہے۔

تو ابھی اس کا وقت باقی ہی اور ہر گاہ عمل کرو گے فَلَمْ يَكُ
يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا دَاوَابًا سَنَّا رَجْمَهُ يَنْفَعُ سِنِينَ
ہو گا کہ نفع دی انکو ایمان ان کا ہر گاہ دیکھا باس اور عذاب
ہمارا انتہی عبت سے اچھے شرط بلاغ است باتو سیکویم تو خوا
ار سخم نہ گیر و خواہ ملال ترجمہ یعنی میں جو کہ شرط بلاغ ہی ہے
جو کہ شرط پہنچانی کی ہی اور بیان کرنے اور کہنے کی ہی ہے
کہتا ہوں تو چاہی میری بات سے پسند لی اور خواہ ملال
وَمَا اَرِيدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ وَالْاِيْهِ اٰنِيْبُ فائدہ جلیلہ بعض بزرگان اہل عبت
سے مضمون و حمد و اہتمام و استیقتما انفسہم باوجود
اس امر کے کہ ساتھ علم الیقین کے جانتے تھے کہ شیخین ساتھ
اہلبیت علیہم السلام کے صاف نہ تھے اور جانتے تھے کہ
عداوت اور دشمنی حضرات اہل بیت کی موجب خسران
اور باعث خلود نیران کی ہے یعنی سبب زیان اور نقصان
اور ہمیشہ جہنم اور دوزخ میں رہنے کا ہے اس عداوت اور
دشمنی کو اختیار کیے سب اور شتم شیخین پر جسارت نہیں
کرتے کبھی کہتے ہیں کہ شاید شیخین کو غضب کرنے فدا کیے

عظیم کی بے حد اہمیت
عباس نے کہا اِنَّ اللہَ سَلَبَ
ابصارنا و سَلَبَ بَصائرنا
یعنی خدا نے ہماری
سلب کیں یعنی ہماری آنکھیں
انہی کیں اور ہماری آنکھیں
آنکھیں اور عقل ہماری انہی
کی و اھل لقتل اھل لقتل
و کھل کھل اللہ و علی علیہ السلام
اولاد رسول اللہ ص علیہ السلام

باب میں درمیان خود اور خدا کے کچھ عذر ہو گا چنانچہ اولیٰ بعضے شعرا نے کہا ہی شعر اَھْوٰی عَلَیَّامِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا اَرْضٰی فِیْہِ اَبٰی بَکْرٌ وَلَا عُمَرُ وَلَا اَقُولُ اِذَا لَمْ یُعْطِیَا قَدْ کَا فِیْتِ النَّبِیِّ دَسُوْلُ اللّٰہِ قَدْ کَفَرَا اللّٰہُ یَعْلَمُ مَا ذَا اٰیَاتِیْنَ بِہِ یَوْمَ الْقِیَمَةِ مِّنْ عَذْرِ اِذَا اُعْتَذَرَا یعنی مفاد اس کا یہ کہ میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کو دوست رکھتا ہوں اور ساتھ ساتھ کرنے شیخین کے میں راضی نہیں ہوں اور یہہ بھی نہیں کہتا ہوں میں کہ یہی سبب غضب کرنے مذک کے اور محروم اور مایوس اور نا امید کرنے پیغمبر کی لڑائی کے کافر نہیں ہوئے یعنی اگر غضب مذک کیا اور حضرت فاطمہ کو محروم اور نا امید رکھا تو کافر نہیں ہوئے خدا جانتا ہے کہ یہی دو روز قیامت میں کیا عذر واسطے اس فعل اور کام کے لائیں گے انتہی اور مولانا بہاء الدین عالمی علیہ الرحمۃ والعفوان نے جواب میں ان اشعار و نیکی فرمایا ہی شعر من کلام مولانا بہاء الدین عالمی علیہ

يَا أَيُّهَا الْمُدْعَى خُتُّ ابْنِ أَبِي لَهَبٍ
 ائْتِي أَنِّي كَيْفَ أَدْعَاكَ فَنُصِي وَنُصِي
 نَيْحُ نَيْبِ ابْنِ بَكْرِ وَلَا عُمْرًا
 وَسَعَادَتُ وَجُودِ وَجْهِ مَرْدِي سَيْكُنِي
 بَطْنِ كَرْدَن

[illegible]

عبدالغنی زبیر علیہ الرحمۃ
جس کے اس کو نہا منفعل اور
نہایت منفیغ اور اس کے
اوس کے آیام حکومت اور
زمانہ اعانت اور اس کے
ساتھ

كَذَبْتَ وَاللّٰهِ فِي دَعْوِيْ حُبَّتِيْ
در دعوای من که او ندرد دعوی او
وَكَيْفَ يَقْوِيْ مِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ
و چگونه دوست میداری تو ای سرور المؤمنین
فَاَنْ تَكُنْ صَادِقًا لِّطَقَّتْ بِهِ
پس اگر راستی تو راست کو در آن خبریکه
وَاَفَكَرَ النَّصِيْحَةُ فِيْ خِيَمٍ وَبَعِيَتْهُ
و اندک کرد نصیحت را که در خیمه او را
اَتَيْتَ تَبْعِيْ قِيَامِ الْعَدُوِّ فَذَكَرْ
آمده تو و خواستی آوردن عذر را در
اِنْ كَانَ فِيْ غَضَبٍ حَقِّ طَهْرٍ
اگر بوده باشد در غضب حق طهر
فَكُلْ ذِمَّتْ لَهُ عُدُوٌّ عَدُوٌّ
پس هر گناه برای او عذر است در
قُلْ يَقُولُوا لِمَنْ اِيْمَانُهُ صُرِفَتْ
پس گویند بر کسی که روزی او مرده
مَنْ يُّنَادِيْهِمْ وَ قَوْلُ الْاَنْفَالِ خَدَه
کسی که میخواند و قول انفال که

قُلْتُ يٰ ذَاكَ سَتَصِلُ فِيْ عَدُوِّ سَقَرٍ
گفتم ای آنکه تو خواهی رسید در عداوت کفر
اَصْبَحْتَ فِيْ سَبِّ مَنْ عَادَا مُتَّفَكًا
صبح گردی تو در لعن کردن کسی که دشمن
فَاَنْوَ اِلَى اللّٰهِ يَمِيْنُ خَانَ اَوْ غَدَا
پس بفرای بخوابی حد او ند عالم از
وَقَالَ اِنَّ الرَّسُوْلَ قَدْ هَجَرَ
و گفتند بدرستی که رسول الله
اَحْسَبُ الْاَكْمَرُ بِالْمَوْتِ مَسْتَرًا
آیا گمان میکنی که امر بحدک باین امور
فَاَطْمَئِنِّ سَيَقْبَلُ الْعَدُوُّ مِنْ جَانِبِهَا
فاطمه که از حق قبول شود عذر از هر یک
وَكُلُّ ظُلْمٍ يُّوْنِيْ فِيْ الْحَشْرِ مُعْتَفَا
و هر ظلمی دیده میشود در محضر آمرزیده
فِيْ سَبِّ شَيْخِيْكُمْ قَدْ ضَلَّ وَ كَلَّ
در لعن کردن و دشمنی شما که تحقیق گمراه
عَسَى يَكُوْنُ لَهُ عُدُوٌّ اِذَا اَعْتَدَا
شاید باشد برای او عذر در روزی که

در دعوای من که او ندرد دعوی او
و چگونه دوست میداری تو ای سرور المؤمنین
پس اگر راستی تو راست کو در آن خبریکه
و اندک کرد نصیحت را که در خیمه او را
آمده تو و خواستی آوردن عذر را در
اگر بوده باشد در غضب حق طهر
پس هر گناه برای او عذر است در
پس گویند بر کسی که روزی او مرده
کسی که میخواند و قول انفال که
گفتم ای آنکه تو خواهی رسید در عداوت کفر
صبح گردی تو در لعن کردن کسی که دشمن
پس بفرای بخوابی حد او ند عالم از
و گفتند بدرستی که رسول الله
آیا گمان میکنی که امر بحدک باین امور
فاطمه که از حق قبول شود عذر از هر یک
و هر ظلمی دیده میشود در محضر آمرزیده
در لعن کردن و دشمنی شما که تحقیق گمراه
شاید باشد برای او عذر در روزی که
من کو بهمان شک نیست
بسم الله الرحمن الرحيم
و در دعوای من که او ندرد دعوی او
و چگونه دوست میداری تو ای سرور المؤمنین
پس اگر راستی تو راست کو در آن خبریکه
و اندک کرد نصیحت را که در خیمه او را
آمده تو و خواستی آوردن عذر را در
اگر بوده باشد در غضب حق طهر
پس هر گناه برای او عذر است در
پس گویند بر کسی که روزی او مرده
کسی که میخواند و قول انفال که
گفتم ای آنکه تو خواهی رسید در عداوت کفر
صبح گردی تو در لعن کردن کسی که دشمن
پس بفرای بخوابی حد او ند عالم از
و گفتند بدرستی که رسول الله
آیا گمان میکنی که امر بحدک باین امور
فاطمه که از حق قبول شود عذر از هر یک
و هر ظلمی دیده میشود در محضر آمرزیده
در لعن کردن و دشمنی شما که تحقیق گمراه
شاید باشد برای او عذر در روزی که

عذیرِ حرم کا انکار کری اور مکر کا دی اور پچھنے خدا اور صاحب
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ فَمَا يَنْصُرُهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الْوَلِيُّ ۚ فَكَيْفَ يُعْزِيهِمْ
تو تبراً اور سب نکرے اب برعکس اسکے آیا نہی تو اس امر اور
اس بات پر کہ فدک کے باب میں عذر کری اور بہانہ لاؤ
پچ بہانہ کے آبا گمان کرتا ہی تو کہ حقیقت کار کے ساتھ آپ اور
آپ اور چرب زبانی کے پنهان اور پوشیدہ ہو گئے اگر غصب
کرنے میں حق جگر گوشہ رسول خدا فاطمہ زہرا کے عذر مقبول ہو گا پس
باید اور چاہئے کہ ہر گناہ کے تین معذرت اور واسطے ہر ظلم
کے مغفرت ہو گی پھر جس کسی نے کہ تمام عمر سب اوپر شتم
اور لعن اور طعن شیخین میں بسر کی ہو گی تمہا زی زعم اور گمان
سے وہ گمراہ نہو گا بلکہ اس کے تین یہی معذرت اور مغفرت
ہو گی اور اس کو معذور رکھو اور یہی حرف زبان پر لاؤ کہ
شاید وہ درمیان خود اور خدا کے کوئی ایک عذر رکھتا ہو گا
فکیف باوجود اسکے کہ عذر اس شخص کا مثل آفتاب کے روشن
اور حقیقت امر کی صبح صادق سے اظہر و ابین ہی یعنی
حقیقت اس امر کی سورج سے روشن تر اور صبح صادق
سے باہر و ظاہر تر ہی ضرور بیان کی نہیں ہی و لیکن شیطان

کہ کہنے سے لعنت کے درہم برہم ہوتے ہیں اور اس طرح کی حدیث کو جو دلالت اور پر منفعت اور رزالت اور سچی کی کرتی ہے یہی احادیث کی کتابوں میں بیان کرتے اور لکھتے ہیں یہہ ہی من جانب اللہ ہی یعنی خدا کی جانب سے ہی اور دلائل استقامت اس شاہ راہ سے ہی کہ باوجود سالہائے دراز قلم و تسلطت اور ریاست زیر نگین اعدائی دین کے ہتی اور چرخ ناہنجار ساتھ مراد اوان اشعار و نکی پہر تاہتا اور سچ اس مدت مدید کے دین سدید اور مضبوط کو پامال اور مضحک کر کے احادیثین بہت سی مدح شیخین میں اور نقص ائمہ مصطفین میں وضع ہوئیں اور کہیں اور حسب اصغان این احادیث کا ذہب یعنی کہنا وعدہ ہا و دشمنی با ان چوٹی حدیثین بنانے کا خلعت اور زر کثیر اور انعام اور بہت سارو پیا پانیکا ہتا اور اس صورت میں توقع اور امید یہہ رکھتے ہتی کہ کچھ جز اور اثر اور کچھ علامت اور نشا مدح اور تعریف حضرت امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور مذمت اور بدی شیوخ کلام سے صفحہ روزگار میں با نز کہیں اور نہی دلیکن اتناک اجبار اور آثار شیعہ کتب اہل سنت میں موجود ہیں کہ واسطے حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام

علیہ وآلہ کو شاہد اور گواہ لائے وَكَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا اور قطع
نظر اس سے ہم نے ساتھ اخبار اہل سنت کے اصل مطلب کے
ثابت کیا وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ یعنی فضل
اور بزرگی وہی درست اور صحیح ہی جو کچھ کہ گواہی دی
ساتھ ادا کے اعداؤں اور دشمنوں نے پس جو شخص کہ
کہ نقص یعنی طرفداری دو نو طرف کی نہ کہتا ہو جانیگا
اور سمجھنیگا کہ حق اور سچ کسی طرف ہی والسلام خیر
خاتم اور اختتام اور مناسب اس مقام کے روبرو
ہی کہ بعد تالیف اس رسالے کے نصاریٰ میں روداد
ہوئی اور اس کی نقل اس وقت میں ثبت ہوئی

سُؤالات مستر اسمت
صاحب از مولوی سلامت علی
حقی مذہب

سؤال محمدیان یعنی امت محمد کتنے فرقے ہیں
جواب بہتر فرقہ سوال ان فرقوں میں

نو بہنوں نے پھر کراہی
 نہ سنا ہو گا اور حق نہیں ہو گا
 ہم دیں اپنا عصیان بلکہ کم
 کی ہے اور باوجود اس کے
 حق تعالیٰ نے ان کی پالی اور
 عصمت کی گواہی دی ہے
 اَعْلَامُ دُیْنِ اللّٰہِ لَیْسَ
 عَنْکُمْ اَلْوَحْشُ اَهْلُ الْبَیْتِ
 یُظْہِرُکُمْ فِیْہِ
 اَمِنْ ہِی

دینِ آخری ثابت اور ظاہری اور بس یہی دلیل قوی ہی
 حقیقت پر مذہبِ مرقضوی کے خاتمہ
 لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہ جناب مولوی موحی الیہ بعد مطالعہ کرنے اس
 کتاب کے حقیر کو تنہائی میں بلا کر اظہار کیا کہ میں اس سب
 مطالبوں کو سمجھا اور جانا ہوں اور ادا عطا دس ہتھ اونکا
 رکھتا ہوں اور اخیار سے کیا صغار اور کیا کبار سے پیرار
 ہوں اور دو سری مجلس میں فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ
 نجات منحصر ہی محبتِ اہل بیت علیہم السلام میں اور
 لعنت کرتا ہوں دشمنانِ اہلبیتؑ پر اور میں فضائل اور مناقب
 علی بن ابی طالبؑ کے جانتا ہوں اور معالم التبریل تفسیر قرآن میں
 حدیث مباہلہ اور حدیث عبا یغنی ک کو دیکھا اور پڑھا ہوں
 کہ پیغمبر خدا صلا اللہ علیہ وآلہ نے روز مباہلہ میں جناب امام حسینؑ
 کو اپنے اغوش مبارک میں لیا اور حضرت امام حسنؑ اور حضرت
 فاطمہ زہراؑ اور علی مرتضیٰؑ کو اپنے ساتھ لیا اور باہر شریف
 لائے اسطور سے کہ عبا اپنی آنحضرت پر اوڑبانے ہتی نہ خلفائے
 ثلاثہ پر اور حدیث مَرَكَبْتُ مَوْلَادَ عَلِيٍّ مَوْلَادُہ ثابت کرنے
 میں اس مطلب کے کافی ہی جبکہ آنحضرت مولا ہر ایک کا ہو

۱۹۳ کو دلاری اور شیعہ کے ہاں اور علما کے ہاں اور
 شیعہ کے ہاں اور علما کے ہاں اور علما کے ہاں اور
 شیعہ کے ہاں اور علما کے ہاں اور علما کے ہاں اور
 شیعہ کے ہاں اور علما کے ہاں اور علما کے ہاں اور

اور ایک کہ ظانی ملک
 کی دوسری جگہ اور
 حدودہ متفقہ جو یہ
 صرف اور فیض میں یہ
 سی کی ملک ہی اور وہ بنا
 حق متصرف اور غاصب ہے
 جس کی دعویٰ کرنے کے لیے
 جس کی حکم دینی علیہ
 اس کی ثابت ہو اور تو

غاصب معلوم کری کہ وہ
 اس کے اور ظالم ہی
 لیکو بلا اس ملک کو
 لیا اور دیو بلا اور مدعی کو شکم
 بہن حضرت امیر المومنین علی
 نے پوچھا کہ گواہ مدعی کے
 طلب کر گیا یا مدعی کے
 دیو کو نہ کہا گواہ مدعی کے
 طلب کر دیا کہ حضرت

امیر المومنین علیؑ اور امیر المومنین علیؑ اور
 امیر المومنین علیؑ اور امیر المومنین علیؑ اور
 امیر المومنین علیؑ اور امیر المومنین علیؑ اور
 امیر المومنین علیؑ اور امیر المومنین علیؑ اور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسائل

کیا اعتقاد ہی حضرات شیعہ کا اس قرآن مروج کے باب میں آیا
یہی قرآن منزل میں اتنی ہی بلا کم و کاست اور اسکی متمک کرنیکو
وصیت کیا تھا پیغمبر صلی اور یہی اکبر تعلیم اور اسیکو امیر المؤمنین
نے جمع کیا تھا اور اپنی دستخط خاص سے لکھا تھا اور اسیکو امام
فی حفظ کیا اور اسی پر صاحب الامر عمل کرنیکی اور اسیکو نمازین
پر پھین گے اور اسکی احکام برحق اور واجب العمل ہیں اور یہی قرآن
ہی کہ جبکا قول و فعل اسکی مخالف ہو تو باطل ہے اور یہی ہی کہ جسمین
بتدیل اور تحریف کو دخل نہیں اور یہی ہے کہ جسمین کی اور زیادت
کو راہ نہیں ہے اور یہی ہی کہ جسکی شان میں سے دامہ لکتاب
غریب و یاتیمہ الباطل من بین ید یدہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم
فقط یا وہ قرآن اور تھا اور یہہ اور ہی اگر وہی ہی تو دیسا فرما سی
اور اگر وہ قرآن اور تھا تو او سمین کتنی آیتیں تھیں اور او سمین کیا

[illegible]

طلب کریں اور شرمندہ ہوا اور سر پر
اور شرمندہ ایسا رہیں کہ ایک چار
کہ تو مطلق ہو کر ملک کا ہیرو
کہ موافق حق ہو ورنہ ضلالت
نہ اپنے گمراہی جاننا یا بہیم
تسکین ہو جائے جانی اور خدایا
کہ کلام الٰہی کی کتاب باطل ہے
خون معاشرہ الا انبیاء کے

۵۴
 کہ کہ غافل نفس قرآن مجید
 اولاد کے لئے جو ضیہ کا شعلہ
 لاکھ جہین پہنچے ام فرما ہائی
 کہ ہائی کہ ہائی اور ویت
 اولاد کے لئے جو ضیہ کا شعلہ
 کہ کہ غافل نفس قرآن مجید

ابجانات کے کہ انیادین
عجید میں بہت ہیں
اور دوسری جگہ قرآن عام ہے
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسی ساتھ اس خطاب کا
اول تو کوئی کہ غیب
حصہ نور و نور کا
دوسرا اس میں ہے

کسی صحیفہ یا مصحف میں ہوا اور اس کو جلا دین شیخ عبدالحق دہلوی نے لکھا ہی کہ اس حدیث سی ظاہر ہوتا ہی کہ جو مصحف نزدیک حضرت حفصہ کے بتی بعد واپس کر نیکی پر وہ بھی جلا دی گئے انتہی الحفظ اور یہہ روایت تو مشہور ہے کہ جبکہ ابن مسعود دینی انکار دینی کا اپنے مصحف کے کیا تو حضرت عثمان نے انکو ضرب اور تادیب کے اور اوسنی بزور قرآن مجید کو لیکلی جلوا دیا اور کچھہ پاس اونکی صحابیت اور جلالت قدر کا نکیا خلاصہ یہہ ہی کہ دلسوز سے خلافت نپا دکی قرآن سوزی میں طشت از بام افتادہ ہی کہ علما اہل سنت ہی انکار اسکا بہنیں کر سکتے بلکہ فخر رازی نے نہایت العقول میں لکھا ہی کہ جلا ڈالنا باقی مصاحف کا درحقیقت تہمت تعظیم بتی کہ مبادا کوئی پرزہ اوسمیں سے زمین پر کر پڑے تو باعث اہانت اور سبکی کا ہوگا سبحان اللہ جلانا قرآن کا تعظیم ٹھیرا اور کرنا اوسکا زمین پر باعث تحقیر کا ہو حالانکہ جلال الدین سیوطی نے کتاب تقآن میں قاضی حسین سے نقل کی ہی کہ اوسنی کہا کہ جلانا قرآن کا خلاف احترام ہی اور جو چیز کہ خلاف احترام ہو وہ اہانت اور استحقاف ہی انتہی اب ہم پوچھتی ہیں کہ کیا اعتقاد ہی حضرات سنی کا اس مقدمہ میں

[illegible]

کے وارث مالک و زکوٰۃ کے ہوتے ہیں اور ان کا حصہ
میں سے صرف ایک سو فیصد ہے۔

کہو کہ وہ مصاحف محرقہ ہرگز منزل میں آئندہ نہ ہتی اور یہہ قرآن رُوح
 منزل میں آئندہ ہی تو عہد شیخین میں اور اوائل عہد حضرت عثمان
 میں کون قرآن تھا اور کس پر عمل کیا جاتا تھا اور تراویح و یمنین
 کی پڑا جاتا تھا اور تالیف کرنیوالی اور مصاحف کے اعتقاد
 حضراتِ نبیہ میں مومن ہتی یا منافق اگر مومن ہتی تو مومن کا
 کام یہ نہیں کہ کوئی نیا قرآن بنا لیوی اور کہی کہ یہہ منزل میں آ
 ہی اور اگر وہ اصحاب کہ جنہوں نے پہلی قرآن جمع کیا تھا وہ نہا
 ہتی اور انکا جمع کیا ہوا تھا تو مقامِ نخب ہے کہ شیخین نے اپنی
 وقت میں ان منافقوں کی نیکی نہ جلوایا اور اسکو مقبول
 رکھا اور احکامِ شرع کے اس سے نکالی اور نماز و یمنین اسی
 پڑھا اور وہ لوگ بھی تو اصحاب ہتی پھر حدیثِ اصحابی کا
 لجنوم بایام اقتدایام اھتدایام نمکویا وہی یا بالکل فراموش
 ہو گئی اور فرمائی کہ خباب رسالت مآب نے جو اپنی امت کو وصیت
 کی ہتی کہ میں تم میں چوڑتا ہوں کتاب اللہ او اہل بیت اپنی کہ
 یہ دو نوجہ انہو نگلی تا وقتی کہ وارد ہوں میری پاس حوض کوثر
 پر مراد اس سے کون کلام اللہ تھا اگر بھی قرآن مروج تھا
 تو یہہ عہد حضرت عثمان میں مروج ہوا اسوقت کہان تھا اور وہ

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ إِلَّا لِيَعْلَمَ أَنَّكُمْ عِبَادُهُ ۖ إِنَّكُمْ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مُّخْرَجُونَ ۚ

اور وہ قرآن جو جلای گئے وہ تو منزل میں اللہ نہ تھی تو پہراہل بیت
اور قرآن میں عہد حضرت عثمان تک جدائی لازم آتی ہے شاید اس
حدیث وصیت میں اتنا فقرہ رہ گیا ہی کہ عہد حضرت عثمان سی
اہل بیت میں جدائی نہ ہوگی تاہم وہ دوحض کو ترک تو چہ اس فقرہ شریفہ
کے کہ میں چھوڑتا ہوں تم میں کتاب اللہ اور اہل بیت کو کس طرح
کروگی اور ابن عبد البر مالکی نے کتاب استیعاب میں محمد بن سیرین
روایت کی ہے کہ جب لوگوں نے ابو بکر سے بیعت کی تو حضرت امیر
نے بیعت میں تاخیر کی اور اپنی گھر میں بیٹھ رہی ابو بکر نے کہا ابھی
کہ کیوں دیر کے تمہی میرے بیعت میں آیا کر اہت کے تمہی معیری انا
اور خلافت سی پس فرمایا حضرت امیر نے کہ کراہت تو نہیں کے
میںے لیکن قسم کہانی ہے مینی کہ نہ اوڑھو ننگا اپنی رد اکو سوا ہی وقت
نماز کی جب تک کہ جمع نہ کر کون قرآن کو کہا ابن سیرین نے کہ
روایت پونہی جھکو کہ او حضرت فی جمع کیا قرآن کو موافق اوسکی کہ نا
ہوا تھا اور اگر باہتہ آتا وہ قرآن تو البتہ اوسی علم کثیر حاصل ہوتا اور
اوسکی قریب دوسری روایت عبد الرزاق کے اسناد سی اوسی
کتاب میں مذکور ہی اب ہم پوچھتی ہیں کہ وہ قرآن کیا ہوا اور
کہان غائب ہوا اور کوئی اوسکا حافظ اور اوسکی علم کثیر کا عالم ہی

۲۰۱

اور وہ قرآن جو جلائی گئے وہ تو منزل میں اللہ نہ تھی تو پہراہل بیت
 اور قرآن میں عہد حضرت عثمان تک جدائی لازم آتی ہے شاید اس
 حدیث وصیت میں اتنا فقرہ رہ گیا ہے کہ عہد حضرت عثمان سی
 اسپمین جدائی نہ ہوگی تاورد و عرض کو ترک تو جہ اس فقرہ شریفہ
 کے کہ میں چھوڑتا ہوں تم میں کتاب اللہ اور اہل بیت کو کس طرح
 کروگی اور ابن عبدالبر مالکی نے کتاب استیعاب میں محمد بن سیرین
 روایت کی ہے کہ جب لوگوں نے ابو بکر سے بیعت کی تو حضرت امیر
 نے بیعت میں تاخیر کی اور اپنی گھر میں بیٹھ رہی ابو بکر نے کہلا بھیجا
 کہ کیوں دیر کے تنی میرے بیعت میں آیا کر اہت کے تنی معیری انا
 اور خلافت سی پس فرمایا حضرت امیر نے کہ کراہت تو نہیں کے
 میں نے لیکن قسم کہانی ہے مینی کہ نہ اوڑھونگا اپنی رد اکو سوا ہی وقت
 نماز کی جب تک کہ جمع نہ کرکون قرآن کو کہا ابن سیرین نے کہ
 روایت پونھی جھکو کہ او حضرت فی صحیح کیا قرآن کو موافق اوسکی کہ نا
 ہوا تھا اور اگر باہتہ آتا وہ قرآن تو البتہ اوسی علم کثیر حاصل ہوتا اور
 اوسکی قریب دوسری روایت عبدالرزاق کے اسناد سی اوسی
 کتاب میں مذکور ہی اب ہم پوچھتی ہیں کہ وہ قرآن کیا ہوا اور
 کہاں غائب ہوا اور کوئی اوسکا حافظ اور اوسکی علم کثیر کا عالم ہی

فوجہ ازکی باب میں وارد ہوئی اور بعضی
 کو حدیث صحیح علیہ السلام اور بعضی
 کو کلام کونین کا کلام اور بعضی
 کو باطل اور دروغ کا کلام اور بعضی
 کو اپنی زندگی میں دیکھا یا سنا
 تمام غفلت اپنا حضرت اہم
 کیا کیا بتا دیا حضرت رسول
 سب غفلت کو تنبیہ حضرت اہم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کلمہ پڑھ کر اور الہامین حضرت
 ۲۰۲

یا نہیں ہی اور اگر ہی تو کہاں ہے اور کس ملک اور کس شہر میں ہے
اور جتنی سوال کہ تمہی ہم سی کئے تم سی ہی کئے جاتی ہیں اسکا جواب
میں لازم ہے اور تحقیق یہ ہے کہ یہ قرآن مروج اور جتنی قرآن کہ
ہو ہی ہم سب کو منزل من اللہ اور واجب البعظیم اور قابل التکریم جانتی
ہی اور ابانت اور استخفاف اور کا گناہ کبیرہ ہی اور احراق اور کا
باعث احراق بنا رحیم ہی اور بنا بر روایات سبعہ احرف کی جو
اختلافات اولین ہتی وہ از جملہ ساتون حرفونکی ہتی کہ قرآن مجید
اونپر نازل ہوا تھا چنانچہ مشکوٰۃ میں لکھا ہی کہ خلیفہ ثانی نے خود
فرمایا ہی کہ سنائی شہام بن خرام سی کہ پڑھتا تھا سورہ فرقان
کو برخلاف اسکی کہ جو میں پڑھتا تھا اور خطاب سولحدافہ مجھکو پڑایا
تھا میں قریب تھا کہ میں اس سے اسوقت پڑ جاؤں لیکن میں
اسکو چھوڑ دیا یہاں تک کہ قراءت کو تمام کیا پھر تو میں ردا اسکی
گلی میں ڈال لی کہنچتا اور کہہٹھا ہوا خطاب رسالت پناہ سے کی پاس
لیگیا اور کہا کہ سنائی کہ اس سے کہ پڑھتا ہی سورہ فرقان کو بخلاف
اسکی کہ مجھکو اپنی تعلیم کیا ہی فرمایا اوحضرت نے مجھ سے کہ چھوڑو
اسکو بعد از ان شہام سی فرمایا کہ پڑو تو کس طرح سی پڑھتا ہی اسنی
پڑھا او سی طور سی کہ پہلی میں اس سے سناتا تھا اوحضرت نے فرمایا

[illegible]

علما و اشراف و افاضیہ کے لئے
 تمام مادی و معنوی سہولتیں
 کے ساتھ ساتھ تعلیم و ترقی
 کے لئے بھی کوششیں کی جائیں گی

مروج بلا شبہ منزل من اللہ اور واجب العمل ہے مگر یہ جو چوٹی ہو کہ کچھ کم و کاست اسمین ہو یا نہین سور وایات اور احادیث شیعہ اور سنی سی قرآن کا نقصان نے الجملہ ثابت ہوتا ہی لیکن نہ ایسا نقصان کہ مانع و منافی عمل کا اس قرآن موجود پر ہو اسلئے حضرات اہلبیت کا بھی عمل اس قرآن مروج پر تھا اور حکم عمل کرینکا اس پر ہلکو ہی ہے ہاں بعض قدما ی علما ہماری بالمرہ انکا نقصان قرآن کا بھی کیا ہی مگر یقین اس امر پر کہ نقصان کچھ اسمین نہین ہوا ہی شکل ہے لیکن زیادتی کسی آیت کی ثوابتہ نہین ہوئی ہی اور جو تنہ پوچھا کہ جمع کیا ہوا حضرت امیر کا یہی قرآن ہی تو یہہ سؤل تمسے بعید تھا اسواسطی اگر یہہ وہی قرآن ہوتا تو سخت اور سخت عثمان کے جمع کروانی قرآن میں زید بن ثابت وغیرہ سی اور حواقیقی مصاحف میں بالکل برباد ہو جاسکو تم کیونکر گوارا کر سکتی ہو اور وہ قرآن جو حضرت امیر نے موافق تنزیل کے جمع فرمایا تھا وہ نہین حضرت کی پاس اور انکی اولاد طیبین اور طاہرین کی پس موجود اور مخزون رہا اور اب حضرت صاحب الامر کے پس موجود ہی جو وقت میں کہ انحضرت کا ظہور اور خروج ہوگا تو وہ بھی ہوگا فقط اب حضرات ستینہ کو بایں اعتقاد اور جود ہمارا سؤل کا ضرور اور ختم ہی اقدیدہ شدیدی صراط مستقیم تمام شد

[illegible]

اونکی شہادت کے یعنی جناب امام حسن اور جناب امام حسینؑ نے گواہی دی حضرت فاطمہؑ
 کی طرف سے مذک کے باب میں اور انہوں نے نشینی اور تمام مہاجر اور انصار کے درمیان
 اور حدیث میں متفق ہیں کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يَعْظِيْبُ الْعَظِيْبَاتِ وَيَرْضٰى
 لِرِضَاكِ يَعْنٰى اِى فاطمہ بدرستیکہ خدا غضب کرتا ہے اسے غضب ہونے تیری کی اور خوشنود اور
 رضا مند ہوتا ہے سبب تیری خوشنودی اور رضا مندی کے پس بموجب اس حدیث کے حضرت
 فاطمہؑ کا غضب غضب خدا کا ہی پھر خدا نے ان پر غضب کیا ہوگا بحکم حدیث اول کے فاطمہؑ
 مین ہی پس جو کوئی کہ رنجیدہ کری اور دکھ دیوی حضرت فاطمہؑ کو اس نے رنجیدہ کیا اور
 دُکھ دیا خدا کو اور خدا فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَئِنَّ اللّٰهَ لَفِي
 الَّذِيْنَ اُولٰٓئِهٖ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وہ لوگ جو ایذا دیتی اور رنجیدہ کرتے ہیں خدا اور اس کی رسول
 کو لعنت کی خدا نے ان پر دنیا اور آخرت میں انتہی پس بلاشبہ وہی اور اُنکی اتباع ظالم
 اور کافر ہونگے اور لعنت خدا اور رسول اور ملائکوں یعنی فرشتوں کی اُوں پر ہوگی اور غضب
 اُنکی کا متوجہ اُنکی ہوگا جبکہ حسینؑ نے سخن کو یہاں تک پہنچا یا تب ابراہیمؑ اور ابوبکرؓ
 اور شافعی اور تمام علما ایک بار اُوں ہی اور قصد اور ارادہ حسینؑ کے قتل کا کیا اور جفا کرے
 اور ایذا اور آزار دینے میں اُسکے ہوئے اور اُس نے ہی بقدر طاقت اور قوت اپنی
 کے کوشش اور سعی کی اور دائرہ کی کو ابراہیمؑ کی اپنے ہاتھ میں پکڑی اور چھوڑتی نہیں تھی
 اور بارون رشید دیکھتا تھا جو وقت کہ یحییٰ بن خالد برکلی نے اُنکی ہجوم کو دیکھا بارون رشید
 کے پاس آیا اور کہا کہ تو آج رسول خدا کے جگہ پر بیٹھا ہے اور ایک لونڈی نے تمام علما
 زمان کو الزام دیا اور سب کو عاجز کیا ہے اور انہوں نے ساتھ ظلم اور تعدی کے تیری
 مجلس میں ارادہ اُسکے قتل کا کیا اور قصد اُسکے ایذا اور آزار کا کیا ہے اور ہر ایک
 امرائے حسینؑ کے جانب داری کی باتیں اور حکایتیں عرض کرتے تھے اور ابن عم ہارون
 رشید کے چچا کا بیٹا جو تھان البیتؑ سے تھاتلو اور کچھ ابراہیمؑ اور علماؤن کے
 طرف متوجہ ہوا سب نے ایک دفعہ حسینؑ سے دست کو تارہ کیا یعنی ہاتھ اٹھایا اور اپنی

جگہ پر بستی بارون رشید ابراہیم پر غصہ اور غضب ہو کر بولا کہ کچھ شرم خدا سے نہیں رکھتا اور کرتا ہی اور تم سب علما جو حاضر ہو اپنی تین علم اور فضل تمام اہل زمان سے جانتی ہو اور جواب کے ایک لونڈی کے عاجزا اور مضطرب اور گہرا گئے ہو اور تمام مردم یعنی سب لوگ خواہ اور عوام سے غم پرہیزتے اور مسخر کرتے ہیں باوجود اس کے شرمندہ نہیں ہوتے ہو اور قصد قتل اور ایذا اور آزار اسکے کا کرتے ہو جو وقت کہ لوگوں نے ان باتوں کو بارون رشید سے سنا تب سب نے امر اور اعیان دولت سے ملامت کرنے شروع کی اور ابراہیم اور تمام علمائے کو مذمت اور تشنیع اور سرزنش کی حسینہ باوجود ان کے هجوم کے خائف نہ تھی اور چپ نہ رہی دوسری مرتبہ پہر آغاز سخن کر کے بولی ای معاذ ان گمراہ اور ای دشمنان خاندان ربو لحد خدا ڈرو اور روز باز خواست یعنی قیامت سے اندیشہ کرو اور واسطے جاہ اور منصب دنیا اور پانچ دن کی زندگی کے کمر اوپر عداوت مصطفیٰ اور مرتضیٰ اور اہلبیت کے مت باند ہو اور ساتھ کلام مفرغات اور مہلات کے جو قبیل افسانہ اور افسون سے ہیں کوتاہ نظر والوں کی یعنی احمقوں اور نادانوں کی آنکھوں کو مت چہاؤ کہ فلانا ساتھ اتفاق ملائے کے خلیفہ ہوا اور فلان کو واسطے فلان کے امیر کیا پہر وہ فضل ہوا اور مانند ان حکایات و اہیہ اور روایات لاغینہ کو یعنی یہودہ اور لغو اور جھوٹی حکایتوں اور روایتوں کو علم رسالت اور نبوت اور امامت اور عصمت اور طہارت اور اسرار ملائکہ اور تحقیق حقایق میں حجت قرار دینے میں اور زبان خلائق میں ڈالا ہی اور انکو گمراہ کیا کیونکہ نہیں قیامت اور حشر اور نشر اور عذاب بدی سے یاد کرتے اور غضب الہی سے نہیں ڈرتے ہیں سو ہزار فتنے خلق میں ڈالی ہیں اور سو ہزار فرسنگ دور تر لوگوں کو معرفت خدا اور رسولی اور امام برحق سے پیٹے ہیں اور ظلمات بعضہ فوق بعض میں چھوڑ دیئے ہیں اور اکثر حکایتیں اور روایتیں اور احادیثیں موضوعہ تمہارے نقل کی گئے ہیں ان سے جو ظالمین اہل بیت اور فاسقان اور زنان اور کودکان گجشک بازان میں یعنی بہت روایتیں اور حدیثیں تمہاری پہان کی بنی ہوئی اور نقل

۱۰۰۰ مان یعنی لوگ

اور نقل کی گئی ہیں اور اسے جو ظلم کرنا والے اہل بیت پر ہوتی ہیں
 اور بچوں سے ہیں اور قبیل افسانہ اور خواب اور خیال سے ہیں اور یہ
 شخص قصہ اور کہانی کہتا ہے بہت سے عورتیں اور بچی ستے ہیں اور بچا
 قصہ اور افسانہ تمام ہوتا ہے ان بچوں کو تر بازون اور عورتوں اور فاسق
 کو سنا کہ روایت کرنا والوں اور حدیث اور احادیث لکھنے والوں میں لکھتے ہیں قال
 راوی فلان اور افواہوں میں ڈالتے ہیں کہ فلان حدیث فلان شیخ نے پڑھی ہے اور
 فلان شیخ سے روایت کرتا ہے اور فلان شیخ جولاہا اور حجام محدث اور مفسر اور علما
 جاہل بے بصیرت فلان زاویہ میں صاحب چند اربعین سے بیٹھے کئے ایک چلا فلان راوی
 میں بیٹھا ہے اور بڑی اولیاؤں اور مقتداؤں میں سے ہے فلان شیخ نے
 خواب میں دیکھا ہے اور حضرت پیغمبر سے لیا ہے اور علی ہذا القیاس جاہلان بے
 بصیرت اور ابلہان بے معرفت اور کوران زاویہ جہالت اور غولان بادیہ ضلالت
 اطراف بلاد اور جو اسب اصار اور آفاق سے آتی ہیں اور ہمیں اور یہ راوی پیش اور پس
 بترک جو بیان دوڑتے اور چلتے ہیں اور واسطے تمہاری نقل کرتے ہیں اور نہایت شریعت
 اور معرفت اور طریقت کو اور خواب اور خیال اور وہم اور گمان کے رکھ کر تمہارے
 لئے نقل اور روایت کرتے ہیں کہ ذوق ان جہلات اور مخرجات کا اس طرح سے
 خیالات عوام کا لا فہم اور ابلہان بد انجام میں متحکم اور مضبوط ہوا ہے کہ سادہ سادہ
 یعنی بیچ قضا اور قدر کے ان سے زایل نہیں ہو سکتا ہے کہ اس سبب سے حرج اور مرج
 اور تعذیل اور تبدیل اور طعن اور تکفیر درمیان عوام کے پیدا رہا اور ظاہر ہوئے اور ایک
 نہایت زمانہ اس پر گذرے کہ اولاد اور احفاد اور اولاد در اولاد اور پوتے اور پڑپوتے
 اور نواسے ان وجود میں آئے اور پیدا ہوئے اور ہونگے گویا بغض اور عداوت طبیعت
 اور اولاد اور پیروان اور شیعیان طبیعت کی میراث میں ہے اور ان کی مخالفت
 کا طریق اختیار کیا ہے اور کرتے ہیں اور ظالموں اور فاسقوں اور اعدای خاندان

ہتی اور مشرب خم میں بسر کئے ہتی اوں کو معصومان خاندان نبوت پر
 درجہ عطا ہی اور قضائے ایک دوسری سے روایتیں کرتے ہیں اور
 چاہی کہ نقلیں اور روایتیں اور حدیثیں اور آیتیں جو کچھ کہ حضرت
 بین سے پہنچیں اور وارد ہوئی ہیں کہ ساتھ اتفاق علماؤں اور
 یہ ابن معصوم اور مطہر اور طیب اور طاہرین قبول نہیں کرتے اور منظور نہیں رکھتے
 یہین اور قول اور فعل معصوموں کو اعتبار نہیں کرتے ہیں اور حدیث اور روایت جو کہ عام
 اور انس بن مالک اور ابو ہریرہ اور عمر و عاص اور معاویہ سے پہنچی ہو اسکا اعتبار کرتے
 ہیں جو ہر ایک ان میں سے تدبرین اہل ذرگہ را اور ختمس اور اوون جمع کفار میں آوڑتہ
 اعتقاد تمام اہل اسلام کے طعن اور لعن اس گروہ کے واجب تر ہی عیادتوں سے ای ابراہیم
 تو اپنی صدیق اکبر اور فاروق اعظم سے کیا فضیلت رکھتا ہی لا اور ظاہر کرتا سنو میں
 کہ کون صدیق اور فاروق تمام عالم پر ثابت اور صادق ہی اور یہہ بعض قول کے تمسح ہی
 بیان کر کہ کس جہت سے اور کس علم اور فضیلت اور زہادت سے اور کس تقویٰ اور طاہر
 سے اور کس بندگی اور عبادت سے اور کس سخاوت اور مروت اور ساتھ کس لیری
 اور شجاعت اور کونسی لڑائیں جو بہت سے کی ہیں اور کونسی بہت دیرون اور شج
 عون کو مارا ہی اور دست برد محکم کون کیا ہی اور کونسی شکل کو حل کیا ہی اور کون مجھڑ
 اور کرامت سے واقع اور صادر اور ظاہر ہوئے ہی ای ابراہیم تیری پیشوا ہی متحدین
 جو کہ متابعت کفر اور ضلالت کی کرتے ہتی زر اور روپی اور مال بہت سا صرف کرتے
 اور دیتے ہتی یا علی اگر غم بغیہ صدر پر حضرت امیرؑ کی حکایتیں اور قضیہ پے اصل وضع کریں
 اور بناوین غیر ذات کے حق میں جبے رستم اور اسفندیار اور کیکاوس اور کیقباد اور زال
 اور عیضہ کے حق میں ترتیب کر کے آفاق اور اسواق اور کوچہ اور بازار میں پڑھا کرتے او
 شہرت دیا کرتے اور ہر ایک کے واسطے طرح طرح اور عنوان عنوان کی شجاعت اور دلاوری مشہور
 کرتے ہتی اور شہرت دیتی ہتی حضرت امیرؑ کے شجاعت اور دلاوری پر اور محاربات اور شجاعتیں

شجاعتیں اور دلیہان کفار کے اپنی دفترون میں لکھتے اور ثبت کرتے تھے اسلئے تاکہ مردمان یعنی لوگ
 ذکر شجاعت اور بیان دلاوری حضرت امیر کو نہ کریں اور ہول جابین اور محاربات اور جنگیں
 حضرت امیر کو بالکل فراموش کریں اور باوجود اسکے پہر کہتے ہیں کہ ہم عداوت اہلبیت کی
 نہیں رکھتے ہیں اور اظہار محبت اہلبیت ہی کرتے ہیں ای براہیم فضیلت کے معنی کر اور کہو
 کہ کس چیز سے حاصل ہوتے ہیں تو ابامین عین الدیان کر کہ افضلیت کی کیا معنی ہیں اور تو اس
 اسکا کس بگذر سے حاصل ہوتا ہے کسی پر ایک بل عالم سے ثابت نہیں اور سنہین
 ہی اور قرآن اور حدیث اور اجنار میں واقع نہیں ہو ای ذرا اپنی ڈاڑھی سے شرم کر
 اور ترک ان مہلات کو کر اور جان کہ اول زمان خلافت سے تا غایت اور آخر بانی مہد
 اور ملت تمہاری کے اوپر تعصب اور عناد اور ظلم اور تعدی کی ہوئی تھی اور کسی ایک کو سادہ
 اہلبیت سے اور علمائے شیعہ اور سایر مجتہدان اور موالیان انکی کو مجال بحث اور جدل کی
 مذی کہ مذہب اہلبیت کا اظہار کریں بلکہ انکی قتل کا قصد اور ارادہ کرتے اور کہتے ہیں کہ یحییٰ
 اشد کفار ہیں اور لوگوں کو تحریص اور ترغیب کرتے تھے انکے قتل پر پس ڈر سے کہ تم کو
 فیضت اور رسوائی ہے اور تمہاری مذہب کا ابطال کریں یعنی تمہاری مذہب کو باطل کریں
 اور کفر اور ظلم اور فسق تمہاری اماموں اور پیشواؤں کا کہ اعدا اور دشمنان حضرت رسول
 اور آل اور اہلبیت اس کے کہ ہیں تمہاری اوپر ثابت کریں جیسے کہ میں نے ثابت کیا اس
 مجلس میں سہتہ دولت اور اقبال خلیفہ زمان کے اور جان ای براہیم کہ تمام عقلا اور
 داناؤں پر ثابت ہے کہ تم دشمن اور اعدای اہلبیت رسول خدا ہو اور امام اور پیشوا تمہارا
 قاتل اور اعداء اہلبیت تھے اور ایک عداوت اور نفاق جو کہ سہتہ حضرت رسول خدا
 کے رکھتے تھے اور اسکو اظہار نہیں کر سکتے تھے خدا نے اپنی رسول کو اس سے خبر دی یہاں
 ملک کہ بعد رحلت حضرت رسول کے اسکو یعنی عداوت اور نفاق کو ظاہر کیا اور اتفاقاً
 اس کے اہلبیت سے لیا اور تم بھی انکی پیروی کرتے ہو اور آل اور اہلبیت رسول سے
 منحرف ہوتے ہو اور انکی پیرو اور شیعوں کو ظالم میں نہیں رکھتے ہو اور انکی نسل کو منقطع

کرتے ہو اور پھر دعویٰ اسلام اور مسلمانوں کا کرتے ہو اور کہتے ہو کہ ہم دین محمد پر ہیں و اقلہ کہ محمد مریم
 سے بیزار ہیں تمام علما بیگیا بولے کہ ہم بھی دشمنان اور اعداء اہلبیت محمد سے بیزار ہیں اور
 اس سے جو کہ سب سے انکی مقام عداوت میں ہی سینہ فی کہا خدا کی قسم تم جھوٹ بولتے ہو
 تمہاری دل جلو اور بھری ہوئے عداوت اور دشمنی اہلبیت اور انکے پیروؤں سے ہیں میں
 حضور میں خلیفہ زمان کی تم پر ثابت کرتے ہوں جس طرح کہ میں کہتے ہوں ای براہیم عید قربان
 کے دن کہ علما اور مشائخ اور دانا اور سیر عوام الناس تمہاری مصلا عید گاہ میں حاضر ہوئے
 ہیں جبکہ خطیب منہاج منبر پر جاتا ہی اور قصہ حضرت براہیم خلیل اور حضرت اسماعیل کی قربانی کرنا
 بنیاد اور شروع کرتا ہی تم کے یہ اور بکا آغاز کرتے ہو اور ہائے باغے و ڈارہیں مار کر روتے ہو اور
 جسوقت کہ سنتے ہو کہ حضرت براہیم نے چٹری ہاتھ میں پی اور ارادہ دے سمجھ لیا کا کیا
 اسوقت فریاد اور فغان کرتے اور گڑبان سر پر سے دی مارتے اور پھینک دیتے ہو اور
 حال آنکہ کچھ زخم اور جراحت حضرت اسماعیل نے پہنچی تھی عاقبت لار یعنی آخر کار گوسفند
 یعنی دُبا خدا نے بھیجا واسطے قربانی کے اور گوسفند کو قربانی کیا جو ہر روز اون گوسفند
 ہزاروں طرف عالم میں کشتہ اور فوج ہوتی ہیں روتے اور پیت پیتے اور فریاد اور فغان
 واسطے ایک گوسفند یعنی دُبیہ کے کرتے ہو کہ قریب چار ہزار برس کے اس پر گزری
 ہیں اور ہر شہر و دیار اور ہر بلد اور اصمار میں جو ایک شیعہ یا ایک مومن یا ایک مسلمان
 اہلبیت کو دیکھتے ہو کہ واسطے نذر دیدہ رسول خدا اور جگر گوشہ علی مرتضیٰ اور فرزند
 ارجمند حضرت فاطمہ زہراء اور برادر جان برابر امام حسن مجتبیٰ سید شباب اہل بیت
 امام حسین مظلوم شہید کربلا سحر م یا عاشور یا سوا اسکے اور دو نو مین اگر کوئی روئے
 اور گریہ اور زاری اور نوحہ و بغیر کرے تو کہتے ہو کہ یہہ رضی اور اہل بدعت ہی باوجود
 اسکے کہ حضرت اسماعیل کے جد بزرگوار مثل جد امجد حضرت امام حسین کے نہتی او باپ انکی مانند
 انکی ماہنے کے اور مان انکی مانند انکی مان کے اور بھائی انکی مثل انکے بھائی کے اور فرزند انکے
 مانند انکے فرزند کے نہتی بہت سے لاعین بے حجت او کافران اور ظالمان اور منافقان میں

امت نے ساتھ آنحضرت کے غدر اور مکر کر کے اوسکو بلا کر نہایت ظلم اور ستم سے آنحضرت کو شہید کیا اور سر مبارک آنحضرت کو نیزہ پر سوار کیا اور حرم محترم اوس جناب کو لوٹا اور غارت اور اسیر کیا اور ہفتاد و دو تن بیٹے ستر اور دو آدمی جناب دار صفا اور برادر اور برادر زادہ اور فرزندان آنحضرت کو شہید اور قتل کیا اور اونکی سرور کو نیزہ پر سوار کر کے شہر شہر و دیار بدیا پر پھرایا اگر ایک مؤمن اونکی واسطے دلتنگ ہو اور گریہ اور زاری اور نوحہ اور بےقراری اور ماتم داری کری تو کہتے ہیں کہ یہہ رافضی اور اہل بدعت ہی ہیں کیا انصاف ہی کہ حضرت امام حسینؑ کو قتل اس کے دو سویا تین سو برس کا عرصہ گزرا کہ شہید ہوئے ہیں اونکو یاد کر کے رونی کوئی وہ رافضی اور اہل بدعت ہی ایبراہیم کیونکر لایق اور سزاوار اور شایستہ ہی کہ واسطے ایک بکری یا گوسفند کے جو چار ہزار برس گزری روین اور فراموش نکرین اور نہ ہو کہ واسطے قرۃ العین رسول اور جگر گوشہ بول کے جو بعد دو سو یا زیادہ برس کے شہید ہوئے ہوئے روئیں اور ماتم داری کرین حیف و حدافنوس حدافنوس ایبراہیم جبکہ حنیفہ نے سخن کو یہاں تلک پہنچایا ہاتھ سر پر مارا اور مقنعہ سر سے پھیک نوحہ داری اور ہائی ہائے رونا آواز کیا اور کہتی تھی وہ حسین جو دوش مبارک حضرت رسول پر سوار ہوتا تھا اور اپنے پاؤں کو حضرت رسول پر مارتا اور کہتا تھا کہ جلدی جلدی چلو حضرت رسول ساتھ اس حرکت کے فخر کرتے تھی اور فرماتے تھی کہ ای حسین نیک سوار ہی تو اور بہائی تیرا حسن اور تم دونوں نیک سوار ہو اور نیک ہی پمہارا اور نیک ہی مرکب ہمارا حیف و حدافنوس کہ حلی مبارک حسین جو بوسہ گاہ حضرت سیدہ کانیات اور سرور موجودات اور فخر عالم اور عالمیان کا تھا ساتھ تیغ بیدریغ کے کاٹا اور سینہ بے کینہ پر اوسکے گھوڑی دوڑائے اوسکے قاتلون کو تم اپنا امام اور پیشوا جانتے ہو یہہ کہتی تھی اور رونے لگتی تھی گریہ اور رونے سے تمام لوگ جھٹنا مجلس سے گریہ اور زاری اور شیون اور بےقراری بلند ہوئے یعنی سب لوگ رونی لگی ہارون رشید دڑا کہ مبادا فتنہ برپا ہو یعنی

ایسا ہنو کہ فقہ اہل بیت اور سبقت حکم کیا کہ خلعت فاخرہ اور لباس بہاری واسطے حنیفہ کے
لاوین اور حنیفہ کے مباحثہ کو منقطع اور موقوف کیا حنیفہ نے کہا ای حنیفہ زمان مجہول تھی مہلت
دی کہ تائین اوس سے ایک سوال اور کروں اور باب کو تمام اور ختم کروں کہا بول حنیفہ
نے کہا ای عالمون اور فاضلون جو حاضر ہو تمکو قسم دیتی ہوں اوس خدا کی جو معبود ہی
ساری عالم کا سچ کہو کہ کہیں کسی کتاب میں یا حدیث میں دیکھا یا سنا ہی کہ حضرت
پیغمبر کسی حال میں یا مسجد یا کوئی اور جگہ میں جو بیتہ تھی کسیکو حضرت علی پر مقدم کہتی
اور امیر کرتی تھی یا کیا ہو گا سب عالمون نے تصدیق کیا اور کہا کہ حضرت پیغمبر نے کسیکو
مقدم اور امیر نہیں کیا حضرت علی پر حنیفہ نے کہا جبکہ خدا اور رسول نے کسیکو اوس
حضرت پر امیر اور مقدم نہیں کیا تب تم کیوں کر جاہز اور روا رکھتی ہو کہ بعضی جاہل
امت سے اوپر آنحضرت کی امیر اور جہتر اور مقدم رکھتی اور کرتے ہو ای ابراہیم
جو وقت کہ حضرت رسول نے سورہ براءت ابابکر کو دیکر ساتھ ایک خلق ابنوہ
اور عظیم کے بھیجا کہ سورہ براءت کو مکہ معظمہ میں لیا دو ای اور کافرون پر پڑھی
تب حکم الہی ہوا کہ اوس سے لیکر حضرت امیر کو دو کہ وہ جناب تن تنہا یعنی اکیلا
لیجا کر کفار مکہ پر پڑھی چنانچہ فرماتا ہی کہ لَا يُؤَدِّيْعَاغَاكَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ دَجَلٌ
یعنی ادا نہیں کرتا اور کر گیا اوسکو تیری سے مگر تو یا کوئی مرد جو تجھ سے ہوا اسکو ادا
کر گیا انتہی حضرت رسول نے حضرت امیر کو بھیجا کہ سورہ براءت ابی بکر سے لیکر اسکو
اور اوس شکر خلق ابنوہ کو بھیجی پھر ایا ابابکر شرمندہ کی سے ہنو سکا طرف مدینہ کی شوق
ہو وی حضرت امیر سے استدعا کی کہ کسیکو بھیجکر خدمت میں حضرت رسول کے
میری واسطے رخصت حج کی حاصل کیجئے کہ میں مراجعت نکر دوں یعنی پہر دوں اور
تمہاری خدمت میں رہوں حضرت امیر نے بنا بر امتثال حکم الہی اور فرمان
برداری حضرت رسالت پناہی کے ابابکر کو بھیجی پھر اور آپ تنہا یعنی اکیلے
تشریف لیگئے اور سورہ براءت کو کفار مکہ پر پڑھیں اور سنائی فَأَذَاكَ السَّلَاحُ

اسْتَعْلَ الْأَشْهُرَ الْحُرُمَ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُواهُمْ وَأَحْصُوا هُمْ وَ
 اقْتَدُوا وَالصَّغْدُ كُلُّ مَرْصِدٍ يَفْعَلُ بِسَبِّهِ تَمَامٌ هُوَ جَادِينَ مَبْنِيَةِ اسْمِ كِي بِهَرَارِو تَمَّ مَشْرُكُونَ
 كُو جِهَانِ بَاؤُ اَوْنُكُو اَوْرِيكُزُ اَوْنُكُو قِيْدِيْنِ اَوْرِيَا زُرْ كِهَوِ اَوْنُكُو طَوَافِ مَسْجِدِ حَرَامِ سَ اَوْر
 بِمِثْوِ دَاسْطِ اَوْنِ كِ ہر گہات کی جگہ پر انتہی اَوْر اسیطرح کتنی شرطیں جو مقرر ہوئی
 ہئیں اَوْر بعضی حکم الہی جو ہئی سب اَوْنُکُو پہنچائیے اَوْر کسی نے اہل امت سے انکار کا
 نہین کیا ہی ای ابراہیم پہ مہتاری کتابوں میں سطور اَوْر مذکور ہی یا نہین ابراہیم
 نے کہا سچ ہی کیکو اسمیں انکار نہین ہی اَوْر کوئی انکار نہین کر سکتا حُثِیْنِہِ
 کہا ای ابراہیم حُثِیْنِہِ کہ حضرت رسولؐ حالت نزع میں ہئی اَوْر سوقت اسامہ بن
 زید کو سردار شکر کا کیا اَوْر فرمایا کہ لَعْنُ اللّٰہُ مَرَّجَلَفَ عَنْ جَلِیْشِ الْأَسْبَابِ
 الْأَعْلٰی بِنِ ابِطَالِبٍ وَفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ یَفْعَلُ لَعْنَتِ حِذَاکِ اَوْسِ پُرہووی جو
 تَخْلَفَ کَرِی اَوْر پھری شکر اسامہ سے اَوْر تحتِ رایت اوسکی میں نہو یعنی اوس
 کے حکم میں نہووی مگر حضرت علی بن ابی طالب اَوْر فضل بن عباس کہ یہ دونوں
 اَوْنِ میں سے نہین ہین اَوْر حضرت سچمیر اس بات کی تکرار کرتے ہئی اَوْر ابابکر
 اَوْر عمر اوس کلام حضرت کو ناسنا جانتے ہئی اس خوف سے کہ اگر یہ جادوین
 تو مبادا حضرت رسولؐ اپنے واسطے مقایم مقام مقرر کریں یفعلے تہراوین حضرت
 امیرؓ کو اسامہ نے بنا بر حکم الہی کیے کیکو ہیجرا نکو بلایا اَوْر طلب کیا ابابکر اَوْر عمرؓ
 عذر کیا اسامہ سے کہ حضرت رسولؐ نے ہکو بلایا ہی یہ کہ ہکو دونوں پہر کر چلے آئے
 حضرت رسولؐ نے اَوْنِ پر غضب کیا اَوْر بہت خفا ہوئے یہاں تلک کہ متوجہ عالم
 بقا کیے ہوئے یفعلے رعلت کیئے اہوئے حضرت سچمیر کو چھوڑ کر سقیفہ بنی ساعدہ میں گئے
 اَوْر امر خلافت میں منازعہ کیا تا جہہ کہ جزا اسامہ بن زید کو پہچی اوس شخص
 شخص کو ان کے پاس بھیجا کہ تم نوکرا اورتا بعدا میری ہو تم کو امر خلافت سے کیا
 کام ہی اوسا ہتہ اتفاق جمع امت کے ہی کہ بعد رسولؐ ایکے یلی نوکرا اورتا

اور نابعدار اسامہ بن زید کی بیٹی اور اگر ان کو لیاقت خلافت اور امامت اور
وسایت ہوتے تو چاہئے ہوتا کہ اسامہ بن زید انکا نوکر اور تابعدار اور انکی تحت
رایت میں ہوتا اور جبکہ حضرت رسولؐ خدا وقت رحلت سے تالیف آخر تک ساتھ
اجماع امت کے ان پر غضب ناک اور خفا رہی ہوتی بلا شک خدا ہی ان پر
غضب ناک اور خفا ہوگا اور یہہ تمہاری تمام کتابتیں لکھا اور مسطور ہی اور اسکا بکا
بہنیں کر سکتے ہو کہ ابابکر اور عمرؓ کو اسامہ بن زید کی بیٹی اور اس کے ساتھ بہنیں گئے اور
مخالفت خدا اور رسولؐ کی گئے اور خدا اور رسولؐ ان سے ناراض اور غضب ناک اور خفا ہوئے
اور رہی اور جس سے کہ خدا اور رسولؐ ناراض اور غضب اور خفا ہووین البتہ عذاب آبد
یعنی ہمیشہ اس کے متوجہ ہوگا ابراہیم اور سب علما شرمندگی سے خلافت کے سرخپ ڈالے ہتی
حسینہؓ نے کہا انھد والینہ کہ بدولت خلیفہ زمان اس شکستہ ناتوان نے فضایل
اور مناقب اہلبیت رسولؐ کے اور کفر اور زندقہ اور ظلم اور مخالفت اعدای اہلبیت
رسولؐ خدا کے جو کچھ اور بتنا کہ میری دل میں تھا اور میں اپنی خاطر میں رکھتی ہتی
علاوہ اور خوف اور دہشت کے میں نے ظاہر کیا اور الزام اعدای دین کو ساتھ
حجت اور براہین کی میں نے دیا اور کیا اور کوئی مجتہد خاندان اہلبیتؑ سے
ساتھ اس دولت کے موفقی اور مؤید ہوا تھا جو یہہ کثیر ضعیف ہوئی اگر خلیفہ
زمان کو ملالت ہوتی تو سجدہ اسٹم ہرگز منقطع اور عاجز ہوتی دلیل قائم کرنے میں
اور حقیقت مذہب اہلبیت رسالتؑ کے انکے فضایل اور مناقب اتنی بیان
کرتے اور کہتے کہ سننے والوں کو قوۃ احصاء اور شمار اور اس کے گنتی کے ہوا
تی آخر کار یحییٰ بن خالد برمکی نے منہ ابراہیم کی طرف کر کے کہا کہ اس نے کچھ تعصیر
ثابت کرنے میں اپنی مذہب کے پہریجی اور تمام سلاطین اور امرا اور اعیان اور
ابکار اور اصاغر نے موافق اور مخالف سے جو کہ اطراف مالک اور اکناف
عالم سے اس مجلس میں حاضر تھی حسینہ کو دعا اور تحنیں اور آفرین کرتے ہتی

کرتے تھے اور شاہی دیتے تھے اور سون چار سو آدمیوں نے اپنی مذہب کو
 تغیر اور تبدیل دیکھ کر طریق اور مذہب اہلبیت عصمت اور طہارت کا اختیار
 کیا اور ہارون نے باوجود سون سے پہلے قتل سادات کا کیا اور متغرض اور
 مزاحم شیعوں کا ہوا اور حکم کیا کہ حسینہ کو دو سری دفعہ خلعت فاخر دیوین
 اور بہت سے نوازش کی اور اسکی خواجہ کو بموجب شرط کے صد ہزار یعنی سو
 ہزار زر خفقی ساہتہ خلعت فاخر کے دیا اور نوازش کی اور حسینہ کو بلا کر
 آہستہ کہا کہ اس شہر سے چلیا جہاں تیرا دل چاہی مبادا کہ تجھ کو قتل کریں
 حسینہ اور اسکا خواجہ نے پائی تخت ہارون کو بوسہ دیکر اور دعا و ثنا بجا
 لا کر مجلس سے اسی شگفتہ خاطر اور خوش حال ہو کر باہر آئے اور پیر عم ہارون
 یعنی ہارون کے چچیری بیانی نے جو تہان خاندان اہلبیت رسالت کا تھا
 اور تمام جو کے محبت تھی اہل ہونے حسینہ کو بخشش اور نوازش کی ابراہیم شہر
 مندہ اور روسپاہ کرسی زرین سے اٹھ کر ساتھ ابو ابوسف اور شافعی
 اور دوسری روسپاہوں کے جو افسار تقلید گردن میں ڈال کر راہ عداوت
 اہلبیت کی چلتی تھی اس مجلس سے باہر گئے خلیق اور پیر عم ہارون ساتھ
 انکے منکر اور ہنسی اور مسخری کرتے تھے اور تہمتی مارے تھے حسینہ ساتھ اپنی
 خواجہ کی اور جمعیت کثیر کے شہر بغداد سے نکل کر متوجہ مدینہ منورہ حضرت رسول
 کے پوتے اور اپنی تین بیچ خدمت حضرت امام رضای علیہ السلام اور بے سادات
 اہلبیت کے پہنچا یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی وِلَایَتِ اَہْلِبَیْتِ الدِّیْنِ ہُمْ شَمُّوْا اِلٰہِا
 یَہْ وَبَدُّوا الدِّجَیَّ عَلٰی الْبَوَاۃِ مِنْ اَعْدَائِہِمَا اللّٰیۡمُ الْمَلْعُوْۃِیْنِ فِی الْاَوَّلِیْنِ
 وَالْاٰخِرِیْنِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَمَّا بَعْدُ بَرَدِیْہِا خاندان نبوتہ ص پوشیدہ نہاں دیکھو
 نسخہ ابصار المستبصرین رسالہ حسینہ کیاب بود و طالبان ابن دور سالہ بسیار لہذا کر بندہ
 کترین میرزا محمد علی ابن دور سالہ شریفہ را زبان اردو چاہے نمود رسالہ ابصار المستبصرین
 را در متن و رسالہ حسینہ را در حاشیہ مید کہ مطبوع طبایع خاص دعام کرد و تاریخ ۱۲۸۵ جہاں آباد

